عمران سیریز
سوڈاماگا
مکمل ناول
مظہر کلیم ایم اے
Scanned By Urdu Fanz

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 200/-

معزز قارئین

سلام مسنون۔ آپ کے ہاتھوں میں میرا نیا ناول "سوڈ ماگا" ہے۔ اس ناول میں قدیم ترین دور کے آثار قدیمہ جسے ماگا تہذیب کہا جاتا ہے، کی ایک تلوار جسے مقدس سوڈ ماگا کہا جاتا تھا میوزیم میں سے غائب کر دی گئی اور یورپ کے ایک ملک آئر لینڈ نے جہاں یہ ماگا تہذیب واقع تھی اس تلوار کی واپسی کے لئے پاکیشیا سے رابطہ کر لیا اور سرسلطان نے پاکیشیائی عوام کے مفادات کے معاہدوں کے عوض تلوار کی واپسی کے مشن پر کام کی حامی بھر لی حالانکہ وہ عمران کے مزاج اور فطرت سے واقف تھے۔ پھر آخر کار انہوں نے عمران سے منوا لیا کہ وہ سوڈ ماگا کی واپسی کے لئے کام کرے گا لیکن جب عمران نے اس بارے میں بلیک زیرو کو بتایا تو بلیک زیرو نے اس پر کام کرنے سے صاف انکار کر دیا لیکن جب عمران نے اسے سمجھایا تو وہ رضامند ہو گیا لیکن اس سے پہلے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران مشن پر روانہ ہوتے، ان لوگوں تک یہ بات پہنچ گئی کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آ رہی ہے تو سوڈ ماگا جس طرح اٹھائی گئی تھی اسی طرح واپس میوزیم میں رکھ دی گئی لیکن پھر ایک یورپی ملک کے ایجنٹوں نے وہاں کے

پاکیشیا سفارت خانے کے ایک سفارت کار کو ماگا کے قدیم دور کے مدفون خزانے کے سلسلے میں ہلاک کر دیا تو عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت وہاں پہنچ گیا اور پھر ساتھ ہی اس نے مدفون خزانے کو ٹریس کرنے کا کام بھی اپنے ذمے لے لیا۔ اس کے بعد بہت سے یورپی ملک سامنے آ گئے جو اس خزانے کو تلاش کر کے خود حاصل کرنا چاہتے تھے اور پھر عمران اور ان ملکوں کے تربیت یافتہ ایجنٹوں کے درمیان ہولناک جنگ شروع ہو گئی لیکن اس سب کے باوجود خزانے کی تلاش بھی جاری تھی اور جب عمران نے اس کام میں ہاتھ ڈالا تو اس نے سوڈ ماگا پر موجود تحریر کے مختلف تراجم دیکھتے ہوئے خزانہ تلاش کر ہی لیا لیکن یہ سب کیسے ہوا۔ اس بارے میں تو ناول پڑھ کر ہی آپ کو معلوم ہو گا۔ بہرحال یہ مختلف اور منفرد انداز کا ناول آپ کو یقیناً پسند آئے گا۔ آپ کی آراء کا منتظر رہوں گا لیکن ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔

اسلام آباد سے محترمہ عفت بتول، عظمیٰ مظہر الاسلام، عصمت بتول، مدحت بتول اور محترم سید وقاص بخاری اپنے ایک مشترکہ طویل خط میں لکھتے ہیں کہ آپ نے پہلے بھی ہمارے خطوط کو "چند باتوں" میں جگہ دی ہے اب بھی ضرور دیں۔ عمران کی قافیہ بندی ہمیں بے حد پسند ہے اور ہم اسے اونچی آواز میں پڑھتے ہوئے چھت شگاف قہقہے لگاتے ہیں البتہ آپ سے پہلے بھی درخواست تھی اور اب بھی درخواست ہے کہ آپ نے وعدے کے باوجود برمودا ٹرائی اینگل کے بارے میں کوئی ناول نہیں لکھا۔ آپ پلیز ضرور اس پر ناول لکھیں۔

محترم وقاص صاحب و محترمات عفت بتول وغیرہ۔ آپ کے خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے خط میں جو نظم لکھی ہے وہ واقعی موجودہ حالات کے مطابق ہے۔ جہاں تک برمودا ٹرائی اینگل پر ناول لکھنے کا تعلق ہے تو میں کوشش کروں گا کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے آپ کی فرمائش پوری کر دی جائے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کامل پور موسیٰ ضلع اٹک سے عزیز رب نواز لکھتے ہیں کہ آپ کے ناول پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ ایک ناول میں آپ کے بیٹے فیصل جان کی وفات کا پڑھ کر تو بے حد دکھ ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین) جہاں تک آپ کی تحریروں کا تعلق ہے تو آپ واقعی لاجواب لکھاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دامان رحمت میں رکھے اور آپ اسی طرح ہمارے لئے لکھتے رہیں۔

محترم عزیز رب نواز صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ آپ نے میرے مرحوم بیٹے کے لئے دعا کی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر دے گا۔ جہاں تک آپ نے میرے لئے جو

دعائیں کی ہیں اس کا اجر بھی اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور دے گا۔ آپ نے جوابی لفافہ بھیجا ہے کہ میں آپ کے خط کا جواب دوں تو میں ہمیشہ اپنے قارئین سے گزارش کرتا رہتا ہوں کہ براہ راست خط کا جواب دینے کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہوتا۔ آپ یقین رکھا کریں کہ باری آنے پر آپ کے خط کا جواب ''چند باتیں'' میں ضرور دیا جائے گا۔ امید آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران ناشتہ کر چکا تھا اور اب سٹنگ روم میں بیٹھا اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ راہداری سے سلیمان کے قدموں کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''میں خریداری کے لئے مارکیٹ جا رہا ہوں''...... سلیمان کی آواز سنائی دی۔

''روز جاتے ہو۔ پہلی بار تو نہیں جا رہے ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس کی نظریں اخبار پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

''آپ کھانا پینا بند کر دیں تو مجھے بھی روز روز کی مشقت سے نجات مل جائے گی''...... سلیمان نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہیں اصل میں خواتین کی طرح شاپنگ میں لطف آتا ہے۔ کیا خوبصورت منظر ہوتا ہے کہ خاتون بے دریغ شاپنگ کر رہی ہو اور شوہر بے چارہ دس بارہ شاپرز ہاتھوں میں پکڑے کسی قلی کی طرح پیچھے پیچھے چل رہا ہو اور بڑی نحیف سی آواز میں شاپنگ ختم کرنے

کا کہہ رہا ہو۔ چہرے پر یتیمی کا آبشار بہہ رہا ہو اور ساتھ ہی وہ دل ہی دل میں دکانداروں کو کوس رہا ہوتا ہے جنہوں نے اس کی بیوی کے پسندیدہ ملبوسات، میک اپ کا سامان اور جیولری لا کر دکان میں رکھی ہوتی ہے اور بیگم۔ اسے تو بس ہر چیز اس لئے اچھی لگتی ہے کہ ایسے ملبوسات، جوتے، میک اپ کا سامان اور جیولری اس کی رشتہ دار خواتین کے پاس نہیں ہوتیں''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اور ایسا نہ کرنے والے بس فلیٹ میں بیٹھے اخبار پڑھتے ہی رہ جاتے ہیں''...... سلیمان نے جواب دیا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا لیکن اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بول رہا ہوں۔ برائے کرم اس لفظ کو بذبان سمجھیں، بد زبان نہ سمجھ لیں''...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

''میرے آفس آ جاؤ۔ ابھی، فوراً''...... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''کمال ہے۔ نہ سلام نہ دعا۔ حکم سنا دیا لیکن چلو ٹھیک ہے۔ دوبارہ ناشتہ مل جائے گا''...... عمران نے کہا اور اخبارات سمیٹ کر اور تہہ کر کے اس نے میز پر رکھے اور خود اٹھ کر ڈریسنگ روم کی

طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سنٹرل سیکرٹریٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران سوچ رہا تھا کہ ایسا کیا ہو گیا ہے کہ سرسلطان کو صبح سویرے اسے کال کرنا پڑ گیا ہے۔ اسے معلوم تھا کہ سرسلطان بہت متحمل مزاج انسان ہیں اس لئے بغیر کسی اشد ضرورت کے وہ عمران کو کال نہیں کرتے تھے۔ سنٹرل سیکرٹریٹ کی وسیع و عریض پارکنگ میں کار پارک کر کے وہ سرسلطان کے آفس کی طرف چل پڑا۔ سرسلطان کے پی اے کا آفس ان کے قریب ہی تھا۔ عمران اندر داخل ہوا تو سرسلطان کا پی اے اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

''السلام علیکم عمران صاحب۔ سر آپ کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں''...... پی اے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وعلیکم السلام۔ یہی پوچھنے آیا ہوں کہ ایسا کیا مسئلہ پیش آ گیا ہے کہ آنے کا نادر شاہی حکم صادر کر دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے تو معلوم نہیں البتہ ایک غیر ملکی خاتون صاحب سے ملاقات کے لئے آئی تھیں اور وہ ابھی تک آفس میں موجود ہیں''...... پی اے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''خاتون کی عمر کیا ہے''...... عمران نے ایسے انداز میں کہا جیسے کوئی پراسرار بات کی جا رہی ہو۔

''بوڑھی خاتون ہیں''...... پی اے نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران نے ایسے منہ بنایا جیسے اسے یہ سن کر بہت کوفت ہوئی ہو اور اس

کے ساتھ ہی وہ مڑ کر پی اے کے آفس سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں
بعد وہ سرسلطان کے آفس کے سامنے پہنچا تو وہاں ایک نوجوان
سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران کو دیکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا
ہوا۔ اس نے عمران کو سلام کیا۔

''تم پہلی بار نظر آ رہے ہو۔ پہلے یہاں امام دین بیٹھا رہتا تھا۔
وہ کہاں ہے''...... عمران نے اس کے قریب جاتے ہوئے کہا۔

''وہ میرے والد تھے۔ وہ ریٹائر ہو گئے ہیں اور بڑے صاحب
نے مجھے ان کی جگہ دے دی ہے۔ میرا نام سلامت ہے۔ آپ تو
اماں کی وفات پر ہمارے گھر آئے تھے۔ بابا آپ کی بہت تعریف
کرتے ہیں''...... سلامت نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ باپ کی خدمت کرتے رہنا''...... عمران نے کہا
اور بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا
تو دروازہ کھل گیا۔ عمران اندر داخل ہوا تو وہاں سرسلطان کی سائیڈ
میں واقعی ایک ادھیڑ عمر یورپی خاتون کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

''آؤ عمران۔ ان سے ملو۔ یہ یہاں پاکیشیا میں یورپی ملک آئر
لینڈ کی سفیر ہیں''...... سرسلطان نے کہا۔

''اور یہ علی عمران جس کے بارے میں آپ کو میں نے بظاہر تو
بہت کچھ بتا دیا ہے لیکن دراصل کچھ بھی نہیں بتایا''...... سرسلطان
نے مسکراتے ہوئے کہا تو خاتون اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔ انہوں نے
مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو عمران نے بجائے مصافحہ کرنے

کے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا اور اس نے احتراماً قدرے سر جھکا دیا۔
جس پر اس خاتون کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے کوفت کے
تاثرات ابھرے لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا اور اپنا
بڑھا ہوا ہاتھ واپس کھینچ کر اس نے بھی سر جھکایا اور واپس کرسی پر
بیٹھ گئیں۔ اس کے اٹھنے کی وجہ سے سرسلطان کو بھی اٹھنا پڑا تھا۔

''بیٹھو عمران۔ ان کا نام روز میری ہے اور آج یہ خصوصی طور پر
ایک درخواست لے کر آئی ہیں''...... سرسلطان نے اپنے مخصوص
انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''آپ کھل کر بتائیں کہ کیا مسئلہ ہے۔ ہز ہائی نس کی ہم دل
سے عزت کرتے ہیں''...... عمران نے کہا تو سفیر روز میری کا چہرہ
بے اختیار کھل اٹھا۔

''آئر لینڈ میں قدیم ترین دور کے وسیع آثار قدیمہ موجود ہیں
جس پر کنٹرول محکمہ آثار قدیمہ کا ہے اور وہاں ایک میوزیم بھی بنایا
گیا ہے جس میں رکھی گئی قدیم ترین دور کی ایک تلوار اچانک
غائب ہو گئی ہے۔ آئر لینڈ کی پولیس اور انٹیلی جنس نے بہت کوشش
کی ہے لیکن نہ کسی پر شک ہو سکا ہے اور نہ ہی تلوار کا کچھ پتہ چلا
گیا ہے۔ آئر لینڈ کے لوگ اپنے آثار قدیمہ سے بے حد محبت
رکھتے ہیں۔ وہ اسے اپنے ملک کے عظیم ماضی کا درجہ دیتے ہیں۔
آئر لینڈ کے صدر محترم بھی تمہارے فین ہیں اور انہوں نے ہز ہائی
نس سفیر صاحبہ کو خصوصی طور پر میرے پاس بھیجا ہے کہ میں تم سے

سفارش کروں کہ آثار قدیمہ کی یہ تلوار جو بھی لے گیا ہے اس سے اسے واپس لا دو۔ اس کے جواب میں آئر لینڈ ہمارے توانائی بحران کے خاتمے کے لئے اپنی بھرپور کوشش کرے گا''...... سرسلطان نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سرسلطان نے کیوں یہ بات کی ہے تاکہ عمران صاف جواب نہ دے سکے۔

''کتنی پرانی ہے یہ تلوار''...... عمران نے سفیر صاحبہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ماگا تہذیب کا دور تقریباً پانچ ہزار سال پرانا دور ہے اور یہ ماگا تلوار کہلاتی ہے اس لئے یہ بھی تقریباً پانچ ہزار سال پہلے کی ہے''۔ سفیر صاحبہ نے جواب دیا۔

''آپ کے پاس اس کی کوئی تصویر ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ میں دیتی ہوں''...... سفیر صاحبہ نے کہا اور پھر اپنا بیگ اٹھا کر اسے کھولا اور اس میں سے ایک لفافہ نکال کر اس نے بیگ بند کیا اور اسے نیچے رکھ کر لفافہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے لفافہ لے کر اسے کھولا اور اندر موجود ایک تصویر نکال کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''مجھے دکھاؤ''...... سرسلطان نے کہا تو عمران نے اٹھ کر ہاتھ بڑھا کر تصویر سرسلطان کے ہاتھ میں دے دی اور واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''اس تلوار پر کچھ لکھا ہوا ہے۔ کیا یہ تحریر پڑھ لی گئی ہے اور

کہیں محفوظ ہے یا نہیں''...... عمران نے سفیر صاحبہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جی ہاں۔ میں لے آئی ہوں''...... سفیر صاحبہ نے کہا اور ایک بار پھر بیگ اٹھا کر اسے کھولا اور اندر سے ایک اور لفافہ نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے لفافہ لے کر اسے کھول کر اس میں موجود تحریر باہر نکالی اور اسے غور سے پڑھنے لگا۔

''کیا تحریر ہے۔ اونچی آواز میں پڑھ دو''...... سرسلطان نے کہا۔

''اس پر لکھا ہوا ہے کہ سوڈ ماگا ہماری حفاظت کے لئے کافی ہے''...... عمران نے تحریر پڑھتے ہوئے کہا۔

''سوڈ ماگا۔ اس کا کیا مطلب ہوا''...... سرسلطان نے کہا۔

''ماگا زبان میں تلوار کو سوڈ کہا جاتا ہے جو بعد میں سورڈ یعنی تلوار بن گئی اور تحریر بھی ابھی تک اپنی جگہ درست ہے۔ قدیم زمانے میں حفاظت تلوار ہی کرتی تھی۔ جس قبیلے کے پاس مضبوط تلواریں اور جاندار لوگ ہوتے تھے وہ پوری دنیا میں دندناتے پھرتے تھے''...... عمران نے کہا اور تحریر والا کارڈ واپس لفافے میں ڈال کر واپس سفیر صاحبہ کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے بعد اس نے ایک بار پھر تلوار کی تصویر دیکھی اور پھر اسے لفافے میں ڈال کر سفیر صاحبہ کو دے دی۔

''یہ تلوار کب چوری ہوئی۔ اس کا علم کب ہوا اور یہ کہاں موجود تھی۔ اس کی حفاظت کے کیا انتظامات تھے اور آپ کے ملک آئر

لینڈ نے اس بارے میں کیا کیا ہے۔ پولیس اور انٹیلی جنس کی کیا
رپورٹیں ہیں''...... عمران نے کہا تو سر سلطان کے چہرے پر یکلخت
بشاشت اور اطمینان نظر آنے لگا کیونکہ انہیں خدشہ تھا کہ کہیں عمران
صاف جواب نہ دے دے کہ اب وہ چوریوں کا سراغ لگانے کے
لئے رہ گیا ہے لیکن عمران نے ان تمام معلومات کے بارے میں
پوچھ کر انہیں یقین دلا دیا کہ وہ اس پر کام کرنے کے لئے تیار ہو
گیا ہے اس لئے ان کے چہرے پر اطمینان کی جھلکیاں نظر آنے
لگی تھیں۔ سفیر صاحبہ روز میری نے ایک بار پھر اپنا بیگ اٹھایا۔
اسے کھولا اور اس میں سے ایک موٹی سی لیکن تہہ شدہ فائل نکالی اور
اسے ایڈجسٹ کر کے اس نے فائل عمران کی طرف بڑھا دی۔

''ٹھیک ہے سر سلطان اور ہر ہائی نس۔ میں پوری کوشش کروں
گا کہ سوڈ ماگا واپس ائر لینڈ کو مل جائے۔ اب مجھے اجازت۔ میں
یہ فائل ساتھ لے جا رہا ہوں۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے''۔
عمران نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ کب آئر لینڈ
آئیں گے اور کتنے افراد آئیں گے تاکہ آپ کا شایان شان
استقبال کیا جائے''...... سفیر صاحبہ نے کہا۔

''سوری۔ ہم نے بینڈ باجوں کے ساتھ وہاں نہیں آنا۔ ہم
خاموشی سے کام کرتے ہیں اس لئے آپ کو فکر کرنے کی ضرورت
نہیں البتہ جو وعدہ آپ نے یا آپ کی حکومت نے سر سلطان سے

کیا ہے اسے مکمل کرنے کی کوشش کیجئے گا''...... عمران نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

''یہ میرا کارڈ لے لیں۔ کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو فون کر
دیجئے گا''...... سفیر صاحبہ نے ایک وزیٹنگ کارڈ عمران کی
طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''تھینکس۔ میں رابطہ کر لوں گا۔ کارڈ کی ضرورت نہیں ہے اور
آپ برائے مہربانی آئر لینڈ جا کر یہ بات اوپن نہ کریں کہ آپ
نے پاکیشیا سے سوڈ ماگا کے معاملے میں تعاون مانگا ہے''...... عمران
نے کہا اور پھر سلام کر کے وہ مڑا اور کمرے سے باہر آ کر وہ سیدھا
پارکنگ کی طرف بڑھ گیا تاکہ وہاں سے اپنی کار لے کر واپس جا
سکے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا
رہی تھی۔ وہ بار بار ایک ہی بات سوچ رہا تھا کہ کیا تحریر واقعی
درست ہے کیونکہ تلوار پر تحریر ماگا زبان میں لکھی گئی تھی اور ماگا
تہذیب کا دور پانچ ہزار سال پہلے تھا جبکہ تلواریں اس دور میں نئی
نئی ایجاد ہوئی ہوں گی۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ تلوار آثار
قدیمہ میں اونچا مقام رکھتی تھی لیکن اسے چرا کر کسی کو کیا فائدہ ہو
سکتا ہے۔ وہ اسے کہیں اوپن تو نہیں کر سکے گا کیونکہ یہ تلوار فوراً
پہچان لی جائے گی اور دوسری بات یہ کہ آخر آئر لینڈ نے پاکیشیا کا
تعاون کیوں طلب کیا ہے۔ باقی ساری دنیا میں سیکرٹ سروسز اور
سرکاری تنظیمیں کام کرتی ہیں۔ یہی سوچتا ہوا عمران دانش منزل پہنچ

گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مخصوص راستے سے آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں بلیک زیرو نے اس کا خوش دلی سے استقبال کیا۔ رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد عمران اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل میز پر رکھ دی۔

’’وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا‘‘...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز سے ایک ضخیم ڈائری نکالی اور اسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

’’کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے‘‘...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے مختصر طور پر اب تک ہونے والی ساری بات بتا دی۔

’’سر سلطان نجانے کیوں ہماری بے عزتی کرانے پر تلے ہوئے ہیں‘‘...... بلیک زیرو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’انہیں تم سے زیادہ ملک عزیز ہے۔ ملک میں توانائی کا شدید بحران ہے اور بے شمار انڈسٹریز بند ہو چکی ہیں۔ لاکھوں مزدور بے روزگار بیٹھے ہیں۔ مہنگائی کا گراف اس بحران کی وجہ سے روز بروز اونچے سے اونچا ہوتا جا رہا ہے اور آئر لینڈ نے آفر کی ہے کہ اگر ان کی یہ تلوار ہم تلاش کر دیں تو وہ ہمارے ملک سے توانائی کے بحران کے خاتمے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعاون کرے گا۔ اب تم بتاؤ کہ وہ تمہاری عزت کو ترجیح دیں گے یا ملک کی‘‘...... عمران نے ڈائری کھول کر اس کے صفحے پلٹتے ہوئے کہا۔

’’اگر ایسا ہے تو پھر واقعی ہم اس سے بھی چھوٹے کام کرنے کے لئے تیار ہیں‘‘...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

’’انکوائری پلیز‘‘...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

’’یہاں سے آئر لینڈ کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دے دیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہولڈ کریں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی چھا گئی۔

’’ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’یس‘‘...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں رابطہ نمبرز بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’انکوائری پلیز‘‘...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن اس بار بولنے والی کا لہجہ یورپین تھا۔

’’بلوسا میں پروفیسر شاربی رہتے ہیں ان کا فون نمبر دے دیں‘‘...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’شاربی ہاؤس‘‘...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی

دی۔

''میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ پروفیسر صاحب سے بات کرائیں''...... عمران نے کہا۔

''پاکیشیا سے۔ یہ کہاں ہے''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ شاید اس آدمی نے پاکیشیا کا نام پہلی بار سنا تھا۔

''براعظم ایشیا کا ایک ملک ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اتنی دور سے۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے ایک بار پھر حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ میں شاربی بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک تھرتھراتی اور کانپتی ہوئی سی آواز سنائی دی اور آواز سن کر فوراً اندازہ ہو جاتا تھا کہ بولنے والا بہت عمر رسیدہ ہے۔

''جناب پروفیسر صاحب۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ کو یقیناً یاد ہو گا کہ تقریباً دو سال قبل میں نے مصر کے پروفیسر شوکت کے ساتھ آپ کی رہائش گاہ پر آ کر آپ سے ملاقات کی تھی اور آپ سے کاریا کے آثار قدیمہ پر خاصی بات چیت ہوئی تھی''...... عمران نے پروفیسر شاربی کو یاد دلاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم ہو نائی بوائے۔ میں تم سے بے حد متاثر ہوا تھا۔ تم نے کاریا کے آثار قدیمہ پر ایسی گفتگو کی تھی کہ ہم دونوں

پروفیسرز جنہوں نے پوری زندگی اسی کام میں گزار دی تھی تمہیں ایسے دیکھ رہے تھے جیسے بچے کسی شعبدہ باز کو دیکھتے ہیں۔ تمہارے جانے کے بعد میں نجانے کتنے دن تمہیں یاد کرتا رہا''...... پروفیسر شاربی نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

''پروفیسر صاحب۔ لائق تعظیم تو آپ ہیں۔ میں تو محض ایک طالب علم ہوں۔ یہ آپ کی عظمت ہے کہ آپ نے میرے بارے میں ایسے ریمارکس دیئے ہیں''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا اب بتاؤ کہ کیسے فون کیا ہے کیونکہ میرا دوا کھانے کے بعد سونے کا وقت قریب ہے''...... پروفیسر شاربی نے کہا۔

''اللہ تعالیٰ آپ کو صحت مند رکھے۔ میں ماگا آثار قدیمہ کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ آئرلینڈ کے ماگا کے میوزیم سے سوڈ ماگا چرا لی گئی ہے جبکہ میں نے اس تلوار پر لکھی ہوئی تحریر پڑھنے کی کوشش کی ہے لیکن ماگا کی زبان میری سمجھ میں نہیں آئی۔ آپ نے پچھلی ملاقات میں خود بتایا تھا کہ آپ نے ماگا زبان کے کوڈز کو ڈی کوڈز کر لیا تھا اور آپ نے اس زبان کے بارے میں پوری دنیا کو بتا دیا۔ اگر آپ کے پاس سوڈ ماگا کی تصویر ہو تو اس پر لکھے ہوئے الفاظ مجھے بتا دیں۔ میں بے حد ممنون ہوں گا''۔ عمران نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''سوڈ ماگا چوری ہو گئی ہے۔ ویری بیڈ۔ اسے واپس لاؤ ہر قیمت پر۔ یہ تو آثار قدیمہ کا بہت بڑا نقصان ہے۔ جہاں تک اس پر لکھی

ہوئی تحریر کا تعلق ہے تو یہ مجھے زبانی یاد ہے کیونکہ اسے پہلی بار ڈی کوڈ بھی میں نے ہی کیا تھا“...... پروفیسر شاربی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”گڈ۔ کیا الفاظ ہیں پلیز“...... عمران نے کہا۔

”اس پر لکھا ہوا ہے کہ سوڈ ماگا سب سے طاقتور ہے“۔ شاربی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔ کیونکہ سفیر صاحبہ نے جو تحریر عمران کو دی تھی اس پر لکھا ہوا تھا کہ سوڈ ماگا ہماری حفاظت کے لئے کافی ہے جبکہ پروفیسر شاربی جو کچھ بتا رہے تھے وہ اور تھا۔

”پروفیسر صاحب۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس پر لکھا ہوا ہے کہ سوڈ ماگا ہماری حفاظت کے لئے کافی ہے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ ماگا دور میں طاقت سب سے زیادہ اہم ہوتی بھی تھی اور سمجھی بھی جاتی تھی۔ ہر معاملے کا فیصلہ تلوار سے کیا جاتا تھا اور ماگا لوگ تلوار کو دیوتا مانتے تھے۔ اس لئے اس پر لکھا گیا تھا کہ سوڈ ماگا سب سے طاقتور ہے“...... پروفیسر شاربی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ بے حد شکریہ۔ انشاء اللہ پھر ملاقات ہو گی“...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”یہ سب کیا ہو رہا ہے عمران صاحب۔ الفاظ کیوں بدل دیئے گئے ہیں“...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ جو تلوار میوزیم میں رکھی ہوئی تھی اور جو

چوری ہوئی ہے وہ نقل تھی۔ اصل کو یا تو فروخت کر دیا گیا ہے یا چھپا لیا گیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”اس قدیم تلوار کو کوئی خرید کر کیا کرے گا۔ جیسے ہی تلوار سامنے آئے گی خریدار کے خلاف مقدمہ درج ہو جائے گا اور اسے گرفتار کر لیا جائے گا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ایسی صورت میں تحریر کا ترجمہ سامنے لایا جائے گا۔ اصل تلوار پر جو لکھا گیا تھا اور جو پروفیسر شاربی نے بتایا ہے اور جو سفیر صاحبہ لکھ کر لائی ہیں وہ نقلی تلوار ہے۔ ویسے آثار قدیمہ سے متعلق چیزوں کی نقلیں عام طور پر بنتی اور فروخت کی جاتی ہیں۔ پاکیشیا میں بھی ایسا ہوتا ہے اور امراء غیر ملکوں سے چرائی چیزوں کو قدیم سمجھ کر بھاری قیمتوں پر خرید کر گھر لے جاتے ہیں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں پر رعب ڈالتے ہیں“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب آپ کیا کریں گے۔ کیا آئرلینڈ جائیں گے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”دیکھو کیا ہوتا ہے۔ ابھی تو مجھے یہ سامنے رکھی ہوئی فائل پڑھنی ہے کہ آئرلینڈ کی حکومت، سرکاری ایجنسیوں اور انٹیلی جنس نے اس سلسلے میں کیا کیا ہے۔ تم چائے لے آؤ تا کہ میرا ذہن صحیح رخ پر چل سکے“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو اٹھا اور مسکراتا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا۔

جدید ماڈل کی بڑی جیپ پہاڑی علاقے میں ایک تنگ سی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک لڑکی موجود تھی جو خاصے رف انداز میں جیپ چلا رہی تھی۔ اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر ایک نوجوان آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے شوخ رنگ کی شرٹ اور جینز پہنی ہوئی تھی جبکہ لڑکی نے بھی جینز کی پینٹ اور تیز سرخ رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ جیپ میں ٹیپ چل رہی تھی اور ہلکی ہلکی موسیقی نے ماحول کو بے حد خوبصورت بنا دیا تھا۔

''آسکر۔ تمہیں اندازہ ہے کہ باس نے ہمیں کیوں کال کیا ہو گا''...... ڈرائیونگ سیٹ پر موجود لڑکی نے لڑکے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ پوری طرح اندازہ ہے بلکہ اندازے کا لفظ غلط ہے، مجھے مکمل طور پر علم ہے کہ ہمیں کیوں بلایا گیا ہے''...... لڑکے نے

جسے آسکر کہا گیا تھا، جواب دیتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ تم مجھ سے زیادہ ہوشیار اور عقلمند نہیں ہو بلکہ بدھوؤں کے بھی بدھو ہو۔ پھر تمہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے نانسنس۔ مجھے سے زیادہ عقل نہیں ہے تمہارے پاس''...... لڑکی نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا تو آسکر بے اختیار ہنس پڑا۔

''اب پتہ چلا کہ باتوں سے کیسے ہرٹ ہو جاتا ہے انسان اور تمہاری زندگی کا تو مشن ہی دوسروں کو ہرٹ کرنا ہے''...... آسکر نے کہا۔

''تم مجھے پاگل سمجھتے ہو۔ کیوں اور میں کیوں کسی کو ہرٹ کروں گی''...... لڑکی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کی رفتار کافی سے زیادہ بڑھا دی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ آسکر کا غصہ جیپ پر نکال رہی ہو۔

''ارے ارے آہستہ چلاؤ۔ ابھی تو میں کنوارہ ہوں اور میں کنوارہ مرنا نہیں چاہتا''...... آسکر نے تیز لہجے میں کہا تو لڑکی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی البتہ اس نے جیپ کی رفتار کافی حد تک کم کر دی تھی۔

''تم اس طرح کنوارے ہی مر جاؤ گے کیونکہ جس سے تم شادی کرنا چاہتے ہو وہ تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی اور جو تم سے شادی کرنا چاہتی ہے تم اس سے شادی نہیں کرنا چاہتے۔ پھر اس کا انجام کیا ہو گا یہی کہ تمہیں کنوارہ ہی مرنا پڑے گا اور جس پیشے سے ہم

منسلک ہیں اس میں موت ہر وقت ہمارے سروں پر ناچتی رہتی ہے"۔ لڑکی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے مزے لے کر بول رہی ہو۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو ڈیمی۔ مجھ سے کون شادی کرنا چاہتی ہے۔ واہ کیا خوبصورت بات ہے۔ واہ۔ کوئی مجھ سے یعنی آسکر سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ جلدی بتاؤ تاکہ میں ایک ہزار بار اس پر مر مٹوں"...... آسکر نے سیٹ پر بیٹھے بیٹھے دونوں بازو سر سے اوپر اٹھا کر باقاعدہ ناچتے ہوئے کہا تو ڈیمی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اور کافی دیر تک ہنستی رہی۔

"تم نے کہا ہے کہ میں کسی سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔ ایسی بدقسمت لڑکی کون ہے۔ جلدی بتاؤ"...... آسکر نے کہا۔

"کیا معلوم اسے تم سے شادی کرنے میں کوئی مسئلہ ہو"۔ ڈیمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسئلہ سے تمہارا مطلب اگر یہ ہے کہ وہ لولی، لنگڑی، اندھی، کانی ہے یا ان پڑھ یا بوڑھی ہے تو میں پھر بھی تیار ہوں"۔ آسکر نے کہا تو ڈیمی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہیں آج ایک بات بتاؤں آسکر۔ ایک بار میں نے تمہیں دیکھا تو تم نے جیکٹ کے بٹن اوپر نیچے غلط لگائے ہوئے تھے اور اس طرح تمہاری شخصیت مکمل طور پر احمقانہ نظر آ رہی تھی لیکن مجھے

تمہاری معصومیت پر رحم آ گیا اور میں نے سنجیدگی سے سوچا کہ تم سے شادی کر لوں لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ تمہاری حماقت کو ساری عمر بھگتا نہیں جا سکتا۔ اس لئے میں نے ارادہ بدل دیا ورنہ تم مجھ سے شادی کرنے کے بعد ساری دنیا میں اکڑ اکڑ کر چلتے کہ تمہاری شادی مجھ سے ہوئی ہے"......ڈیمی نے کہا تو اس بار آسکر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم اور شادی۔ منہ دھو رکھو۔ تم جیسی لڑکیوں سے شادی ایک ڈراؤنا خواب ہے"...... آسکر نے کہا تو ڈیمی نے یکلخت پوری قوت سے بریک ماری تو جیپ جھٹکے سے رک گئی۔

"نیچے اترو۔ جلدی اترو۔ میں کہہ رہی ہوں نیچے اترو۔ تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ میرے ساتھ میری جیپ میں بیٹھو"...... ڈیمی نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے کابلی انار کی طرح سرخ پڑ گیا تھا۔ آنکھوں سے جیسے شعلے نکلنے لگے تھے اور آسکر واقعی تیزی سے نیچے اتر گیا تو ڈیمی نے ایک جھٹکے سے جیپ آگے بڑھا دی۔

"نانسنس، پاگل، احمق، نالائق، بدصورت، بدمعاش"...... ڈیمی اس طرح ایک ایک لفظ بول رہی تھی جیسے ہر لفظ باقاعدہ بنا کر منہ سے نکال رہی ہو۔ اس کا غصہ ٹھنڈا نہ پڑ رہا تھا۔

"اب پیدل چلے گا تو پتہ چلے گا کہ ڈیمی اسے جیپ میں بٹھا کر احسان کرتی ہے اس پر"...... ڈیمی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور

اس دوران اس نے جیپ پہاڑیوں کے درمیان ایک چھوٹی سی لیکن جدید طرز کی آبادی میں داخل کر دی۔ اس آبادی کا نام ایرو ٹاؤن تھا۔ یہاں ایک کلب بھی ہے جس کا نام ایرو کلب ہے۔ یہ کلب حالانکہ پہاڑیوں کے درمیان اس ٹاؤن میں تھا اور یہاں اچھی سواری کے بغیر پہنچا نہیں جا سکتا تھا۔ پھر بھی لوگ یہاں خاص طور پر آتے تھے کیونکہ اس کلب کا ماحول یہاں کی خوبصورت ویٹرس اور یہاں ملنے والی کھانے پینے کی اشیاء بھی بہترین ہوتی تھیں۔ ڈیمی اور آسکر دونوں اس کلب میں اکثر آتے جاتے رہتے تھے۔ دونوں کا تعلق ایک ایسی تنظیم سے تھا جو بظاہر اس ملک لوسانیا میں تعلیم کے شعبے میں حکومت کی امداد کرتی تھی اور اس نے پورے ملک میں پرائمری سے لے کر اعلیٰ ترین تعلیم کے لئے سکول، کالج اور یونیورسٹیاں بنائی ہوئی تھی۔ لوسانیا میں اس تنظیم کی بڑی عزت کی جاتی تھی کیونکہ لوسانیا کے لوگ سمجھتے تھے کو تعلیم کی فراوانی سے ملک بے حد ترقی کرتا جا رہا ہے اور ملک میں خوشحالی پھیل رہی ہے۔ اس تنظیم کا نام ایجو کارڈ تھا اور جس آدمی کے سینے پر ایجو کارڈ کا بیج لگا ہوا ہو اس کو لوگ جھک جھک کر سلام کرتے تھے اور اس سے ہر ممکن تعاون کیا کرتے تھے۔ پبلک ٹرانسپورٹ، ریل، بحری جہازوں اور ہوائی جہازوں کے سفر میں ان سے رعایت کی جاتی تھی۔ ڈیمی اور آسکر بھی ایجو کارڈ سے منسلک تھے لیکن یہ صرف ایک پردہ تھا۔ اصل میں وہ دونوں ایک ایسی تنظیم کے ممبرز تھے جسے مختصر طور پر بی

اے کہا جاتا تھا۔ بی اے یعنی بلیک اسٹون جو ہر طرح کے جرائم میں ملوث رہتی تھی۔ ایسے تمام جرائم جس سے زیادہ سے زیادہ دولت کمائی جا سکے۔ اس تنظیم کا ایک حصہ سپر سیکشن کہلاتا تھا۔ اس میں کام کرنے والوں کو سپر ممبر کہا جاتا تھا۔ ڈیمی اور آسکر دونوں سپر ممبر تھے اور ان کا تعلق بلیک اسٹون کے سپر سیکشن سے تھا۔ آج ان کے باس اسکاٹ نے ایرو ٹاؤن کے ایرو کلب میں ان دونوں کو کال کیا تھا اور وہ دونوں جیپ میں سوار ایرو کلب جا رہے تھے کہ ڈیمی کو آسکر کی بات پر غصہ آ گیا اور ڈیمی نے جبراً اسے جیپ سے اتار دیا تھا اور آسکر پیدل چلتا ہوا جب ایرو کلب کے سامنے پہنچا تو وہاں ڈیمی پہلے سے موجود تھی۔

”کیا تم چلنا بھی بھول گئے ہو۔ گھنٹے سے یہاں کھڑی تمہارا انتظار کر رہی ہوں“...... ڈیمی نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھ سے بات مت کرو۔ میں بہت تھک گیا ہوں۔ آج میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہاری جیپ میں پھر کبھی سوار نہیں ہوں گا“۔ آسکر نے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ“...... یکلخت عقب میں موجود ڈیمی نے چیخ کر کہا اور آگے بڑھتا ہوا آسکر رک کر مڑا۔

”ہاں بولو“...... آسکر نے کہا۔

”تم تو واقعی ناراض ہو۔ یہ تو سب مذاق تھا“...... ڈیمی نے کہا۔

"میں بھی تو مذاق کر رہا تھا ورنہ تم جیسی خوبصورت ساتھی سے علیحدگی کون چاہتا ہے"...... آسکر نے کہا۔

"ارے ارے۔ تم نے مجھے خوبصورت کہا ہے۔ بتاؤ کہا ہے نا"...... ڈیمی نے پُرمسرت لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کہا ہے اور جھوٹ نہیں کہا۔ تم ہو ہی خوبصورت"۔ آسکر نے کہا اور دوبارہ کلب کے مین گیٹ کی طرف مڑنے لگا۔

"کاش۔ تم نے یہ بات دو سال پہلے کہی ہوتی تو میں لازماً تم سے شادی کر لیتی لیکن اب تو مشکل ہے۔ چلو میرا وعدہ رہا کہ میں تمہارے بارے میں سوچوں گی ضرور"...... ڈیمی نے پُرمسرت لہجے میں کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ تم خواہ مخواہ اس بارے میں سوچ رہی ہو"...... آسکر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ڈیمی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے کا رنگ تبدیل ہونے لگ گیا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم نے مجھے خوبصورت کہا۔ اس کا مطلب تو یہی لیا جاتا ہے کہ تم میری تعریف کر کے مجھے شادی کی پیش کش کر رہے ہو"...... ڈیمی نے چیختے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ کلب کے مین گیٹ کے سامنے کھڑے لڑ رہے تھے اس لئے آنے جانے والے انہیں حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

"سوری۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ خوبصورت عورتوں سے شادی

کرنا مردوں کی سب سے بڑی حماقت ہے۔ خوبصورتی تو دو بچوں کی پیدائش کے بعد غائب ہو جاتی ہے اور ایک جلاد نما بیوی باقی رہ جاتی ہے جبکہ کم خوبصورت عورت کو چونکہ اپنی بدصورتی کا احساس ہوتا ہے اس لئے وہ ساری عمر اپنے شوہر کی تابعداری کرتی رہتی ہے"...... آسکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ کر کلب میں داخل ہو گیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں کہتی ہوں رک جاؤ"...... عقب سے ڈیمی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ اتنا اونچا تھا کہ ہال میں بیٹھے افراد چونک کر اسے دیکھنے لگے لیکن آسکر رکنے کی بجائے اور تیز ہو گیا۔ اس کا رخ کاؤنٹر کی طرف تھا۔ پھر کاؤنٹر پر پہنچ کر اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا تو ڈیمی غضبناک شیرنی کی طرح اسے دیکھتی ہوئی کاؤنٹر کی طرف آ رہی تھی اور اس کے منہ سے غصے کی شدت کے باعث پھوں پھوں کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

"اپنے آپ میں رہو ورنہ برین ہیمرج بھی ہو سکتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میری کیوٹ سی دوست ہسپتال پہنچ جائے۔ کیوں مس کاؤنٹر"...... آسکر نے اونچی آواز میں کہا اور ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر پر کھڑی ایک لڑکی کی گواہی ڈال دی تو کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ نے درست کہا ہے۔ یہ محترمہ واقعی کیوٹ ہیں"۔ ڈیمی کے کاؤنٹر پر پہنچنے سے پہلے ہی کاؤنٹر پر موجود لڑکی نے ہنستے ہوئے

کہا۔

''کیوٹ۔ مطلب ہے خوبصورت سے بھی زیادہ پیاری۔ واہ۔ یہ اچھے الفاظ تمہیں کیسے آ گئے ہیں۔ اوہ ہاں۔ تھوڑا سا پیدل چلنا پڑا ہے تو دماغ روشن ہو گیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب تمہیں زیادہ سے زیادہ پیدل چلایا کروں گی تاکہ تمہارا ذہن مزید روشن ہو جائے''...... ڈیمی نے کہا تو کاؤنٹر گرل ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''تمہیں اور خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آسکر نے مجھے کیوٹ کہا ہے۔ مجھے۔ ڈیمی کو۔ تمہیں نہیں کہا''...... ڈیمی نے کاؤنٹر گرل کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کی تعریف پر خوش ہو رہی ہوں کیونکہ صاحب نے بالکل درست کہا ہے آپ ہیں ہی کیوٹ''...... کاؤنٹر گرل نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈیمی کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''چلو اب تم نارمل ہو گئی ہو اس لئے اب چیف اسکاٹ سے ملنے میں کوئی حرج نہیں۔ دو کارڈ دو۔ آسکر اور ڈیمی کے ناموں کے''...... آسکر نے پہلے ڈیمی سے اور پھر اس نے کاؤنٹر گرل سے مخاطب ہو کر کہا۔ چونکہ وہ اکثر یہاں آتے رہتے تھے اس لئے یہاں کا عملہ انہیں اچھی طرح پہچانتا تھا لیکن آسکر اور ڈیمی اپنے مخصوص انداز میں ہر بار اس انداز میں بات کرتے تھے جیسے پہلی بار یہاں آئے ہوں۔ کاؤنٹر گرل نے کاؤنٹر کے نچلے حصے میں موجود دراز کھول کر اس میں سے سرخ رنگ کے دو کارڈ نکال کر

دراز بند کی اور پھر ایک کارڈ پر آسکر اور دوسرے پر ڈیمی لکھ کر دونوں کارڈ ان کی طرف بڑھا دیئے۔

''شکریہ۔ تم نے پہلے میرا نام لکھا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم مجھے ڈیمی سے بڑا درجہ دیتی ہو۔ تھینکس موز''...... آسکر نے کارڈ اٹھاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کر لو اس کے ساتھ شادی۔ تمہارا سٹینڈرڈ بھی یہی ہے۔ ہر لحاظ سے گھٹیا سٹینڈرڈ''...... ڈیمی نے پھنکارتے ہوئے کہا اور کارڈ اٹھا کر وہ اس طرف بڑھ گئی جہاں لفٹیں اوپر نیچے آ جا رہی تھیں۔ کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی کا چہرہ ڈانٹ کھا اور اپنے بارے میں ریمارکس سن کر بگڑ گیا تھا اور اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے لیکن ظاہر ہے ڈیمی کو اس کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ لفٹ ایریا میں پہنچ کر آسکر رکا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈ لفٹ مین کی طرف بڑھا دیا۔

''بارہویں منزل''...... آسکر نے کہا اور پھر لفٹ کے اندر چلا گیا۔ اس کے پیچھے ڈیمی بھی اندر آ گئی لیکن اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور چہرے پر غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔ لفٹ بوائے نے دروازہ بند کیا۔ وہ خود باہر ہی رہا تھا کیونکہ یہاں لفٹ بوائے کو ساتھ جانے کی اجازت نہ تھی۔ ہر منزل پر لفٹ کے لئے لفٹ بوائے موجود تھا تاکہ لفٹوں کو درست طور پر آپریٹ کیا جا سکے اور اوپر آنے جانے والوں کی پرائیویسی ڈسٹرب نہ ہو۔ اب بھی لفٹ

بوائے نے دروازہ بند کر کے باہر سے بٹن دبایا تو لفٹ ایک جھٹکے سے اوپر اٹھنے لگی۔

’’کاش۔ یہ لفٹ راستے میں خراب ہو جائے‘‘...... آسکر نے باقاعدہ دعا کی طرح ہاتھ جوڑ کر اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔

’’کیا۔ کیا مطلب۔ کیوں۔ وجہ‘‘...... ڈیمی کو شاید سمجھ نہ آئی تھی کہ آسکر نے ایسا کیوں کہا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بے اختیار بول اٹھی تھی۔

’’تاکہ ہم دونوں یہاں سے باہر نہ جاسکیں کیونکہ تمہارے ساتھ گزرنے والا ہر لمحہ صدیوں پر مشتمل ہوتا ہے‘‘...... آسکر نے کہا تو پہلے ڈیمی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے پھر اس نے بے اختیار قہقہہ لگایا۔

’’یہ تم آخر ہو کیا۔ منٹ میں تولہ منٹ میں ماشہ‘‘...... ڈیمی نے کہا۔

’’اب گھسا پٹا سا فقرہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم سمجھ دار ہو۔ اس لئے تولہ ماشہ چھوڑو اور سونے پر توجہ دو۔ سونا ماشہ ہو یا تولہ سونا ہی ہوتا ہے اور تم سونا ہو۔ خالص سونا‘‘...... آسکر نے کہا تو ڈیمی کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

’’تم واقعی اچھے ہو۔ بس آج سے تمہارا نام گڈ آسکر ہو گا‘‘۔ ڈیمی نے کہا۔

’’اور جب تمہیں غصہ آئے گا تو میرا نام گڈ بائی آسکر ہو جائے

گا‘‘...... آسکر نے کہا تو ڈیمی کے حلق سے نکلنے والے قہقہے سے لفٹ گونج اٹھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتے، لفٹ رک گئی۔ باہر سے اس کا دروازہ کھول دیا گیا اور ڈیمی اور آسکر بارہویں منزل پر پہنچ گئے۔ وہاں چار مسلح گارڈز موجود تھے۔ آسکر اور ڈیمی نے سرخ کارڈ ان کی طرف بڑھا دیئے۔

’’اوکے۔ آپ جا سکتے ہیں‘‘...... سیکورٹی گارڈ نے کہا تو آسکر اور ڈیمی دونوں نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر گیلری میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ ایک بند دروازے کے ساتھ دیوار پر نیم پلیٹ موجود تھی جس پر اسکاٹ کا نام درج تھا لیکن نیچے کچھ نہ لکھا ہوا تھا۔ آسکر نے آگے بڑھ کر دروازے کو دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ آسکر ایک طرف ہٹ گیا

’’لیڈیز فرسٹ‘‘...... اس نے ڈیمی سے کہا تو ڈیمی مسکراتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے آسکر تھا۔

’’کیا ہوا۔ راستے میں لڑائی تو نہیں ہوئی تمہاری‘‘...... میز کے پیچھے اونچی نشست کی ریوالونگ چیئر پر بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔ یہ اسکاٹ تھا۔ لوسانیا میں بلیک اسٹون اور ایجو کارڈ کا چیف۔

’’نہیں چیف۔ ہمارے درمیان جب کوئی چیز مشترک ہی نہیں تو پھر لڑائی کس بات کی۔ کیوں ڈیمی‘‘...... آسکر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو اسکاٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

’’تم باز نہیں آؤ گے۔ یہ ڈیمی کی ہمت ہے کہ پھر بھی تمہارے

ساتھ رہتی ہے۔ بہرحال اب سنجیدہ ہو جائیں''...... اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ حکم''...... ڈیمی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تم دونوں نے آئر لینڈ کے آثار قدیمہ کے میوزیم سے تلوار اڑائی تھی۔ تمہیں معلوم ہے کہ ایسا کیوں کیا گیا تھا''...... اسکاٹ نے کہا۔

''ہمیں معلوم کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہمیں حکم دیا گیا اور ہم نے حکم کی تعمیل کر دی''...... آسکر نے کہا۔

''یہ پانچ ہزار سالہ پرانی تلوار ہے۔ ماگا دور کی اس تلوار کے بارے میں ایک ماہر آثار قدیمہ پروفیسر شاربی نے اپنی کتاب میں لکھا تھا کہ ماگا دور کا بہت بڑا خزانہ جو سونے اور ہیروں پر مشتمل تھا اور جس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ یہ خزانہ ایک ہزار اونٹوں پر لادا جاتا تھا کا راز اس تلوار پر درج تحریر میں ہے۔ جو یہ راز جانے گا وہ اس خزانے کا مالک ہوگا اور یہ بھی کتاب میں لکھا گیا تھا کہ بے شمار لوگوں نے ماگا خزانے کو تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی کامیاب نہیں ہو سکا''...... اسکاٹ نے کہا۔

''چیف۔ اس جدید ترین دور میں جبکہ خلائی سیارہ خلا میں ہوتے ہوئے زمین کی گہرائیوں میں موجود دھاتوں کا پتہ چلا لیتا ہے آپ خزانے کے راز کی باتیں کر رہے ہیں''...... آسکر نے کہا۔

''ماگا دور کے لوگ ہم سے زیادہ ہوشیار اور ذہین تھے۔ انہوں

نے اس خزانے کو اس انداز میں چھپایا ہے کہ کسی طرح بھی سامنے نہیں آ رہا۔ ہم نے خلائی سیاروں کی مدد بھی لی تھی لیکن کوئی بات نہ بنی تو ہم نے تلوار تمہارے ذریعے وہاں سے منگوائی۔ ہمارے یہاں بھی ماگا کے ماہرین موجود ہیں۔ ہم نے ان ماہرین سے یہ راز تلاش کرنے کے لئے کہا۔ انہیں یہی کہا گیا تھا کہ یہ خزانہ پوری دنیا کو تعلیم دینے پر خرچ کیا جائے گا جبکہ یہ پورے کا پورا خزانہ بلیک اسٹون کو شفٹ ہو جائے گا''...... اسکاٹ نے کہا۔

''تو اب ہمارے لئے کیا حکم ہے''...... ڈیمی نے کہا۔

''تلوار پر موجود تحریر کا درست ترجمہ کرانا ہے اور اس کے اندر جو راز ہے اسے تلاش کرنا ہے''...... اسکاٹ نے کہا۔

''چیف۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ خواہ مخواہ ایک غلط بات پھیل گئی ہو اور اصل میں کوئی خزانہ ہی نہ ہو''...... آسکر نے کہا۔

''ہو سکتا ہے لیکن پروفیسر شاربی نے اپنی کتاب میں اس سلسلے میں لکھا ہے کہ ماگا دور سے لے کر اب تک یہ بات مسلسل چلی آ رہی ہے اور کہی جا رہی ہے اس لئے یہ غلط نہیں ہو سکتی اور دوسری بات جو پروفیسر شاربی نے لکھی ہے وہ زیادہ اہم ہے کہ ماگا آثار قدیمہ سے ملنے والے ایک کتبے کو پڑھا گیا تو اس میں بھی اس خزانے کا ذکر موجود ہے اس لئے یہ بات تو یقینی ہے کہ ماگا کا خزانہ یہاں موجود ہے۔ کہاں ہے۔ یہی ہم نے تلاش کرنا ہے''...... اسکاٹ نے کہا۔

”کس طرح۔ آپ نے کیا پلان بنایا ہے چیف“...... ڈیمی نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اس بوڑھے پروفیسر شاربی کو اس خزانے کا علم ہے لیکن وہ کسی کو بتا نہیں رہا“...... اسکاٹ نے کہا۔

”یہ کیسے سمجھا آپ نے“...... آسکر نے کہا۔

”اس طرح کہ اس نے جو کتاب لکھی ہے اس میں خزانے کی تفصیل اس انداز میں لکھی ہے کہ جیسے اس نے یہ خزانہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو اور ایسا ہو بھی سکتا ہے۔ ویسے پروفیسر شاربی سے زیادہ ماگا پر کام اور کسی نے بھی نہیں کیا۔ تم اسے اغوا کر کے اس سے خزانے کا راز لے آؤ تو میرا وعدہ ہے کہ خزانے کا دس فیصد تمہیں مل جائے گا اور جانتے ہو کہ یہ دس فیصد کتنا ہو گا۔ کروڑوں ڈالرز“...... اسکاٹ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم اس کی روح سے بھی اگلوا لیں گے“...... آسکر نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو اسکاٹ نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک فائل نکال کر میز پر رکھ دی۔

”اس میں پروفیسر شاربی کی رہائش گاہ، اس کی تصویر، اس کے دوست اور اس کے اٹھنے بیٹھنے کے اوقات کے ساتھ ساتھ اس کے سیکورٹی گارڈز وغیرہ سب کی تفصیل موجود ہے“...... اسکاٹ نے کہا اور فائل آسکر کو دے دی۔

”چیف۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک اور پہلو پر کام

کروں“...... ڈیمی نے کہا تو آسکر حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

”بولو۔ کس پہلو پر“...... اسکاٹ نے کہا۔

”وہاں کے بوڑھے لوگوں سے معلومات مل سکتی ہیں“...... ڈیمی نے کہا۔

”ارے نہیں۔ یہ دو چار سالوں کا قصہ نہیں ہے۔ پانچ ہزار سال پہلے کا ہے اور پانچ ہزار سالوں سے زندہ آدمی تمہیں کہاں سے ملے گا“...... اسکاٹ نے کہا تو آسکر بے اختیار مسکرا دیا۔

”میرا یہ مطلب نہیں تھا چیف۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ اتنے لمبے عرصے کے لئے کون زندہ رہ سکتا ہے“...... ڈیمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”شیطان تو لاکھوں کروڑوں سالوں سے زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا۔ اس سے پوچھ لینا“...... آسکر نے ڈیمی کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

”چیف۔ آپ کے سامنے میں آسکر کو لاسٹ وارننگ دے رہی ہوں۔ اب اگر اس نے میرے بارے میں کوئی ریمارس دیئے تو میں اسے گولی مار دوں گی اور اس کی قبر پر بھی نہیں جاؤں گی“۔ ڈیمی نے غصے کی شدت کی وجہ سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا تو اسکاٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

”آسکر۔ تم ڈیمی کو بے حد تنگ کرتے ہو۔ آئندہ ایسا مت

کرنا ورنہ میں ڈیمی کو اجازت دے دوں گا اور پھر تم تنگ ہو گے''...... اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف''...... آسکر نے بڑے فدویانہ لہجے میں کہا تو اسکاٹ مسکرا دیا۔

''چیف۔ بعض باتیں صدیوں سے سینہ بسینہ چلتی ہوئی ہمارے دور تک پہنچ جاتی ہیں۔ اگر ایسا کوئی خزانہ ہو گا تو اس بارے میں سوڈ ماگا لوگوں میں باتیں ضرور ہوتی رہی ہوں گی''...... ڈیمی نے کہا۔

''ہاں۔ ہو سکتا ہے لیکن کہاں ہے خزانہ۔ اس بارے میں شاید ہی معلوم ہو سکے اور ہاں۔ ایک اور بات کی مجھے اطلاع ملی ہے کہ آئر لینڈ نے سوڈ ماگا کی واپسی کے لئے پاکیشیا سے درخواست کی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہ تلوار تلاش کر کے واپس لائے اور یہ بھی رپورٹ ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خطرناک ایجنٹ عمران اس تلوار کی واپسی کے لئے کام کرنے پر تیار ہو گیا ہے اور یہ معاملہ ہمارے لئے خطرناک بھی ہو سکتا ہے''...... اسکاٹ نے کہا۔

''ہمارے لئے خطرناک کیسے چیف۔ کسی کو علم ہی نہیں ہے کہ تلوار کون لے گیا ہے اور کہاں لے گیا ہے''...... آسکر نے کہا۔

''وہ تلاش کر لے گا اور اگر اس نے یہ تلوار ہمارے ملک سے برآمد کر لی تو ہمسایہ ملکوں آئر لینڈ اور لوسانیا سے ہمارے دوستانہ

تعلقات ختم ہو جائیں گے''...... اسکاٹ نے کہا۔

''تو آپ کیا چاہتے ہیں تلوار واپس پہنچا دی جائے''...... ڈیمی نے کہا۔

''ہاں۔ جب سے مجھے یہ اطلاع ملی ہے میں پریشان ہوں کیونکہ پوری دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو سرکاری ایجنسیوں سے منسلک ہیں۔ ان میں سے تقریباً سب کی رائے یہی ہے کہ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے اس لئے جس حد تک اس سے بچ سکو بہتر ہے اس لئے میں نے اعلیٰ حکام کو کہا ہے کہ تلوار سے جو ہم چاہتے تھے وہ فائدہ تو ہمیں مل نہیں سکا اور یہ ایسی چیز ہے کہ ہم اسے کھلے عام نہ فروخت کر سکیں گے نہ رکھ سکیں گے اور آئر لینڈ والوں نے اس کا پیچھا چھوڑنا نہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اسے خاموشی سے واپس کر دیا جائے۔ یہ بتائے بغیر کہ کون لے گیا تھا لیکن اعلیٰ حکام اس پر راضی نہیں ہو رہے۔ میں نے چیف سیکرٹری صاحب کو بریف کیا تو ہے۔ دیکھو وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں''...... چیف اسکاٹ نے کہا۔

''تو اب ہمارے لئے یہی حکم ہے کہ ہم پروفیسر شاربی سے خزانے کے بارے میں معلومات حاصل کریں''...... آسکر نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے ذاتی طور پر یقین ہے کہ وہ اس بارے میں جانتا ہے لیکن وہ اسے اس لئے اوپن نہیں کرنا چاہتے کہ اس کے آباؤ اجداد ماگا تھے۔ وہ نہیں چاہتا کہ ماگا کا یہ خزانہ ان لوگوں کو ملے جو

ماگا کی اولاد نہ ہوں''...... چیف اسکاٹ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... اسکاٹ نے کہا۔

''چیف سیکرٹری صاحب کی کال ہے''...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... اسکاٹ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''یس سر۔ میں اسکاٹ بول رہا ہوں سر''...... اسکاٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اسکاٹ۔ تمہارے کہنے پر میں نے اعلیٰ حکام سے میٹنگ کر لی ہے اور یہ فیصلہ ہوا ہے کہ ماگا تلوار واپس کر دی جائے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس تلوار کی برآمدگی کے لئے فعال کیا جا رہا ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ تلوار ہمارے ملک سے برآمد ہو۔ اس طرح دونوں دوست ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات اور ایک دوسرے کے ساتھ متعدد معاہدے ختم ہو جائیں گے۔ اس تلوار سے جو کام لیا جانا تھا وہ تو لے لیا گیا ہے اب اس کی موجودگی کا کوئی جواز نہیں ہے''...... چیف سیکرٹری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو اسکاٹ کا چہرہ اپنی بات مان لئے جانے پر مسرت سے

کھل اٹھا۔

''آپ نے واقعی دور اندیشانہ فیصلہ کیا ہے سر''...... اسکاٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب یہ کام تم نے سرانجام دینا ہے۔ میں نے نیشنل میوزیم کے ڈائریکٹر جنرل سر والٹ کو احکامات دے دیئے ہیں کہ وہ سوڈ ماگا تمہارے حوالے کر دے۔ اس کے بعد اسے اس طرح واپس پہنچانا تمہاری ذمہ داری ہوگی کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ یہ تلوار ہم نے واپس کی ہے''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''یس سر۔ میں سر والٹ سے مل لوں گا''...... اسکاٹ نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''میری بات مان کر حکام نے عقلمندی کا مظاہرہ کیا ہے''۔ اسکاٹ نے کہا۔

''یس سر۔ ویسے آپ کے ذہن میں تلوار واپس کرنے کا کوئی تو پلان ہوگا''...... آسکر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ کام ایسے پیشہ ور گروپ سے کرایا گیا تھا جو ایسی چیزیں چرانے کے ماہر ہیں۔ ان کے پاس ہر قسم کے تالوں کو کھولنے کے اوزار موجود ہوتے ہیں۔ وہ چوکیداروں اور سیکورٹی گارڈز سے نمٹنے کے گُر جانتے ہیں۔ دیکھو آئر لینڈ کی پولیس، انٹیلی جنس اور دیگر ایجنسیاں پوری کوشش کرنے کے باوجود ایک قدم

آگے نہیں بڑھ سکیں۔ اب بھی اسی پیشہ ور گروپ کی خدمات حاصل کی جائیں گی اور تلوار خاموشی سے ایک بار پھر اس کے مخصوص پورشن میں رکھی نظر آنے لگ جائے گی''...... اسکاٹ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے سر۔ پھر ہمیں اجازت دیں تاکہ ہم آئر لینڈ جا کر پروفیسر شاربی سے خزانے کے بارے میں معلومات حاصل کریں''...... آسکر نے کہا تو اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تھینکس سر''...... آسکر اور ڈیمی دونوں نے کہا اور پھر دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے آفس سے باہر آ گئے۔ اس بار آسکر نے ڈیمی کو آگے جانے کا اشارہ کیا تھا اور خود وہ ڈیمی کے پیچھے چلتا ہوا آفس سے باہر آیا تھا۔

''تم نے چیف کے سامنے مجھے بے عزت کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے اب تمہاری سزا یہی ہے کہ تم پیدل واپس جاؤ۔ آئی ایم سوری۔ میں تمہیں جیپ میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دوں گی''۔ ڈیمی نے باہر آ کر مڑ کر آسکر سے کہا۔

''پیدل کیوں۔ میں کسی نہ کسی کو فون کر دوں گا اور وہ مجھے دارالحکومت چھوڑ آئے گی''...... آسکر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے معمولی سی پریشانی بھی نہ ہو لیکن آسکر کی بات سن کر ڈیمی بے اختیار چونک پڑی تھی۔

''چھوڑ آئے گی کا کیا مطلب۔ یہاں کوئی ٹیکسی عورت ڈرائیو

نہیں کرتی۔ پھر تم نے کس کی بات کی ہے''...... ڈیمی نے چونک کر کہا۔

''ایرو ٹاؤن میں میری بہت سی دوست لڑکیاں رہتی ہیں اور سب کے پاس کاریں اور جیپیں بھی موجود ہیں۔ وہ تو بے چاریاں میری منتیں کرتی رہتی ہیں کہ میں انہیں اپنا ہمسفر بنا لوں لیکن میں نے ہمیشہ انہیں یہی کہا ہے کہ میں اس کے ساتھ سفر کروں گا جو اچھے اخلاق کی مالک ہو، خوبصورت اور کیوٹ ہو اور محض لڑکی ہونا اور بات ہے اور خوبصورت، کیوٹ اور اچھے اخلاق کی مالک ہونا اور بات ہے۔ تمہیں معلوم نہیں ہے۔ ایک نے تو تنگ آ کر مجھ سے پوچھ ہی لیا کہ ایسی کون لڑکی ہے تو میں نے تمہارا نام لے دیا۔ بس کچھ نہ پوچھو۔ وہ سب لڑکیاں فوراً مان گئیں کہ ڈیمی واقعی ایسی ہی لڑکی ہے لیکن انہوں نے کہا اگر کبھی ڈیمی تمہیں ساتھ لے جانے سے انکار کر دے تو ہم ہر وقت حاضر رہیں گی۔ چنانچہ اب مجھے انہیں فون کرنا پڑے گا۔ اب میں یہاں سے دارالحکومت تک پیدل تو نہیں چل سکتا''...... آسکر نے باقاعدہ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ تم نے کہا میرے بارے میں۔ ایسا کیسے ممکن ہے کہ تم اور میری تعریف کرو''...... ڈیمی نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

''اگر تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے تو میں انہیں بلوا لیتا ہوں۔ ان سے پوچھ لینا''...... آسکر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ مجھے تمہاری بات پر یقین آ گیا ہے کہ تم نے سب کے سامنے میری تعریف کی ہو گی اس لئے میں نے اپنا فیصلہ بدل دیا ہے۔ اب تم میرے ساتھ جیپ میں بیٹھ کر دارالحکومت جا سکتے ہو"...... ڈیکی نے کہا تو آسکر نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے یقین تھا کہ ایسا ہی جواب ملے گا۔

جولیا کے فلیٹ پر پوری سیکرٹ سروس موجود تھی۔ جولیا کی خواہش تو یہی تھی کہ ایسی محفل روزانہ منعقد ہو کیونکہ وہ اکیلی رہتی تھی جبکہ صالحہ زیادہ تر اپنی ملکیتی کوٹھی میں رہتی تھی البتہ کبھی کبھار کسی فلیٹ پر منتقل ہو جاتی تھی لیکن وہاں بھی ایک ملازمہ اس کے ساتھ رہتی تھی جبکہ کوٹھی میں تو کئی ملازم مستقل رہتے تھے اس لئے سیکرٹ سروس کے تمام اراکین جولیا کے فلیٹ میں منعقد ہونے والی محفل میں ضرور شرکت کرتے تھے اور جولیا بھی ہر دوسرے تیسرے روز سب کو کھانے پر بلا لیتی تھی۔ آج بھی سب اس کے فلیٹ میں جمع تھے۔ جولیا اور صالحہ دونوں کچن میں سب کے لئے چائے بنانے میں مصروف تھیں۔

"آج کل عمران صاحب کی کیا مصروفیات ہیں۔ اب تو ان سے بہت کم ملاقات ہوتی ہے اور اپنے فلیٹ پر بھی کم ہی وقت دیتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

''کرنا کیا ہے۔ آوارہ گردی اس کی جبلت میں شامل ہے''۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب کو کال کرو۔ شاید وہ فلیٹ میں موجود ہوں تو انہیں یہاں بلا لیں۔ محفل میں چار چاند لگ جائیں گے''۔ صدیقی نے کہا۔

''چار کیا چار ہزار چاند لگ جاتے ہیں''...... صفدر نے کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ اسی لمحے جولیا اور صالحہ ٹرالیاں دھکیلتی ہوئی کمرے میں آئیں۔

''خوب قہقہے لگ رہے ہیں۔ کوئی خاص بات''...... جولیا نے کہا تو صفدر نے چار اور چار ہزار چاند والی بات کر دی۔

''میں نے فون کیا تھا لیکن سلیمان نے بتایا ہے کہ وہ صبح سویرے ہی فلیٹ سے چلے گئے ہیں''...... جولیا نے چائے کی پیالیاں اٹھا اٹھا کر ساتھیوں کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ صالحہ بھی اسی کام میں مصروف تھی۔

''پچھلے دنوں تو سنا تھا کہ عمران کی اماں بی کی طبیعت ناساز ہے اور عمران صبح سویرے کوٹھی چلا جاتا ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ اماں بی کو کیا ہوا ہے تو کہنے لگے کہ اس عمر میں مسائل تو پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں لیکن کوئی سیریس مسئلہ نہیں ہے''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''فون تو کرو۔ شاید فلیٹ میں مل جائیں۔ نہیں تو سیل فون پر

کال کر لینا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''مس جولیا اجازت دیں تو کر دیتا ہوں فون''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں ہاں کر لو۔ میری اجازت کی کیا ضرورت ہے''...... جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو صفدر نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تو دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

''علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑنے لگی۔

''صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ ہم سب مس جولیا کے فلیٹ میں موجود ہیں اور آپ کی کمی بڑی شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔ آپ آ جائیں گپ شپ ہو جائے گی''...... صفدر نے کہا۔

''صرف گپ شپ۔ تو کیا رات کا کھانا مجھے ٹفن میں ڈال کر لے آنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''ارے نہیں۔ ہم سب مل کر کھانا کھائیں گے۔ دستر خوان نے کھانا سپلائی کرنا ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ دستر خوان نامی ریسٹورنٹ کا کھانا کس قدر لذیز ہوتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''او کے۔ اچھی بات ہے۔ چلو ایک وقت کا کھانا بچ جائے گا۔ ہم غریبوں کے لئے یہ بھی بہت ہے''...... عمران نے بڑے درد

بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صفدر نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"وہ اپنے حال پر رو رہا ہے اور تم ہنس رہے ہو"...... جولیا نے بڑے ناراض سے لہجے میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر چونک پڑا۔

"آپ اب تک عمران صاحب کو نہیں سمجھ سکیں۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ عمران بھوکا مر رہا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کہہ تو وہ یہی رہا ہے۔ ویسے کافی طویل عرصہ ہو گیا ہے کہ کوئی مشن بھی سامنے نہیں آیا اور مشن کے بغیر اسے کوئی رقم بھی نہیں مل سکتی۔ ویسے بھی وہ روتا رہتا ہے کہ چیف بہت تھوڑی رقم معاوضہ میں دیتے ہیں"...... جولیا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مس جولیا جان بوجھ کر معصوم بن جاتی ہیں۔ عمران صاحب ہم سب سے زیادہ امیر ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اچھا۔ تم خود بتاؤ کہ وہ کہاں سے رقم لیتا ہے۔ ہمیں تو باقاعدگی سے بھاری تنخواہیں اور الاؤنسز ملتے ہیں حالانکہ ہم طویل عرصہ تک فارغ ہی رہتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"آ رہے ہیں عمران صاحب۔ ان سے پوچھ لیتے ہیں"۔ صفدر نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو صفدر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سب سمجھ گئے تھے کہ عمران آیا ہے اور پھر تھوڑی

دیر بعد عمران بڑے کمرے میں داخل ہوا۔ صفدر اس کے پیچھے تھا۔

"السلام علیکم یا موجودگان فلیٹ مس جولیا"...... عمران نے بڑے خشوع خضوع بھرے لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام یا نوآوردہ فلیٹ مس جولیا"...... صفدر نے بھی اسی لہجے اور انداز میں بات کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ آپ کہاں غائب ہیں۔ سلیمان سے پوچھو تو یہی جواب ملتا ہے کہ بتا کر نہیں گئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اسی لئے تو سلیمان کو بتا کر نہیں جاتا کہ وہ قرضے کی وصولی کے لئے میرے پیچھے نہ پہنچ جائے۔ اب تو اس کا قرضہ اتنا ہو گیا ہے کہ اسے سپر کلکولیٹر خریدنا پڑا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بغیر رقم کے گزارہ کیسے کرتے ہو"...... جولیا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب کیا کیا جائے۔ ہمارے ملک کے عوام سے سب یہی پوچھتے ہیں کہ اتنی معمولی سی تنخواہوں میں گزارہ کیسے کرتے ہو۔ اب وہ کیا بتائیں کہ کہاں کہاں سے ادھار مانگنا پڑتا ہے"...... عمران نے آزردہ سے لہجے میں کہا۔

"تمہیں ادھار لینے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم سب اپنی تمام آمدنی سلیمان کے حوالے کر دیا کریں گے"...... جولیا نے کہا تو

سب ساتھی ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھنے لگے۔

''تمہارا مطلب ہے کہ اب میں خیرات پر زندگی گزاروں۔ اللہ تعالیٰ بہتر روزی دینے والا ہے۔ وہ مجھے بھی دے گا''...... عمران نے اسی طرح آرزدہ سے لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

''عمران صاحب۔ روزی تو ٹائیگر کی طرف مائل ہے آپ اس کا نام کیوں لیتے ہیں''...... صفدر نے کہا اور اس جملے کا شدید ردعمل دیکھ کر وہ خود پریشان ہو گیا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا عمران، ٹائیگر سے لڑنے والی روزی کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ کیا واقعی یہ اس قدر گھٹیا پن پر اتر آیا ہے۔ اٹھو اور نکل جاؤ میرے فلیٹ سے۔ میں تمہیں ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ تم اس قدر گھٹیا پن پر اتر سکتے ہو میں سوچ بھی نہیں سکتی۔ اب میں اس ملک میں بھی نہیں رہ سکتی۔ دو صورتیں ہیں۔ یا تو میں یہ ملک چھوڑ دوں یا پھر خودکشی کر لوں''...... جولیا نے اس طرح چیخ چیخ کر کہنا شروع کیا جیسے اسے ذہنی دورہ پڑ گیا ہو۔ صفدر کی حالت دیکھنے والی تھی۔ اس کے شاید وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ جولیا کا ردعمل اس قدر خوفناک ہو گا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''میں نے بہترین روزی کہا ہے، روزی راسکل نہیں کہا اور وہ تو ویسے بھی میری چھوٹی بہن ثریا جیسی ہے۔ بس تمہاری طرح غصے کی

تیز ہے''...... عمران نے بجائے جولیا کی باتوں کا برا منانے کے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ ڈھانپ لیا۔

''میرا اپنا ذہن خراب ہو گیا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے۔ آئی ایم سوری صفدر''...... جولیا نے کہا اور دونوں ہاتھ ہٹائے تو اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''آئی ایم سوری عمران۔ نجانے کیوں مجھ پر دورہ سا پڑ جاتا ہے''...... جولیا نے صفدر کے بعد عمران کو بھی باقاعدہ سوری کہا۔

''یہ فارغ رہنے کا نتیجہ ہے اس لئے میں چیف کو سمجھاتا ہوں کہ تمہارے ساتھ ایسا سلوک نہیں ہونا چاہئے''...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب کے چہرے بدل گئے۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا مطلب''...... جولیا نے ہی پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

''مطلب صاف ہے کہ اس نے تمہیں بے کار کر کے بٹھا دیا ہے۔ اب تم خود سوچو۔ کیا دنیا بھر میں جرائم ختم ہو گئے ہیں یا پاکیشیا میں کسی کے آنے جانے پر پابندی لگا دی گئی ہے کہ مجرم یہاں کوئی جرم نہیں کرتے۔ سب کچھ ہو رہا ہے لیکن چیف کے دل میں تکبر آ گیا ہے۔ وہ کسی بھی جرم کو اب اتنا بڑا جرم نہیں سمجھتا جس پر اس کی سروس کام کرے اور نتیجہ تمہارے سامنے ہے کہ طویل

عرصے سے تم سب بے کار بیٹھے ہوئے ہو''...... عمران نے کہا۔

''الزام تو تم نے چیف پر لگا دیا۔ اب اس کی مثال بھی دو۔ بولو۔ کیوں یہ بات کی ہے تم نے''...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''چلو مثال بھی دے دیتا ہوں۔ سرسلطان نے مجھے کال کیا۔ میں ان کے آفس میں گیا تو وہاں آئر لینڈ کی پاکیشیا میں سفیر روز میری موجود تھیں۔ وہاں جا کر پتہ چلا کہ آئر لینڈ میں پانچ ہزار سال پرانے آثار قدیمہ موجود ہیں۔ وہاں بہت بڑا میوزیم بھی ہے۔ اس میوزیم میں ایک تلوار موجود تھی۔ اسے سوڈ ماگا کہا جاتا ہے اور آثار قدیمہ کے لحاظ سے اس کی بہت بڑی قیمت ہے۔ اس لئے اس کی خصوصی حفاظت کی جاتی تھی لیکن پھر اچانک ایک روز پتہ چلا کہ اپنے مخصوص پورشن سے سوڈ ماگا غائب ہے تو حکومت آئر لینڈ نے اپنی پولیس، انٹیلی جنس اور سرکاری ایجنسیوں کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ اسے ٹریس کر کے واپس حاصل کریں لیکن آئر لینڈ کی کوئی ایجنسی بھی اسے واپس حاصل کرنا تو ایک طرف اسے ٹریس بھی نہیں کر سکی کہ اسے چوری کیسے کیا گیا ہے اور کون چرا کر لے گیا۔ پھر تمہاری عالمی شہرت نے آئر لینڈ کو مجبور کر دیا کہ وہ اس سوڈ ماگا کی واپسی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مدد لی جائے چنانچہ پاکیشیا میں آئر لینڈ کی سفیر ہز ہائی نس روز میری سرسلطان کے آفس پہنچ گئیں۔ میں نے روز میری کہا ہے۔ اسے روزی نہ سمجھا جائے''۔

عمران سنجیدگی سے بات کرتے کرتے اچانک پٹڑی سے اتر گیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''بہرحال سرسلطان نے مجھے نادر شاہی حکم دے کر بلایا کیونکہ سب کا زور مجھ غریب پر ہی چلتا ہے۔ اس لئے مجھے ان کے آفس جانا پڑا۔ وہاں جب مجھے بتایا گیا تو میں نے قدرے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا جس پر سرسلطان نے مجھے بتایا کہ اس کے عوض آئر لینڈ حکومت نے پاکیشیا میں توانائی کے بحران کے خاتمے کے لئے بھرپور تعاون کا وعدہ کیا ہے۔ اب تم خود سوچو۔ ہمارے ملک کو اس توانائی کے بحران نے کتنا نقصان پہنچایا ہے۔ فیکٹریاں بند، کمرشل پلازے بند، اور گرمی میں تو آدمی نہانے کو ترس جاتا ہے۔ لاکھوں مزدور بے روزگار، کروڑوں افراد ڈسٹرب، چنانچہ میں نے ان سے وعدہ کر لیا کہ میں چیف کی خدمت میں عرض کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ چیف اس کی اجازت دے دے گا جس پر سرسلطان نے سفیر روز میری سے وعدہ کر لیا اور پھر میں نے اپنے فلیٹ پر آ کر فون پر تمہارے چیف سے رابطہ کیا اور انہیں ساری بات بتائی تو انہوں نے میرے خیال کے مطابق صاف انکار کر دیا۔ میں نے انہیں توانائی کے بحران اور اس کے حل کے لئے آئر لینڈ کی حمایت کے بارے میں بتایا لیکن چیف اپنی سروس کو حرکت میں لانے سے انکاری ہیں۔ اب تم خود بتاؤ کہ تم فارغ رہ کر بھاری تنخواہیں لیتے رہو جبکہ پاکیشیا کے کروڑوں عوام توانائی کے بحران کی وجہ سے

رات کو بھوکے سوتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یہ تو زیادتی ہے۔ توانائی بحران اگر اس طرح حل ہو سکتا ہے تو اسے حل ہونا چاہئے۔ چاہے ہمیں سڑکوں پر جھاڑو کیوں نہ دینا پڑے''...... صفدر نے کہا۔

''میں چیف سے بات کرتی ہوں''...... جولیا نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''آپ فون نہ کریں بلکہ عمران صاحب کو ٹرائی کرنے دیں ورنہ آپ کو انکار کرنے کے بعد انہوں نے کسی کی بات نہیں ماننی''۔ صفدر نے کہا۔

''ویسے چیف کی بات درست ہے۔ صرف توانائی بحران کے خاتمے کے لئے امداد کی بنا پر ایک تلوار کی چوری پر سیکرٹ سروس کیسے کام کر سکتی ہے''...... تنویر نے کہا۔

''تم خاموش رہو تنویر۔ تم نے ہمیشہ ایسی ہی بات کرنی ہے''...... جولیا نے قدرے ڈانٹنے والے لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''عمران صاحب پلیز۔ آپ بات کریں چیف سے۔ آپ ہی انہیں رضامند کر سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں۔ میں تمہارے اس نقاب پوش کو راضی کر لوں اور تم انکار کر دو''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ ہم فور سٹارز آپ کے ساتھ جائیں گے''۔

صدیقی نے کہا۔

''یہ بات ہے تو ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''جولیا کے فلیٹ پر اس وقت مکمل سیکرٹ سروس موجود ہے اور میں نے انہیں توانائی بحران کی تفصیل بتائی ہے۔ وہ سب اس کیس پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں البتہ تنویر نے آپ کی حمایت کی تو جولیا نے اسے سختی سے ڈانٹ دیا اور اسے ڈانٹنے کا مطلب آپ سمجھتے ہوں گے اس لئے بہتر یہی ہے کہ سیکرٹ سروس کو آپ اجازت دے دیں تاکہ وہ تلوار تلاش کر کے پاکیشیا کے کروڑوں افراد کو توانائی بحران سے نجات دلا سکیں''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایسے کام نہیں کر سکتی اور نہ ہی ہمیں کسی سے خیرات چاہئے''...... ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''تم نے جان بوجھ کر چیف کو ناراض کیا ہے۔ کیا تم بھی یہی چاہتے ہو کہ پاکیشیا کا توانائی بحران ختم نہ ہو اور لوگ اسی طرح بھوک سے مرتے رہیں''...... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ہنس کیوں رہے ہو۔ کیا میرا مذاق اڑا رہے ہو"۔ جولیانیا ور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں اس لئے ہنس رہا ہوں کہ تم اصل معاملے کو سمجھے بغیر غصے کا اظہار کر رہی ہو"...... عمران نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی سب ممبران بھی چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا ہے اصل معاملہ"...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"چیف اس لئے انکار کر رہا ہے کہ ہمیں باقاعدہ لالچ دیا جا رہا ہے۔ اگر آئر لینڈ کی حکومت ویسے ہم سے درخواست کرتی تو ہم اس کی تلوار تلاش کر کے اسے دے دیتے لیکن باقاعدہ لالچ دے کر انہوں نے ہمیں کشکول بردار سمجھ لیا ہے۔ اگر سیکرٹ سروس سے ہٹ کر پرائیویٹ گروپ کی صورت میں کام کریں تو چیف کو کوئی انکار نہیں ہوگا"...... عمران نے کہا تو سب کے چہرے کھل اٹھے۔

"آپ واقعی دانشور ہیں۔ کیا خوبصورت راستہ نکالا ہے آپ نے۔ واقعی چیف کو اس پر اعتراض نہیں ہوگا"...... صالحہ نے کہا تو سب مسکرا دیئے۔

"تم میری چھوٹی بہن ہو اور بہنیں بھائیوں کی تعریفیں کرتی ہی رہتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"پہلے چیف سے تو بات کرو۔ تمہارے پاس سوائے تعریف سننے کے اور کام ہی کیا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اصل میں صالحہ تمہاری تعریف کر رہی تھی کیونکہ سوڈ ماگا کی بازیابی کے لئے ایکشن سے بھرپور فلم چلانا پڑے گی اور یہ کام تم ہی کر سکتے ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ یہاں عمران صاحب موجود ہیں"۔ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ہیں۔ لو کر لو بات"...... جولیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کس کا فون ہے"...... عمران نے رسیور لیتے ہوئے کہا۔

"سلیمان کا"...... جولیا نے لاؤڈر کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا اور عمران نے رسیور کان سے لگا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"سر سلطان صاحب کا دو بار فون آ چکا ہے۔ آپ ان سے بات کر لیں۔ وہ اپنے آفس میں ہی ہیں"...... دوسری طرف سے سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور پھر کریڈل دبا دیا۔ ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ''...... رابطہ ہوتے ہی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ تمہارے بڑے صاحب کا مزاج اس وقت کیسا ہے''۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

''وہ ہمیشہ اچھے موڈ میں رہتے ہیں۔ میں بات کراتا ہوں''۔ پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

''سلطان بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

''جناب۔ میں نے کتنی بار عرض کیا ہے کہ سلطان بولا نہیں کرتے، ارشاد فرمایا کرتے ہیں۔ فرمایئے میں ہمہ تن گوش ہوں''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو اس کے سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

''عمران بیٹے۔ آئر لینڈ حکومت کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سوڈ ماگا تلوار جس کی واپسی کے لئے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کرنا چاہتے تھے وہ پراسرار طور پر میوزیم میں واپس آ گئی ہے اور ماہرین نے تصدیق کر دی ہے کہ یہ اصلی تلوار ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''تو اب ہمارا توانائی بحران۔ اس کا کیا ہو گا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس بارے میں بات چیت جاری ہے اور یہ بات چیت تلوار کی گمشدگی سے بہت پہلے سے چل رہی ہے۔ اب تو انہوں نے اس سلسلے میں خصوصی مراعات کے بارے میں کہا تھا''...... سر سلطان نے گول مول سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھنے کی بجائے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے سے پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز باقاعدگی سے سنائی دے رہی تھی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''ایکسٹو''...... چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''بولو''...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا تو عمران نے سر سلطان سے جو بات ہوئی تھی وہ دوہرا دی۔

''ٹھیک ہے۔ اب یہ مسئلہ خود ہی حل ہو گیا ہے''...... ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''آپ کی بات سن کر ہمیں امید ہوئی تھی کہ کام کرنے کا موقع مل گیا ہے لیکن اب پھر چھٹیاں''...... صفدر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کام کرنے والوں کے لئے کام کی کمی نہیں ہوا کرتی''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''وہ کیسے عمران صاحب''...... صفدر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ تلوار صرف اس لئے واپس رکھ دی گئی ہے کہ انہیں اطلاع مل گئی ہو گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اب حرکت میں آ رہی ہے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ ماگا آثار قدیمہ سے ملنے والی تلوار دوسروں کو کیا فائدہ دے سکتی ہے۔ نہ وہ اسے فروخت کر سکتے ہیں اور نہ ہی وہ اسے کسی میوزیم میں رکھ سکتے ہیں۔ ویسے بھی پرائیویٹ تنظیمیں اس قسم کا کام نہیں کرتیں اور نہ ہی ایسی تنظیمیں سیکرٹ سروس سے خوفزدہ ہوتی ہیں کیونکہ ان کا سیکرٹ سروس سے کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا ہوتا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کہنا کیا چاہتے ہیں عمران صاحب''...... صفدر نے کہا۔

''میرا مطلب ہے کہ اس کے پیچھے کوئی اور راز ہے اور تلوار کو چرانے اور پھر واپس رکھنے والی پارٹی پرائیوٹ نہیں ہے بلکہ کسی ملک کی سرکاری ایجنسی ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ کسی ملک کی سرکاری ایجنسی کو آثار قدیمہ کی تلوار چرانے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

''یہ واقعی حیرت کی بات ہے لیکن عمران صاحب۔ جس نیت سے بھی انہوں نے تلوار چوری کی بہرحال وہ واپس آ گئی ہے۔

ایک لحاظ سے اب یہ باب ختم ہو گیا''...... صفدر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''شاربی ہاؤس''...... رابطہ ہوتے ہی یورپین لہجے میں کہا گیا۔

''میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ پروفیسر شاربی سے بات کرا دیں''...... عمران نے کہا۔

''سوری سر۔ کل رات پروفیسر صاحب کو ان کی رہائش گاہ سے اغوا کر لیا ہے اور آج ان کی لاش ایک گراؤنڈ سے ملی ہے۔ ان پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''یہ پروفیسر صاحب کون تھے''...... صفدر نے کہا۔

''ان کا تعلق آئر لینڈ سے ہے۔ یہ ماگا آثار قدیمہ کے ماہرین میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے ماگا آثار قدیمہ پر کئی کتابیں بھی لکھی ہیں۔ پوری دنیا میں ان کی مہارت اور آثار قدیمہ شناسی کی قدر کی جاتی ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ ان کی موت کے ڈانڈے اس تلوار سے جوڑنا چاہتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''جب سرسلطان نے مجھے آئر لینڈ کی سفیر صاحبہ سے ملوایا اور انہوں نے مجھے اس تلوار کے بارے میں بتایا تو میں نے اس تلوار

کی تصویر مانگی جو انہوں نے مجھے دے دی۔ اس پر کچھ ابھرے ہوئے الفاظ یا نشان بھی تھے۔ اس کے بارے میں پوچھنے پر مجھے ایک اور تصویر دی گئی جس میں یہ الفاظ اور ان کا ترجمہ درج تھا۔ اس تصویر کے مطابق اس تلوار پر جو کچھ درج تھا اس کا مطلب تھا کہ سوڈ ماگا ہماری حفاظت کے لئے کافی ہے۔ میں نے پروفیسر شاربی کو فون کر کے اس تحریر اور ترجمے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس ماگا زبان کو پہلی بار ڈی کوڈ بھی انہوں نے ہی کیا تھا۔ اس طرح زبان پڑھی گئی۔ انہوں نے جو ترجمہ بتایا وہ یہ تھا کہ سوڈ ماگا سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ ان دونوں ترجموں میں کافی فرق ہے مگر کیوں یہ فرق ہے''...... عمران نے کہا۔

''میرے خیال میں تو کوئی فرق نہیں ہے۔ دونوں کا مطلب تو ایک ہی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''مطلب کی بات نہیں کر رہا۔ چند الفاظ درج ہیں۔ ان کے ترجموں میں فرق ہے۔ یا تو سفیر صاحبہ نے جو ترجمہ مجھے دیا ہے وہ درست ہوگا یا وہ جو پروفیسر شاربی نے مجھے بتایا ہے وہ درست ہے اور میرا ووٹ پروفیسر شاربی کی طرف ہے لیکن انہیں جس طرح تشدد کر کے ہلاک کیا گیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہیں اغوا کرنے والے ان سے کسی خاص چیز کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن وہ بتا نہیں رہے تھے حتیٰ کہ ہلاک ہو گئے یا ہوسکتا ہے کہ انہوں نے بتا دیا ہو۔ تب بھی انہیں ہلاک کر

دیا گیا اور حالات و واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بات ماگا آثار قدیمہ سے متعلق ہوسکتی ہے۔ کیا ہے یہ معلوم کرنا ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ آپ اب بھی وہاں کام کریں گے''...... صفدر نے حیران ہو کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ جولیا بول رہی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یا چلے گئے ہیں''۔ سلیمان نے پوچھا۔

''موجود ہیں۔ لو کر لو بات''...... جولیا نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''سلیمان کی کال ہے''...... جولیا نے رسیور دیتے ہوئے کہا تو عمران نے رسیور جولیا سے لے کر اسے کان سے لگا لیا۔

''کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے''...... عمران کا لہجہ اس بار خاصا سخت تھا۔ شاید وہ بار بار فون آنے پر برہم نظر آ رہا تھا۔

''کارمن سے آپ کے دوست جونیئر آپ سے کوئی اہم بات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کہیں تو میں اسے مس جولیا کا نمبر دے دوں یا اسے کہہ دوں کہ وہ انتظار کرے۔ پانچ منٹ بعد اس کا فون آئے گا''...... سلیمان نے کہا۔

''جولیا کا فون نمبر دے دو۔ میں یہاں موجود ہوں لیکن اسے

مزید کوئی تفصیل نہ بتانا''...... عمران نے کہا۔

''جی صاحب''...... سلیمان نے کہا اور سلیمان نے رسیور رکھ دیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''آپ تو اپنے آپ کو سینیئر نہیں کہتے عمران صاحب۔ پھر کارمن سیکرٹ سروس کا چیف اپنے آپ کو جونیئر کیوں کہتا ہے''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔

''اسے معلوم ہے کہ سینیئر کی سنیارٹی کی اصل بنیاد کیا ہے۔ اس لئے جونیئر بنا رہتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات''...... صفدر نے بے اختیار ہو کر کہا۔

''اسی لئے تو تمہیں ساتھیوں میں سینیئر کا درجہ دیا گیا ہے''۔ عمران نے بے ساختہ انداز میں کہا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ پھر اس طرح باتیں ہوتی رہیں کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا کیونکہ یہ نمبر جولیا کا تھا۔

''یس۔ جولیا بول رہی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''علی عمران صاحب ہیں یہاں۔ ان سے چیف جونیئر بات کرنا چاہتے ہیں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ فون سیکرٹری ہے۔

''کراؤ بات۔ میں علی عمران ہی بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہیلو عمران صاحب۔ میں جونیئر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد بے تکلفانہ انداز میں بات کی گئی۔

''اچھا تو بولنا سیکھ گئے ہو۔ گڈ شو''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جونیئر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''عمران صاحب۔ پاکیشیا کے سلسلے میں ایک نئی بات سامنے آئی ہے۔ میں نے سوچا پہلے آپ سے پوچھ لوں''...... جونیئر نے کہا۔

''کیسی نئی بات''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''ہمارا ہمسایہ ملک ہے آئر لینڈ۔ وہاں قدیم ترین دور کے آثار قدیمہ پائے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ قوم یہاں اور اردگرد کے علاقوں میں پانچ چھ ہزار سال قبل رہتی تھی۔ بہرحال اب بین الاقوامی سطح پر ماگا تہذیب اور ماگا آثار قدیمہ کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ آئر لینڈ حکومت کو اپنے بجٹ کی چالیس فیصد دولت ان آثار قدیمہ کو دیکھنے آنے والے سیاحوں سے حاصل ہوتی ہے۔ کارمن سے سیاح وہاں جاتے رہتے ہیں۔ گزشتہ دنوں یہ اطلاع ملی کہ ماگا دور کی ایک تلوار میوزیم سے چوری کر لی گئی ہے۔ آج اطلاع ملی ہے کہ آئر لینڈ کے معروف آثار قدیمہ کے ماہر پروفیسر شاربی کو ان کی رہائش گاہ سے اغوا کر کے لے جایا گیا اور ان پر بے پناہ تشدد کر کے انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ آئر لینڈ پولیس نے اس کیس کی انکوائری کی تو معلوم ہوا ہے کہ انہیں دارالحکومت کے مضافات میں ایک فارم ہاؤس میں لے جایا گیا تھا۔ اس فارم ہاؤس پر پولیس

نے ریڈ کیا لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ وہاں خفیہ کیمرے اور ڈکٹا فون نصب ہیں اور خفیہ کیمرے کی پولیس نے چیکنگ کی تو پتہ چلا کہ پروفیسر شاربی پر تشدد کر کے وہ ماگا خزانے کے بارے میں پوچھتے رہے لیکن یا تو پروفیسر شاربی کو ماگا خزانے کے بارے میں علم نہ تھا یا پھر وہ بتانا نہیں چاہتے تھے۔ چونکہ پروفیسر شاربی خاصے عمر رسیدہ آدمی تھے اس لئے وہ تشدد کے دوران ہلاک ہو گئے تو ان کی لاش وہاں سے اٹھا کر کسی ویران گراؤنڈ میں پھینک دی گئی"...... جونیئر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس میں پاکیشیا یا میرے بارے میں کیا بات ہے کہ تم نے مجھے کال کر کے بتانا ضروری سمجھا"...... عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پولیس نے جب پروفیسر شاربی کے ملازموں سے تفتیش کی تو یہ بتایا گیا کہ پاکیشیا سے علی عمران نے پروفیسر شاربی سے فون پر گفتگو کی اور کہا یہی جا رہا ہے کہ آپ نے بھی ماگا خزانے کے بارے میں پوچھا ہو گا۔ آپ کا نام سامنے آتے ہی میں نے سوچا کہ اگر آپ واقعی اس خزانے کے پیچھے ہیں تو پھر یہ خزانہ لازماً سامنے آ جائے گا چنانچہ میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ پروفیسر شاربی کو ہلاک کرنے والوں کا تعلق لوسانیا کی ایک سرکاری ایجنسی ایجو کارڈ کی ذیلی شاخ ہے اور اسے بلیک اسٹون کہا جاتا ہے۔ ایجو کارڈ کا کام تعلیم میں اضافہ کرنا ہے لیکن اس چھتری کے

نیچے ایک اور تنظیم بلیک اسٹون جرائم پیشہ افراد پر مشتمل ہے۔ یہ ہر اس جرائم میں ملوث ہے جس میں انہیں کثیر منافع کسی بھی شکل میں مل سکے۔ اس بلیک اسٹون کے بھی کئی سیکشنز ہیں۔ ان میں ایک سیکشن ایسا ہے جسے سپر سیکشن کہا جاتا ہے۔ اس سیکشن کا انچارج آسکر نامی نوجوان ہے۔ اس کے ساتھ اس کی فرینڈ ڈیمی ہے۔ بظاہر یہ دونوں آپس میں لڑتے جھگڑتے نظر آتے ہیں لیکن دونوں بے حد ذہین ہیں اور دونوں ایکریمیا سے تربیت یافتہ ہیں۔ سپر سیکشن ملکوں اور حکومتوں کے خلاف کام کرتا ہے۔ اگر ان کے کانوں میں بھنک پڑ گئی تو وہ آپ پر چڑھ دوڑیں گے۔ اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ الرٹ رہیں"...... جونیئر نے ایک بار پھر تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ویسے میں نے کبھی زمینی خزانوں کی پرواہ نہیں کی کیونکہ میرے پاس ساتھیوں کی صورت میں بے مثال خزانے موجود ہیں۔ اب تم خود سوچو جونیئر۔ میرا ساتھی تنویر کتنا بڑا خزانہ ہے۔ اسی طرح دوسرے بھی ہیں لیکن اگر بلیک اسٹون نے یہاں پاکیشیا آ کر کوئی حرکت کی تو انہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ ویسے میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے مجھے بروقت الرٹ کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... جونیئر نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''تو اصل چکر یہ تھا۔ یہ خزانے لوگوں کو پاگل کر دیتے ہیں۔ سالوں سے دفن یہ خزانہ اگر پہلے نہیں نکالا جا سکا تو اب وہ اور زیادہ گہرائی میں دفن ہو چکا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کس بابت''...... عمران نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے اسے کسی بات کا علم ہی نہ ہو۔

''مشن پر جانے کے سلسلے میں''...... صفدر نے کہا۔

''اب کون سا مشن رہ گیا ہے۔ تلوار آئر لینڈ کو واپس مل چکی ہے۔ جہاں تک خزانے کا تعلق ہے تو یہ کام صدیوں سے ہوتا چلا آ رہا ہے اور ہمارا چونکہ اس خزانے پر کوئی حق نہیں بنتا۔ اس لئے ہم اس کے پیچھے نہیں دوڑ سکتے''...... عمران نے کہا تو اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ جولیا نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''یس۔ جولیا بول رہی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب یہاں ہیں یا چلے گئے ہیں''...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

''موجود ہیں''...... جولیا نے مختصراً کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے سے ہی پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز سب کو سنائی دے رہی تھی۔

''اب کیا ہو گیا ہے سلیمان''...... عمران نے کہا۔

''سر سلطان نے حکم دیا ہے کہ آپ انہیں فوری فون کریں''۔ سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''واقعی فوراً انہوں نے کہا ہے یا تم نے اپنے طور پر یہ ٹچ لگا دی ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ انہیں فون کر کے پوچھ لیں۔ اللہ حافظ''...... سلیمان نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ''...... دوسری طرف سے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''عمران بیٹے۔ آئر لینڈ میں پاکیشیائی سفارت خانے سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں کام کرنے والے کلچرل اتاشی الیاس احمد کو نامعلوم افراد نے ان کی رہائش گاہ سے اغوا کر لیا ہے اور آج ان کی تشدد شدہ لاش سفارت خانے سے کچھ فاصلے پر ایک گراؤنڈ میں پڑی ہوئی ملی ہے۔ اس اطلاع پر میں نے وہاں سفیر ہاشم رضا سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ کلچرل اتاشی الیاس احمد کی ہلاکت کے بارے میں آئر لینڈ پولیس کارروائی کر رہی ہے اور پولیس کا کہنا ہے

وہ جلد ہی ملزمان کو گرفتار کر لے گی اور انہیں سزا بھی مل جائے گی۔ اس پر میں نے پوچھا کہ اب تک پولیس نے کیا کیا ہے تو انہوں نے بتایا کہ الیاس احمد سے پہلے آئر لینڈ کے معروف ماہر آثار قدیمہ پروفیسر شاربی کو بھی اسی طرح ان کی رہائش گاہ سے اغوا کر لیا گیا اور دوسرے روز ان کی تشدد شدہ لاش ویرانے میں پڑی ملی ہے۔ اب الیاس احمد پر کیا گیا تشدد اس پہلے تشدد سے ملتا جلتا ہے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ دونوں کو ہلاک کرنے والے مجرم ایک ہی ہیں''...... سر سلطان نے کہا۔

''یہ کلچرل اتاشی الیاس احمد تو ماہر آثار قدیمہ نہ تھے''...... عمران نے کہا۔

''اس کے بارے میں البتہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس نے کہیں سے سن رکھا تھا کہ یہاں ماگا علاقے میں کہیں بہت بڑا خزانہ دفن ہے جو سونے اور جواہرات پر مشتمل ہے اور الیاس احمد نے باقاعدہ ایک گروپ بنایا ہوا ہے جو مل کر خزانہ تلاش کرتے رہتے ہیں لیکن سفیر محترم نے بتایا ہے کہ الیاس احمد ایسے تمام کام ڈیوٹی کے بعد کرتا تھا۔ بطور کلچرل اتاشی وہ اپنا کام پوری توجہ سے کرتا تھا۔ اس سے کسی کو کوئی شکایت نہ تھی''...... سر سلطان نے کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن میرے لئے کیا حکم ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم خود نہیں سمجھ سکتے کہ تمہیں یہ اطلاعات کیوں دی جا رہی ہیں۔ اس لئے کہ آئر لینڈ میں جو پارٹی پاکیشیائی سفارت خانے

کے آدمیوں کو اغوا کر کے ان پر سفاکانہ تشدد کر کے ہلاک کر رہی ہے اس کا خاتمہ ہونا چاہئے ورنہ پوری دنیا میں موجود پاکیشیائی سفارت خانے خوفزدہ ہو کر استعفیٰ بھی دے سکتے ہیں''...... سر سلطان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تو عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ سر سلطان درست کہہ رہے ہیں۔ اگر ایک سفارت کار کے اس طرح اغوا اور پھر تشدد کر کے ہلاک کرنے کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہوئی تو سفارت کاروں میں اضطراب بھی پھیل سکتا ہے''...... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ہم اس بلیک اسٹون کے خلاف کارروائی کریں''...... عمران نے کہا۔

''آپ ایکسٹو سے اجازت لے سکتے ہیں۔ اجازت لیں اور ہم سب کو ساتھ لے کر چلیں۔ چاہے وہاں ہمارے ساتھ جو بھی ہو کم از کم فارغ رہ کر جو بوریت ہم پر چھائی ہوئی ہے وہ تو ختم ہو جائے گی''...... صفدر نے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ چیف بھی اب مان جائیں گے''...... جولیا نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''بولو''...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا تو عمران نے سر سلطان سے فون پر ہونے والی بات چیت تفصیل سے بتا دی۔

''سر سلطان کا مؤقف درست ہے۔ ہمیں اس ایجنسی کا مکمل خاتمہ کرنا ہے جس نے پاکیشیائی سفارت کار پر ہاتھ ڈالا ہے''۔ ایکسٹو نے کہا۔

''پوری سیکرٹ سروس اس مشن پر جانے کی خواہش مند ہے''۔ عمران نے کہا۔

''صدیقی یہاں موجود ہے۔ اسے فون دو''...... چیف نے کہا تو صدیقی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر عمران کے ساتھ والی خالی کرسی پر بیٹھ کر اس نے رسیور عمران کے ہاتھ سے لے کر کان سے لگا لیا۔

''صدیقی بول رہا ہوں چیف۔ حکم''...... صدیقی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہیں رہو گے۔ جو اطلاعات مل رہی ہیں ہو سکتا ہے کہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی یہاں ضرورت پڑ جائے''...... چیف نے سپاٹ لہجے میں حکم دیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... صدیقی نے کہا اور رسیور واپس عمران کو دے کر وہ اٹھا اور واپس اپنی پہلے والی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

''تم تیاری کرو۔ تمہارا مشن اس ایجنسی کا خاتمہ ہو گا جو پاکیشیا کے سفارت کاروں کو ہلاک کر رہے ہیں''...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''ہمیں اجازت ہے''...... صدیقی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''صدیقی بیٹھو۔ کھانا کھا کر جانا ہے تم لوگوں نے''...... جولیا نے کہا۔

''اوکے۔ آپ کا حکم تو نہیں ٹالا جا سکتا''...... صدیقی نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''آج پہلی بار دیکھا ہے کہ چیف نے اس طرح صدیقی کو بلا کر ان کے رکنے کی بات کی ہے ورنہ چیف تو اتنی بات کرنے کا بھی عادی نہیں ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''یہی تو اس کی خوبی ہے کہ وہ وقت سے پہلے سمجھ لیتا ہے کہ ردعمل کب شروع ہو گا''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ڈرائنگ روم کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں دو نوجوان لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان دونوں نے جینز کی پینٹیں اور تیز رنگ کی شرٹیں پہنی ہوئی تھیں۔ وہ خاموش بیٹھی بیرونی دروازے کی طرف ہی دیکھ رہی تھیں کہ یکلخت دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا تو دونوں لڑکیاں اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

''بیٹھو''...... ادھیڑ عمر نے سامنے موجود خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو دونوں لڑکیاں خاموشی سے واپس کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

''تمہیں اندازہ ہے کہ میں نے تمہیں یہاں کیوں بلایا ہے''۔ ادھیڑ عمر نے قدرے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

''اندازہ یہی ہے کہ آپ ہمیں کوئی مشن سونپنے والے ہیں''۔ ایک لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تمہارا اندازہ درست ہے لیکن یہ مشن آسان نہیں ہوگا۔ اس میں کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ اس میں پاکیشیا سیکرٹ

سروس کام کر رہی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تم زیادہ جانتی ہو''...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

''یس چیف۔ لیکن کیا عمران واقعی کوئی زندہ شخصیت ہے۔ میں تو اب تک یہی سمجھتی رہی ہوں کہ یہ کوئی خیالی کردار ہے''...... ایک لڑکی نے کہا۔

''میرا تو وہ آئیڈیل ہے چیف''...... دوسری لڑکی جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی، نے کہا تو ادھیڑ عمر چیف بے اختیار مسکرا دیا۔

''چیف۔ کیا ہمیں ان سے نمٹنے کے لئے پاکیشیا جانا ہوگا''۔ پہلی لڑکی نے کہا۔

''نہیں ڈیسی۔ ایسی بات نہیں ہے''...... چیف نے کہا۔

''تو پھر کیا مشن ہے اور کہاں ہے''...... ڈیسی نے کہا تو چیف نے میز کی دراز کھول کر اندر موجود فائل نکالی اور ڈیسی کی طرف کھسکا دی۔ ڈیسی نے فائل کھول کر اسے پڑھنا شروع کر دیا جبکہ دوسری لڑکی بھی اس فائل پر جھک گئی۔ فائل میں دو صفحات تھے جن پر کمپیوٹر تحریر موجود تھی۔ پھر ڈیسی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

''کیا پڑھا ہے تم نے ڈیسی''...... چیف نے کہا۔

''چیف۔ سچ بات یہ ہے کہ مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آیا''...... ڈیسی نے کہا تو چیف مسکرا دیا۔

''آئر لینڈ میں پانچ چھ ہزار سال پہلے ماگا تہذیب بہت عروج

پر تھی پھر جس طرح قدرت کا قانون ہے کہ ہر کمال کو زوال آتا ہے۔ اسی طرح تہذیبوں کو بھی عروج سے زوال تک آنا پڑتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ماگا تہذیب جو ہزاروں سال پہلے اپنے کمال پر تھی آخر کار زوال پذیر ہو گئی اور اب اس کے آثار رہ گئے ہیں۔ ماگا میں آئر لینڈ حکومت نے ماگا آثار قدیمہ کو عوام الناس کو دکھانے کے لئے میوزیم بنایا ہوا ہے۔ اس میوزیم میں سوڈ ماگا بھی موجود تھی۔ یہ ایک تلوار تھی جو ماگا دور میں استعمال ہوتی رہی تھی۔ آثار قدیمہ میں اس کا بڑا نام تھا اور اس کی قیمت لاکھوں ڈالرز میں تھی لیکن اس کی چوری اس لئے ممکن نہ تھی کہ چور نہ اس کی کھلے عام نمائش کر سکتے تھے اور نہ ہی اسے فروخت کر سکتے ہیں لیکن پھر بھی یہ تلوار میوزیم سے اڑا لی گئی۔ حکومت آئر لینڈ نے اپنے طور پر اس کی بازیابی کے لئے کام کیا لیکن وہ اس کی واپسی تو ایک طرف، یہ بھی معلوم نہ کر سکی کہ کس طرح یہ تلوار میوزیم سے نکال کر لے گئے ہیں اور کون لے گئے ہیں۔ آئر لینڈ حکومت نے ایک نیا اور حیرت انگیز فیصلہ کیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے عمران کو اس تلوار کی واپسی کا مشن دے دیا جائے لیکن آئر لینڈ حکومت کو معلوم تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے لئے کام بغیر کسی مفاد کے کیوں کرے گی۔ اس لئے انہوں نے پاکیشیا کے اعلیٰ حکام کو بتایا کہ اگر سیکرٹ سروس اس تلوار کو ٹریس کر کے واپس دلا دے تو وہ پاکیشیا کے توانائی بحران کے خاتمے کے لئے بھر پور

کام کریں گے۔ پاکیشیا میں ابھی بات چیت ہو رہی تھی کہ تلوار واپس میوزیم میں پہنچ گئی۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اب یہاں آنے ضرورت ہی نہ رہی تھی لیکن پھر اچانک اطلاع ملی کہ ماگا کے معروف ترین ماہر آثار قدیمہ پروفیسر شاربی کو اغوا کر لیا گیا اور دوسرے روز ان کی تشدد زدہ لاش ایک ویران گراؤنڈ سے ملی۔ پھر اطلاع ملی کہ پاکیشیا سفارت خانہ کے ایک آدمی کو بھی اغوا کر لیا گیا اور دوسرے روز اس کی بھی تشدد زدہ لاش ایک گراؤنڈ سے ملی ہے۔ پاکیشیائی سفارت کار کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ آثار قدیمہ میں بے حد دلچسپی رکھتا تھا اور خاص طور پر وہ ماگا خزانے کو ٹریس کرنا چاہتا تھا''...... چیف نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ماگا خزانہ۔ یہاں یہ درمیان میں ماگا خزانہ کہاں سے آ گیا''...... دوسری لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''صدیوں سے یہ بات سینہ بہ سینہ چلی آ رہی ہے کہ ماگا تہذیب کو جب زوال آنے لگا تو انہوں نے شاہی خزانے میں موجود ہیرے جواہرات اکٹھے کر کے اسے کہیں زیر زمین دفن کر دیا اور یہ خزانہ آج تک کسی کو نہیں مل سکا۔ حکومت آئر لینڈ نے اس خزانے کو ٹریس کرانے کی بے حد کوشش کی۔ سیٹلائٹ نے جو زیر زمین معدنیات کا سراغ لگاتا ہے اسے بھی استعمال کیا گیا لیکن یہ خزانہ آج تک کسی کہ نہیں مل سکا لیکن اب درپردہ اسے ٹریس کرنے کی کوششیں شروع ہو چکی ہیں''...... چیف نے کہا۔

''چیف۔ کیا ہمارا ملک آئس لینڈ بھی اس خزانے میں دلچسپی رکھتا ہے''...... ڈیسی نے کہا۔

''چیف۔ موجودہ جدید دور میں دفن شدہ خزانے کی بات کرنا انتہائی احمقانہ بات ہو گی''...... دوسری لڑکی نے کہا تو چیف بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم نے عام حالات میں تو جو کہا ہے وہ درست ہے۔ بچوں کی کہانیوں میں تو مدفون خزانے تلاش کئے جا سکتے ہیں اور موجودہ ترقی یافتہ دور میں یہ واقعی احمقانہ بات نظر آتی ہے لیکن مارگریٹ۔ ایک بات ذہن میں رکھنا کہ یہ ساری لوسانیا کی حکومتی تنظیم ایجو کارڈ کے تحت خفیہ تنظیم بلیک اسٹون کی کارروائی ہے۔ بلیک اسٹون ہر قسم کے جرائم میں سب سے آگے ہے لیکن تعلیم پھیلانے والی تنظیم ایجو کارڈ نے اس کے کارناموں کو ڈھانپ رکھا ہے۔ لوسانیا میں بلیک اسٹون کا چیف اسکاٹ ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر بھی وہیں ہے۔ بلیک اسٹون کے کافی سیکشنز ہیں۔ ایک سیکشن ایسا ہے، جسے سپر سیکشن کہا جاتا ہے۔ اس کی چیف ڈیی نامی لڑکی ہے جو ویسے تو بے حد تجربہ کار ہے لیکن بظاہر وہ شوخ سی لڑکی دکھائی دیتی ہے۔ اس کا دوست لڑکا آسکر اس کا نائب ہے۔ اس سیکشن نے بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیئے ہیں اور یہ بتا دوں کہ میرے مخصوص مخبروں نے مجھے جو خفیہ اطلاعات دی ہیں ان کے مطابق خزانے کی تلاش بھی اس بلیک اسٹون نے شروع کی ہے اور اسی سلسلے میں انہوں نے ماہر

آثار قدیمہ پروفیسر شاربی کو ان کی رہائش گاہ سے اغوا کیا اور پھر ان کی تشدد زدہ لاش ملی۔ اس کے بعد پاکیشیائی سفارت کار کو بھی بلیک اسٹون نے اغوا کیا اور دوسرے روز ان کی بھی تشدد زدہ لاش ویرانے سے ملی۔ دونوں پر تشدد اس لئے کیا گیا کہ وہ انہیں خزانے کا پتہ بتائیں لیکن ظاہر ہے کہ انہیں معلوم ہوتا تو وہ بتاتے۔ بہرحال اب میدان گرم ہے''...... چیف نے مزید سمجھاتے ہوئے کہا۔

''تو اس صورت حال میں ہم نے کیا کرنا ہے''...... ڈیسی نے کہا۔

''ہمارا ملک گزشتہ کئی سالوں سے معاشی بحران کا شکار چلا آ رہا ہے۔ اس لئے اگر یہ خزانہ ہمیں مل جائے یا اس کا کوئی حصہ بھی مل جائے تو ہمارا ملک معاشی بحران سے باہر آ جائے گا۔ اس لئے اعلیٰ حکام نے میری بات تسلیم کر لی ہے اور مجھے ہی یہ مشن سونپ دیا کہ اس خزانے کو اس طرح آئس لینڈ میں پہنچایا جائے کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ میں نے اس لئے تمہیں بلایا ہے کہ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے حسن کے جال میں پھنسانا ہے۔ سب یہی کہہ رہے ہیں کہ اگر عمران کا موڈ بن گیا تو وہ یقیناً خزانے کو ٹریس کر لے گا۔ پہلے بھی مصر میں وہ ایسا مظاہرہ کر چکا ہے۔ تم ان سے کھل مل جاؤ اور جو کرنا ہے وہ کرو۔ لیکن تمہارا مشن ہے کہ تم خزانہ ٹریس ہونے تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ رہو تاکہ جیسے ہی

خزانہ ٹریس ہو جائے ہمارے آدمی وہاں پہنچ جائیں اور آئر لینڈ یا لوسانیا سے پہلے اسے نکال لائیں''...... چیف نے کہا۔

''لیکن چیف۔ عمران صرف خزانہ ٹریس کر کے واپس تو نہ چلا جائے گا۔ وہ اپنا حصہ لے کر جائے گا اور اس کا یا اس کے ملک کا حصہ تو بنتا ہے۔ ایسی صورت میں کیا ہوگا''...... مارگریٹ نے کہا۔

''اس کا ایسی چیزوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ پہلے بھی کئی بار اس نے ایسے انہونے کام کئے ہیں لیکن بس حکام کو اطلاع دے کر وہ واپس چلا جائے گا۔ اب یہ بات یقینی ہے کہ وہ آئر لینڈ حکومت کو اطلاع دے کر اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا جائے گا۔ حکومت آئر لینڈ اس کو نکالنے کے لئے منصوبہ بندی کرے گی جبکہ ہم اسے ایک ہی رات میں نکال لیں گے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ لیکن ایک بات میں نے عمران کے بارے میں سنی ہے کہ وہ عورتوں سے متاثر ہونے کی بجائے انہیں بے وقوف بناتا ہے۔ ایسی صورت میں تو وہ الٹا ہمیں بے وقوف بنا دے گا''۔ ڈیسی نے کہا۔

''یہ سوچنا کہ مشن کو کیسے تکمیل پذیر کیا جائے تمہارا کام ہے۔ میں تو مشورہ دے سکتا ہوں۔ فیلڈ میں تم نے کام کرنا ہے جس طرح کے حالات دیکھو۔ ویسے ہی ایکشن کرو''...... چیف نے کہا۔

''اوکے چیف۔ اب اجازت دیں''...... ڈیسی نے کہا اور وہ اٹھ

کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی مارگریٹ بھی کھڑی ہوگئی۔

''مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... دونوں لڑکیوں نے کہا اور مڑ کر آفس سے باہر آگئیں۔

''عجیب مشن ہے جس کا سر پیر ہی نہیں ہے''...... مارگریٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''خزانے ایسے ہی نہیں ملا کرتے۔ کام کرنا پڑتا ہے''...... ڈیسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کریں۔ پھر ان کے ساتھ دوستی کریں پھر ان کی نگرانی کریں۔ اگر اس مسخرے عمران کا موڈ بن جائے اور وہ خزانہ تلاش کر لے تو ہم فوراً اپنی حکومت کو اطلاع دیں اور پھر حکومت کے آدمی آ کر راتوں رات تمام خزانہ نکال لیں گے۔ اب اگر عمران کا موڈ نہ بنے تو پھر ہم کیا کریں''۔ مارگریٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اب ہیڈکوارٹر بلڈنگ کے گیراج تک پہنچ چکی تھیں جہاں ان کی کار موجود تھی۔ دونوں یورپی ملک آئس لینڈ کے دارالحکومت البانا کی رہنے والی تھیں اور ایک سرکاری ایجنسی سے متعلق تھیں۔ ریڈ سٹار میں کئی سیکشنز تھے۔ ڈیسی ایک سیکشن جسے ریڈ سیکشن کہا جاتا تھا، کی انچارج تھی جبکہ مارگریٹ اس کی اسسٹنٹ تھی۔ دونوں بے حد متناسب جسم کی مالک تھیں اور جو ایک بار انہیں دیکھتا تھا وہ بار بار دیکھنے پر مجبور ہو جاتا

تھا۔ دونوں بے حد لبرل اور آزاد خیال تھیں اس لئے ان کی دوستی مردوں سے بہت جلد ہو جاتی تھی اور چونکہ اس مشن کا تمام تر دارو مدار عمران پر تھا۔ اس لئے چیف نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے دوستی کرنے کی بات تھی۔

"اب ہمیں کیا کرنا ہو گا"...... مارگریٹ نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر ڈیسی موجود تھی۔

"پہلے ہمیں آئر لینڈ جانا ہو گا تاکہ جب عمران اور اس کے ساتھی آئیں گے تو پھر ان سے ملاقات کی جا سکے لیکن ان سے ملنے کے بعد فیصلہ کریں گے کہ ان سے دوستی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اگر ہو سکتی ہے تو پھر دن رات ان کے ساتھ رہیں گے۔ اگر وہ اس قابل نہ ہوئے کہ ان سے دوستی کی جائے تو پھر ان کی نگرانی کرنا ہو گی"۔ ڈیسی نے کار ہیڈ کوارٹر سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم انہیں پہچانیں گے کیسے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ میک اپ میں ہوں"...... مارگریٹ نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے۔ جو کچھ چیف نے بتایا ہے اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی خزانے کی تلاش میں نہیں آ رہے بلکہ اپنے سفارت کار کو ہلاک کرانے والی تنظیم سے انتقام لینے کے لئے آ رہے ہیں"...... ڈیسی نے کہا۔

"لیکن یہ کام تو لوسانیا کی ایجنسی بلیک اسٹون نے کیا ہے تو کیا وہ ان کے مقابلے میں آئے گی"...... مارگریٹ نے کہا۔

"یہ لوگ لازماً یہ معلوم کر چکے ہوں گے کہ یہ کام کس کا ہے۔ اسی لئے ہو سکتا ہے کہ وہ براہ راست لوسانیا ہی آئیں۔ اسی لئے دونوں جگہوں پر موجود اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دیں گے اس طرح جیسے ہی جہاں ان کی آمد کی اطلاع ملے گی ہم وہاں پہنچ جائیں گے"...... ڈیسی نے کہا اور مارگریٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈیمی لوسانیا میں اپنے سیکشن ہیڈکوارٹر میں بنے ہوئے آفس میں موجود تھی۔ ڈیمی چونکہ سیکشن انچارج تھی۔ اس لئے آفس ٹیبل کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے میز پر ایک فائل موجود تھی جسے پڑھنے کے لئے ڈیمی ایک لحاظ سے اس پر کافی حد تک جھکی ہوئی تھی کہ آفس کا دروازہ کھلا اور آسکر اندر داخل ہوا۔ ڈیمی نے فائل سے سر اٹھایا۔

”بغیر اجازت کے تم کیسے اندر آ گئے۔ کتنی بار تمہیں سمجھایا ہے کہ بغیر اجازت نہ آیا کرو لیکن تمہارے کان پر جوں تک نہیں رینگتی“...... ڈیمی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

”یہ آفس ہے۔ تمہارا بیڈ روم نہیں ہے کہ وہاں بغیر اجازت کوئی داخل نہیں ہو سکتا“...... آسکر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے میلوں پیدل چلتے ہوئے وہ بری طرح تھک گیا ہو۔

”کسی کے بیڈ روم میں تو ویسے بھی کسی کو مداخلت کی اجازت نہ قانون دیتا ہے اور نہ اخلاقیات لیکن یہ آفس میرا ہے۔ یہ میری مرضی کہ میں کسی کو آفس میں داخل ہونے کی اجازت دوں یا نہ دوں“...... ڈیمی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

”چلو آئندہ میں پہلے تمہیں فون کروں گا، پھر دروازے پر دستک دوں گا اور پھر تم نے دروازہ کھولا تو اندر آ جاؤں گا ورنہ میری کے آفس چلا جاؤں گا۔ وہ بے چاری دروازہ کھولے انتظار میں بیٹھی رہتی ہے“...... آسکر نے کہا تو ڈیمی بے اختیار اچھل پڑی۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو کہ تم میری کے آفس میں جاؤ گے۔ تمہیں گولی بھی ماری جا سکتی ہے“...... ڈیمی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”مارو گولی مجھے۔ میں ابھی جا رہا ہوں“...... آسکر بھی شاید ضد پر آ گیا تھا۔

”اچھا اچھا بیٹھو۔ چلو اس بار تو میں احتجاج واپس لیتی ہوں لیکن آئندہ تم نے اجازت کے بغیر نہیں آنا“...... ڈیمی نے فوراً ہی سرنڈر کرتے ہوئے کہا۔

”او کے۔ تھینک یو۔ واقعی خوبصورت لڑکیاں بڑے وسیع دل کی مالک ہوتی ہیں“...... آسکر نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ڈیمی کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''اسی طرح سچ بولتے رہا کرو۔ کبھی کبھی تو مجھے تم پر بے حد غصہ آتا ہے کہ تم اس کی تعریف ہی نہیں کرتے جو تعریف کے قابل ہوتا ہے''...... ڈیمی نے فائل بند کر کے میز کی دراز میں رکھتے ہوئے کہا۔

''میں تو ہمیشہ سچ بولتا ہوں۔ اب یہ اور بات ہے کہ تمہیں سچ اچھا نہیں لگتا۔ بہرحال اب مجھے بتاؤ کہ مشن کا کیا ہوگا''...... آسکر نے کہا۔

''میں بھی بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ نہ ڈاکٹر شاربی سے خزانے کے بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے اور نہ ہی پاکیشیائی سفارت کار سے اور دونوں ہلاک بھی ہو گئے''...... ڈیمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس قدر تشدد کے بعد وہ چلنے پھرنے سے بھی محروم ہو جاتے۔ اس لئے ان کی موت ان کے لئے ہماری طرف سے انعام ہے لیکن اب آئندہ کا کیا لائحہ عمل ہوگا''...... آسکر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیمی نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ڈیمی نے کہا۔

''چیف سے بات کریں میڈم''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو چیف۔ میں ڈیمی بول رہی ہوں''...... ڈیمی نے مؤدبانہ

لہجے میں کہا۔

''تم نے مشن مکمل کرنے کے لئے آئندہ کے لئے کیا لائحہ عمل بنایا ہے''...... چیف اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔

''آسکر کے ساتھ بیٹھی یہی سوچ رہی ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں پروفیسر شاربی کی طرح کے اور ماگا ماہرین کو تلاش کرنا پڑے گا۔ ان سب کو چیک کرنا ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی اس سے ضرور واقف ہوگا''...... ڈیمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی سفارت کار کی موت کا انتقام لینے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس آئر لینڈ پہنچ رہی ہے۔ ہمارے بارے میں تو انہیں معلوم نہیں ہوگا اور نہ ہی ہو سکتا ہے البتہ عمران کے بارے میں مشہور ہے کہ جو کام بظاہر ناممکن نظر آتا ہو، اسے عمران اپنی بے پناہ ذہانت سے ممکن بنا لیتا ہے اس لئے میں نے ایک پلاننگ کے تحت آئر لینڈ کے چیف سیکرٹری تک یہ بات پہنچا دی ہے کہ وہ عمران کو استعمال کر کے خزانہ تلاش کرا سکتے ہیں۔ اس لئے اگر عمران حرکت میں آگیا تو وہ کسی نہ کسی طرح خزانے کو تلاش کر لے گا لیکن اس میں ایک اور الجھن بھی سامنے ہے کہ خزانے کو آئر لینڈ نکالنے کی کوشش کرے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں فوج کا پہرہ لگا دیں۔ ایسی صورت میں ہماری مداخلت دونوں ملکوں میں جنگ کی صورت میں بھی تبدیل ہو سکتی ہے''...... چیف نے کہا۔

''چیف۔ میں مشورہ دوں''...... میز کی دوسری طرف بیٹھے آسکر

نے اونچی آواز میں کہا۔

''ہاں بولو۔ ڈیمی سے رسیور لے لو''...... چیف نے کہا تو آسکر نے ہاتھ بڑھا کر ڈیمی کے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسیور خود لے لیا۔

''چیف۔ خزانہ ایک دو روز میں نہیں نکل سکتا۔ اس کے لئے وقت چاہئے اور آئر لینڈ اسلحے کی دوڑ میں ہم سے بہت پیچھے ہے۔ اس لئے کیوں نہ آئر لینڈ پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیا جائے۔ اس طرح ماگا خزانے کے ساتھ ساتھ اور بھی بے شمار دولت ہاتھ آ جائے گی''...... آسکر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا جبکہ ڈیمی کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصہ بھی ابھر آیا تھا۔

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم نے کیا کہا ہے۔ تم نشے میں آؤٹ ہو چکے ہو۔ تمہیں نجانے کیا ہو گیا ہے۔ موجودہ دور میں کیا ایسا ممکن ہے کہ جو ہمسایہ ملک کمزور ہو اس پر قبضہ کر لیا جائے۔ تمہیں معلوم ہے کہ اقوام متحدہ کے تحت ایسے ملک کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے''...... چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری چیف۔ میرا یہ مقصد نہ تھا کہ ہم باقاعدہ آئر لینڈ پر قبضہ کر لیں۔ میرا مقصد تھا کہ آئر لینڈ کے محکمہ آثار قدیمہ کے ان لوگوں کو جو اس خزانے کے حصول میں رکاوٹ بن سکتے ہیں انہیں سکرین سے غائب کر دیا جائے اور ان کی جگہ ہمارے آدمی لے لیں تو ہم خزانے کو آسانی سے نکال کر لے جا سکتے ہیں''...... آسکر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''تمہارے ساتھ ہوا کیا ہے۔ کہتے کچھ ہو اور اس کا مطلب کچھ لیتے ہو۔ ویسے تمہاری یہ بات درست ہے کہ خزانے کے ٹریس ہونے کے بعد اسے نکالنے کے لئے وقت چاہئے اور اس کے لئے آثار قدیمہ کے حکام کو کور کرنا پڑے گا۔ لیکن پہلے یہ تو معلوم ہو کہ خزانہ کہاں ہے''...... چیف نے اس بار نرم آواز میں بولتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ آسکر کو اب سزا ملنی چاہئے۔ یہ بہت ہی فضول باتیں کرنے لگا ہے''...... ڈیمی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم سیکشن انچارج ہو اور آسکر تمہارا اسسٹنٹ ہے۔ اس لئے تم اگر اسے سزا دینا چاہتی ہوں تو خود فیصلہ کرو''...... دوسری طرف سے چیف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ مسکراتے ہوئے بات کر رہا ہو۔

''ٹھیک ہے چیف۔ اب میں خود اس سے نمٹ لوں گی لیکن آخر یہ ہمارا مشن کیسے پورا ہو گا''...... ڈیمی نے کہا۔

''پاکیشیائی سفارت کار کو تم لوگوں نے ہلاک کیا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس سفارت کار کے انتقام کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس آئر لینڈ پہنچے گی اور وہ لازماً تمہیں ٹریس کرنے کی کوشش کرے گی اور یہ بھی بتا دوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ناممکن کو ممکن بنا لیتی ہے اس لئے وہ تم دونوں تک بھی پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے تم نے ان کے سامنے نہیں آنا۔ جیسے ہی ان کے آنے کی اطلاع مجھے

ملے گی میں تمہیں اطلاع دے دوں گا تاکہ تم انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ ہم ان کے مقابلے پر اتریں۔ ہمارا مشن صرف خزانے کو ٹریس کرنا ہے“...... چیف نے کہا۔

”ہم ان سے مقابلہ کریں گے چیف۔ ہم کسی بھی طرح ان سے کم نہیں ہیں اور خزانہ بھی ہم خود ہی تلاش کریں گے۔ یہ بلیک اسٹون کی توہین ہے کہ ہم اپنے آپ کو بچانے کے لئے دوسروں پر تکیہ کر کے بیٹھ جائیں“...... ڈیمی نے کہا۔

”زندگی میں پہلی بار عقل مندانہ بات کر رہی ہو۔ آپ مجھے موقع دیں۔ پھر دیکھیں میں کیا کرتا ہوں“...... آسکر نے کہا۔

”تم بلیک اسٹون کے سپر سیکشن کے سپر ایجنٹ ہو۔ پھر بھی اجازت مانگ رہے ہو لیکن تم ہمارے لئے اور ملک کے لئے اہم آدمی ہو اور یہ بھی درست ہے کہ تم نے ہر مشن میں جان توڑ محنت کی ہے اس لئے تم دونوں مل کر خود ہی فیصلہ کر لو کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ حکومت لوسانیا کو ماگا خزانہ چاہئے“...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈیمی نے رسیور رکھ دیا۔

”تم نے چیف کے سامنے فضول بکواس کیوں کی تھی“...... رسیور رکھتے ہی ڈیمی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میری اس طرح کی باتوں سے چیف خوش ہوتا ہے تو مجھے چاہئے کہ ایسا اکثر ہونے دوں اور ہاں۔ مشن کے لئے میری ایک تجویز ہے وہ سن لو ورنہ شاید میں بھول جاؤں“...... آسکر نے کہا۔

”بولو“...... ڈیمی نے کہا۔

”عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر یورپ آتی ہے تو لامحالہ وہ لوگ ہمارے خلاف کام کرنے آئیں گے کیونکہ تلوار تو ہم نے واپس کر دی ہے اور تلوار کی واپسی کا بہانہ نہیں چل سکتا۔ وہ اب صرف اس لئے حرکت میں آئیں گے کہ ہم نے ان کے سفارت کار کو ہلاک کیا ہے۔ وہ یہاں خزانے کی تلاش میں بھی نہیں آئیں گے۔ اس لئے ہم اگر انہیں خزانہ تلاش کرنے پر لگا دیں تو پھر مشن مکمل ہونے کا امکان ہے۔ دوسری صورت میں ان کو ہلاک کر دیا جائے تو یہ لوگ ہمیشہ کے لئے ہماری جان چھوڑ سکتے ہیں“۔ آسکر نے کہا۔

”تم نے ٹھیک سوچا ہے لیکن مسئلہ تو یہ ہے کہ وہ ہمیں ٹریس کیسے کریں گے۔ انہیں کیسے پتہ چلے گا کہ ان کے سفارت کار کو بلیک اسٹون نے ہلاک کیا ہے“...... ڈیمی نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ آسکر کوئی جواب دیتا، فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈیمی نے رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... ڈیمی نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

”جیکب بول رہا ہوں میڈم“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

”یس۔ کیا رپورٹ ہے“...... ڈیمی نے کہا۔

”میڈم۔ ایشیائی افراد کا ایک گروپ پاکیشیا سے لوسانیا فلائٹ

کے ذریعے پہنچا ہے۔ اس میں دو عورتیں اور چار مرد ہیں البتہ ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ چاروں مرد اور ایک عورت ایشیائی ہیں اور یہ آپس میں کسی ایشیائی زبان میں باتیں کر رہے ہیں''...... جیکب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ایئر پورٹ سے یہ کہاں گئے ہیں''...... ڈیمی نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''یہ پہلے ایئر پورٹ پر موجود سیاحت کاؤنٹر پر گئے اور وہاں سے انہوں نے اپنے آپ کو سیاح ڈکلیئر کرایا اور قانون کے مطابق انہیں سیاحتی کارڈ دیئے گئے۔ اس کے بعد یہ دو ٹیکسیوں میں سوار ہو کر لاجم کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں چلے گئے اور ابھی تک وہیں موجود ہیں''...... جیکب نے جواب دیا۔

''تم نے ایئر پورٹ پر ان کے نام و کاغذات چیک کیے ہیں کہ یہ لوگ ایشیا کے کس ملک سے آئے ہیں اور ان کے نام کیا ہیں''۔ ڈیمی نے کہا۔

''نہیں میڈم۔ اگر میں ان کے کاغذات اس وقت چیک کرتا تو یہ لوگ نکل جاتے اور پھر اتنے بڑے دارالحکومت میں انہیں تلاش کرنا مشکل ہو جاتا۔ جہاں تک کاغذات کا تعلق ہے میں اب جا کر ایئر پورٹ سے چیک کر لیتا ہوں''...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارے ساتھ کون ہے''...... ڈیمی نے پوچھا۔

''الزبتھ اور انتھونی ہیں''...... جیکب نے جواب دیا۔

''نگرانی مشین سے کر رہے ہو یا صرف آنکھوں سے''...... ڈیمی نے کہا۔

''سوپر ایس ڈی سے نگرانی کی جا رہی ہے''...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ تم الزبتھ اور انتھونی کو یہیں نگرانی کے لئے چھوڑ دو اور انہیں سمجھا دو کہ وہ انہیں ہر وقت نظروں میں رکھیں اور تم خود ایئر پورٹ جا کر ان کے کاغذات کی تفصیل، ان کی تصویریں اور نام سب کچھ معلوم کر کے مجھے فون پر رپورٹ دو''...... ڈیمی نے کہا۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''او کے''...... ڈیمی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''ایشیائی سیاحوں کے گروپس تو یہاں آتے ہی رہتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ ان کے ساتھ ایک سوئس نژاد عورت ہے اس لئے یہ گروپ سیکرٹ سروس کا نہیں ہو سکتا کیونکہ کوئی ملک اپنی سیکرٹ سروس میں کسی دوسرے ملک کے باشندے کو نہیں رکھ سکتا''۔ آسکر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یہ عورت ان میں سے کسی کی فرینڈ بھی تو ہو سکتی ہے''۔ ڈیمی نے کہا۔

''ایسا اس وقت تو ممکن ہو سکتا ہے جب وہ کسی مشن پر نہ ہوں لیکن کسی مشن پر کوئی بھی کسی اجنبی کو برداشت نہیں کر سکتا''۔ آسکر

نے کہا۔

"لگ جائے گا پتہ۔ ذرا انہیں مزید آگے بڑھنے دو"...... ڈیمی نے کہا۔

"اگر یہ ہمارے مطلوبہ لوگ ہوئے تو تمہاری کیا پیشرفت ہو گی"...... آسکر نے کہا۔

"انہیں برسرعام گولیاں نہیں ماری جا سکتیں کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو سیاح رجسٹرڈ کرا لیا ہے اور لوسانیا کے قانون کے مطابق کسی سیاح کو ہلاک کرنا تو ایک طرف اس سے غلط بیانی یا اس کی طرف متوجہ نہ ہونا بھی جرم عظیم ہے کیونکہ لوسانیا کی کل آمدنی میں سے آدھے سے زیادہ حصہ سیاحوں سے حاصل ہوتا ہے۔ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہاں انہیں ہر قسم کا تحفظ حاصل ہوتا ہے اس لئے انہیں کھلے عام تو مارا نہیں جا سکتا البتہ انہیں اغوا کر کے شہر سے باہر کسی پوائنٹ پر لے جایا جائے اور وہاں ان سے پوچھ گچھ کی جائے۔ اگر یہ ہمارے مطلوبہ لوگ ہوئے تو انہیں وہیں مار کر بطور ثبوت ان کے سر کاٹ لئے جائیں تاکہ چیف اور حکومت کو ثبوت دکھایا جا سکے اور لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دی جائیں۔ پھر محکمہ سیاحت خود ہی انہیں تلاش کرتا رہ جائے گا۔ ہمارا کام تو ہو گیا"...... ڈیمی نے کہا۔

"لیکن اگر اس گروپ میں عمران شامل ہے تو پھر اسے تو ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ کہا تو یہی جا رہا ہے کہ عمران ماگا خزانہ تلاش کر

لے گا۔ اس وقت ہمارے ملک سمیت ہر ملک ماگا خزانے کی تلاش کے لئے بے چین ہے"...... آسکر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن کیا تم نے یہ سوچا کہ یہ لوگ اگر واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں تو انہیں آئر لینڈ جانا چاہئے تھا۔ یہ یہاں کیوں آئے ہیں"...... ڈیمی نے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ اب تم واقعی عقلمندانہ باتیں سوچنے اور کرنے لگ گئی ہو۔ یہ لوگ دراصل اپنے سفارت کار کی موت کا انتقام لینے یہاں آئے ہیں"...... آسکر نے کہا۔

"لیکن انہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ کارروائی ہم نے کی ہے اور ہمارا تعلق لوسانیا سے ہے"...... ڈیمی نے کہا۔

"وہ بہت تجربہ کار سیکرٹ سروس ہے۔ ایکریمیا تک اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں حتیٰ کہ اسرائیل جیسا طاقتور ملک بھی ان کے سامنے کچھ نہیں ہے"...... آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر عمران کو خزانے کے بارے میں علم ہے تو پھر میں اس سے یہیں یہ راز معلوم کر لوں گی۔ اس وقت تک اسے موت بھی نہیں آئے گی جب تک وہ مجھے یہ راز بتا نہیں دیتا"...... ڈیمی نے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی سفارت کار اور بوڑھے پروفیسر شاربی پر خوفناک تشدد کر کے کیا حاصل کر لیا گیا جو ان سے کر لو گی۔ نجانے تمہاری سرشت میں ایسی جلادی کہاں سے آ جاتی ہے کہ تم نہ کسی کا رونا سنتی

ہو اور نہ ہی کی کسی چیخیں بلکہ لحہ بہ لحہ تمہارا تشدد بڑھتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ جس پر تشدد کیا جا رہا ہوتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ پروفیسر شاربی پر تم نے جو تشدد کیا وہ ہولناک تھا۔ اسی طرح پاکیشیائی سفارت کار بھی تمہارے غیر انسانی تشدد کی وجہ سے ہلاک ہو گیا۔ اب تم عمران پر بھی ایسا ہی تشدد کرو گی تو وہ کچھ بتانے کی بجائے ہلاک ہو جائے گا''...... آسکر نے کہا تو ڈیمی مسکرا دی۔

''میری سرشت میں وحشت ہے۔ جو آدمی میری بات نہ مانے میں اس کا قیمہ کر دیتی ہوں۔ مجھے غصہ آتا ہے جب وہ میری بات نہیں مانتے اور پھر یہ غصہ بڑھتا چلا جاتا ہے''...... ڈیمی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''لیں''...... ڈیمی نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''جیکب کی کال ہے میڈم''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... ڈیمی نے سخت لہجے میں کہا۔

''ہیلو میڈم۔ میں جیکب بول رہا ہوں ایئر پورٹ سے''۔ جیکب کی آواز سنائی دی۔

''لیں۔ کیا رپورٹ ہے''...... ڈیمی نے کہا۔

''میں نے ان لوگوں کے کاغذات کی نقول حاصل کر لی ہیں۔ ان میں ان کی تصاویر کی کاپیاں بھی شامل ہیں۔ اگر آپ اجازت

دیں تو میں یہ کاغذات آپ کے پاس ہیڈکوارٹر پہنچا دوں''۔ جیکب نے کہا۔

''ہاں۔ پہنچا دو اور پھر تم خود ان لوگوں کی نگرانی کے لئے چلے جاؤ۔ الزبتھ اور انتھونی دونوں بے حد تجربہ کار ہیں لیکن تمہاری بات دوسری ہے''...... ڈیمی نے کہا۔

''اوکے میڈم''...... جیکب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈیمی نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔

''یہ جیکب دے گیا ہے آپ کے لئے''...... نوجوان نے جھک کر ڈیمی کو سلام کرتے ہوئے کہا اور لفافہ ڈیمی کے سامنے رکھ دیا۔

''ٹھیک ہے جاؤ''...... ڈیمی نے کہا تو نوجوان سر جھکا کر واپس مڑ گیا۔ ڈیمی نے لفافہ کھولا تو اس میں کافی تعداد میں کاغذات تھے۔ ڈیمی نے کاغذات علیحدہ علیحدہ کر کے میز پر اس طرح رکھ دیئے جیسے تاش کے پتے ایک دوسرے کے ساتھ رکھے جاتے ہیں۔ دونوں عورتوں کے کاغذات علیحدہ رکھے گئے تھے۔

''یہ پاکیشیائی نژاد ہیں''...... ڈیمی نے جھک کر غور سے کاغذات کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ تو جیکب نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ پاکیشیا سے آنے والی فلائٹ سے آئے ہیں''...... آسکر نے کہا۔

"سنتے رہا کرو۔ درمیان میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ ڈیبی نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"اور آخر میں بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... آسکر نے بھی جواب لازماً دینا تھا۔

"تم خاموش نہیں رہ سکتے۔ اگر نہیں رہ سکتے تو یہاں سے چلے جاؤ بلکہ واقعی گٹ آؤٹ"...... ڈیبی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"او کے۔ مجھے بھی آرام کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ تھینک یو۔ بیٹھی سر کھپاتی رہو۔ بلکہ میرا مشورہ ہے کہ جا کر ان سے مل بھی لو"...... آسکر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس جانے کے لئے مڑ گیا۔

"رک جاؤ۔ میں کہتی ہوں رک جاؤ"...... ڈیبی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ اس قدر آپے سے باہر کیوں ہو رہی ہو۔ چھوڑو اس سیکرٹ ایجنسی کو، شادی کر کے بچے پیدا کرو اور ایزی ہو کر گھر رہو"...... آسکر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ تم مجھے اپنی باتوں سے پاگل کر دو گے۔ بیٹھو اور اب بولنا مت"...... ڈیبی نے کہا تو آسکر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم نے یہ کیوں کہا ہے کہ میں شادی کروں اور بچے پیدا کروں۔ گھر میں ایزی رہوں۔ کس کے گھر کی بات کی ہے تم نے۔ بولو"...... ڈیبی نے کہا۔

"تمہارے شوہر کا گھر۔ اب اتنی سی بات بھی تم مجھ سے پوچھ رہی ہو"...... آسکر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں ہزار بار لعنت بھیجتی ہوں ایسے شوہر پر جو مجھے گھر میں بٹھائے رکھے۔ بہرحال تم نے آئندہ مجھے یہ مشورہ نہیں دینا۔ اب سنو۔ اس گروپ کا نام سنو۔ شاکیل، آمران، صاف دار، تن وار۔ یہ تو تھے مردوں کے نام اور عورتوں میں سے سوئس نژاد عورت کا نام تو جولیانا ہے جبکہ ایشیائی عورت کا نام سالہا۔ اب بولو۔ یہ آمران وہی عمران ہے یا کوئی اور ہے۔ بولو"...... ڈیبی نے کہا۔

"طوطا فال نکلوانا پڑے گی۔ تب پتہ چلے گا"...... آسکر نے کہا۔

"طوطا فال۔ وہ کیا ہوتی ہے"...... ڈیبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ایک بار کافرستان گیا تو وہاں میں نے فٹ پاتھ پر ایک بوڑھے کو بیٹھے دیکھا جس کے سامنے قوس کی صورت میں لفافے پڑے تھے۔ ایک سائیڈ پر چھوٹا سا سٹینڈ تھا جس پر ایک طوطا بیٹھا ہوا تھا۔ اگر کسی کو اپنے مستقبل کے بارے میں پوچھنا ہوتا، جیسے تم پوچھ رہی ہو تو وہ بوڑھا چند روپے لے کر طوطے کو حکم دیتا کہ وہ جا کر کوئی لفافہ چونچ میں اٹھا لائے۔ طوطا جا کر کوئی بھی لفافہ اٹھاتا اور اسے لا کر بوڑھے کو دے دیتا۔ بوڑھا لفافے میں سے ایک کاغذ نکالتا جس پر قسمت اور مستقبل کا حال لکھا ہوتا کہ آئندہ تمہارے

ساتھ یہ ہوگا اور یہ ہوگا۔ اسے وہاں طوطا فال کہتے ہیں''...... آسکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ واقعی دلچسپ چیز ہے۔ میں تو صرف سوچ کر ہی انجوائے کر رہی ہوں''...... ڈیمی نے کہا۔

''یہ وہی عمران ہے اور یہ یہاں ہمارے خلاف کام کرنے آئے ہیں۔ ان کا خاتمہ ضروری ہے ورنہ یہ ہمیں ختم کر دیں گے''۔ آسکر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تو اس پوری کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دوں۔ کیا کروں۔ بولو''...... ڈیمی نے کہا۔

''ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کراؤ یا خود جا کر کرو۔ پھر ان بے ہوش افراد کو سپیشل پوائنٹ پر لے جاؤ اور اس عمران سے پوچھ گچھ کرو کہ یہ یہاں کیوں آیا ہے۔ اس کا ارادہ خزانہ تلاش کرنے کا ہے یا نہیں۔ پھر انہیں ہلاک کر دینا''...... آسکر نے کہا تو ڈیمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کی لوسانیا آمد کس لئے ہوئی ہے۔ ہمیں تو آئر لینڈ جانا چاہئے تھا۔ ماگا آثار قدیمہ وہاں ہے تو ماگا خزانہ بھی وہیں ہوگا''...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''کیا وقت آ گیا ہے بے چاری پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کہ وہ مدفون خزانہ تلاش کرنے پر مجبور ہے''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''آپ نے صفدر کی بات کا جواب نہیں دیا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیا جواب دوں۔ پاکیشیائی سفارت کار پر غیر انسانی تشدد کیا گیا ہے اور یہ تشدد لوسانیا کی ایک تنظیم بلیک اسٹون نے کیا ہے جہاں تک میں نے معلومات حاصل کی ہے کہ اس تنظیم کے سپر سیکشن کی انچارج ڈیمی اور اس کا ساتھی آسکر ہیں اور ان دونوں

نے سفارت کار پر تشدد کیا ہے۔ اس لئے ہم یہاں پہنچ گئے ہیں۔
ہم پہلے ان سے اپنے آدمی کا حساب صاف کریں گے۔ پھر خزانہ
کے بارے میں سوچیں گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔ وہ سب اس وقت لوسانیا کے دارالحکومت کی ایک رہائشی کوٹھی
میں موجود تھے۔ وہ پاکیشیا سے براہ راست لوسانیا آنے والی فلائٹ
سے یہاں پہنچے تھے۔ یہ کوٹھی چیف ایکسٹو نے لوسانیا میں اپنے
نمائندے کے ذریعے ان کے لئے ایڈوانس بک کرا دی تھی۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ نے محسوس کیا ہے کہ ائیر پورٹ
سے یہاں تک پہنچنے کے دوران ہماری باقاعدہ جدید مشینری کے
ذریعے نگرانی کی گئی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سوائے عمران
کے باقی سب چونک پڑے۔ عمران کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ
ابھر آئی تھی۔

''ہماری نگرانی اور وہ بھی جدید مشینری کے ساتھ۔ تم نے کیسے
چیک کیا''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیپٹن شکیل۔ کیا تم نگرانی کی اس جدید مشینری کو جسے دھوپ
کی عینک کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جانتے ہو''...... عمران نے
کہا۔

''ہاں۔ میں نے پچھلے دنوں ایک سائنس میگزین میں اس کے
بارے میں نہ صرف تفصیل سے پڑھا تھا بلکہ میگزین میں اس کی
تصاویر بھی دیکھی ہیں۔ ویسے تو بظاہر یہ دھوپ سے بچاؤ کا چشمہ

ہے لیکن اس چشمے کے نچلے حصے میں سفید رنگ کے نقطوں کی قطار
سی بن جاتی ہے جو صرف غور سے اور توجہ سے دیکھنے پر ہی نظر آتی
ہے اور اس نقطوں کی قطار کی بنیاد پر اسے پہچانا جاتا ہے ورنہ یہ
کافی فاصلے سے چیکنگ کر لیتی ہے''...... کیپٹن شکیل نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ ہماری نگرانی ائیر پورٹ سے ہی شروع ہو گئی تھی اور
شاید اب بھی یہ لوگ باہر موجود ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اور آپ اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہیں تاکہ یہ ہمیں بے ہوش
کر کے گولیوں سے اڑا دیں''...... صفدر نے قدرے تلخ لہجے میں
کہا۔

''موت کا تو ایک وقت مقرر ہے۔ اس لئے موت کا ذکر
درمیان میں مت لایا کرو۔ موت اللہ کے حکم سے آتی ہے ورنہ وہ
خود زندگی کی حفاظت کرتی ہے۔ جہاں تک اطمینان سے بیٹھنے کا
تعلق ہے تو پاکیشیا سے روانگی سے پہلے میں نے بے ہوشی سے بچاؤ
کی دو گولیاں لے لی تھیں اور ہم سب اپنے اصل چہروں میں آئے
ہی اس لئے تھے کہ ہمیں انہیں ٹریس نہ کرنا پڑے بلکہ وہ ہمیں
ٹریس کر لیں تاکہ بات آگے بڑھ سکے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ بے ہوشی سے بچاؤ کی گولیاں آپ ہم سب
کو دیتے۔ آپ کو اپنے علاوہ تمام ساتھیوں کا تحفظ نہیں چاہئے''۔
صالحہ نے کہا۔

''میرے خیال میں تو تم سب مجھ سمیت بے ہوش پروف ہو چکے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''بے ہوش پروف۔ کیا مطلب''...... اس بار جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جب کوئی کام شدت سے وقوع پذیر ہونے لگے تو اس کے خلاف جسم میں مزاحمت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ یہی کیفیت ہماری ہے ہم مسلسل کئی بار بے ہوش ہو چکے ہیں کہ اب جسم میں پیدا ہونے والی مزاحمت کی وجہ سے بے ہوش کر دینے والی گیس ہم پر اثر نہیں کر سکتی اور ہم بے ہوش پروف ہو چکے ہیں''...... عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''تو آپ نے گولیاں کیوں کھائیں''...... صفدر نے کہا۔

''اسے کہتے ہیں حفظ ماتقدم''...... عمران نے کہا۔

''اس کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب۔ آپ نجانے اس قدر مشکل الفاظ کہاں سے سن لیتے ہیں''...... صالحہ نے کہا۔

''یہ مشکل لفظ نہیں ہے۔ عام استعمال کیا جاتا ہے۔ مطلب ہے اپنا ایڈوانس تحفظ سوچنا''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ اس بار ہم سب سے اصل بات چھپا رہے ہیں''...... اچانک کیپٹن شکیل نے بڑے سنجیدہ

لہجے میں کہا تو عمران سمیت سب چونک پڑے۔

''اگر ایسی بات ہے کیپٹن شکیل۔ تو تم عمران صاحب کا ذہن پڑھ لیتے ہو تو خود ہی پڑھ لو اور ہمیں بھی بتا دو''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس بار عمران صاحب نے اصل آئیڈیا چھپا رکھا ہے۔ اس طرح کہ مجھے صرف اندازہ ہوا ہے کہ کوئی مسئلہ ہے لیکن سمجھ میں نہیں آ رہا''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اب آپ ہم سے بھی چھپائیں گے''۔ صفدر نے کہا۔

''اس نے کیا چھپانا ہے۔ تم خواہ مخواہ اسے اہمیت دے رہے ہو۔ خاموش ہو جاؤ خود ہی بتا دے گا''...... تنویر نے کہا۔

''اسی لئے تو تنویر خاموش رہتا ہے اور یقیناً اسے خود بخود علم ہو گیا ہو گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''مجھے ضرورت نہیں ہے خواہ مخواہ تمہارے بارے میں سوچنے کی''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''چلو خواہ مخواہ نہ سوچا کرو بلکہ اسے الٹ کر یعنی خواہ مخواہ کی بجائے مخواہ خواہ سوچ لیا کرو''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ باہر سے سٹک سٹک کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور یہ آوازیں سنتے ہی عمران اور اس کے

ساتھی چونکے ہی تھے کہ عمران کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگا۔ اس نے اپنے ذہن کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کی تمام کوششیں بے کار ثابت ہوئیں اور اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح تاریک بادلوں میں بجلی کی لہر سی ادھر ادھر دوڑتی ہے اسی طرح عمران کے تاریک ذہن میں بھی روشنی کی لہریں ابھرنے لگیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن شعوری حالت میں واپس آ گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس نے ایک ہی نظر میں چیک کر لیا تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں اور یہ راڈز گردن سے لے کر پیروں تک موجود تھے۔ راڈز اس قدر ایک دوسرے کے قریب تھے جیسے انہیں خطرہ ہو کہ یہ لوگ مکھی یا مچھر کی طرح ان راڈز کے درمیان سے نکل جائیں گے۔ عمران کے سب ساتھی ڈھلکتے ہوئے انداز میں کرسیوں پر پڑے ہوئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ صرف عمران کو ہی ہوش آیا تھا اور اس کی عمران کے ذہن کے مطابق دو وجوہات تھیں۔ ایک تو یہ کہ اس نے واقعی بے ہوشی سے بچاؤ کے لئے پاکیشیا روانگی سے قبل دو گولیاں کھا لی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ بے ہوش ہو گیا تھا تو اس سے ایک ہی نتیجہ اس نے نکالا کہ ان پر فائر کی جانے والی بے ہوش کر دینے والی گیس ان گولیوں سے زیادہ طاقتور تھی لیکن اس کا یہ فائدہ ضرور ہوا کہ ان گولیوں کی وجہ سے اسے جلد ہی ہوش آ گیا اور وہ یہ بھی

جانتا تھا کہ اس کی ذہنی مشقوں نے بھی اس کے خود بخود ہوش میں آنے میں اپنا کام کیا ہے۔ بہرحال وہ ہوش میں تو آ گیا تھا لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ ان راڈز سے چھٹکارا کیسے ملے گا۔ اس کی تیز نظریں اپنے جسم کے گرد موجود راڈز پر جمی ہوئی تھیں اور پھر چند لمحوں بعد اسے راڈز پر سیاہ رنگ کے گول دھبے نظر آنے لگ گئے تو عمران کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ان دھبوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ راڈز ریموٹ سے کنٹرول کئے جاتے ہیں اور ایسے راڈز عام طور پر ناقابل تسخیر سمجھے جاتے تھے لیکن عمران نے ایسے راڈز کے بارے میں نہ صرف ایک کتاب ایکریمیا سے منگوا کر اس کا مطالعہ کیا تھا بلکہ اس نے رانا ہاؤس میں تجرباتی طور پر اس پر کام بھی کیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ہر شخص جدید ایجاد کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ پہلے ایسے راڈز تھے جو کرسی کے عقب میں موجود ایک بٹن سے آپریٹ کئے جاتے تھے پھر ایسے راڈز آئے جنہیں باقاعدہ بجلی کے بٹن سے آپریٹ کیا جاتا تھا اور اب یہ جدید ترین راڈز آ گئے تھے جو طویل فاصلے سے بھی ریموٹ کنٹرول سے ہی آپریٹ کئے جاتے تھے۔ اس لئے انہیں ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا لیکن سائنسی ایجاد کو سائنس سے ہی شکست دی جا سکتی ہے۔ عمران نے ان راڈز پر باقاعدہ کام کیا تھا تاکہ ان سے نجات حاصل کرنے کا کوئی ایسا طریقہ سامنے آ جائے جس سے انہیں آسانی سے بلکہ فوراً کنٹرول کیا جا سکے اور ایسا طریقہ اس نے

نہ صرف دریافت کر لیا تھا بلکہ اس پر تجربات وہ رانا ہاؤس میں کر چکا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ اپنے تمام ساتھیوں کو بلا کر اس سارے سسٹم کے بارے میں بریفنگ دے گا لیکن اس سے پہلے یہ مشن سامنے آ گیا۔ اس لئے وہ اس بارے میں اپنے ساتھیوں کو کچھ نہ بتا سکا تھا۔ یہ طریقہ نہ صرف انتہائی آسان تھا بلکہ اس کے لئے کسی قسم کے آلے کا استعمال بھی ضروری نہیں تھا۔ یہی وجہ تھی کہ راڈز کا ریموٹ کنٹرول سسٹم دیکھ کر عمران بے اختیار مسکرا دیا تھا۔ عمران کے ہوش میں آنے کے تھوڑی دیر بعد ہی کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اور ایک نوجوان لڑکا اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے دو لمبے قد اور ورزشی جسم کے آدمی تھے جن کے کاندھوں پر مشین گنیں لٹک رہی تھیں جبکہ ایک آدمی کی بیلٹ کے ساتھ باقاعدہ کو[illegible] ہوا [illegible]کھائی دے رہا تھا۔ یہ چاروں ہی یورپی تھے۔ لڑکی اور لڑکا دونوں سامنے پڑی کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ کوڑا بردار آگے بڑھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب لیکن سائیڈ میں کھڑا ہو گیا تھا جبکہ مشین بردار آدمی اس لڑکے اور لڑکی کی کرسیوں کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔ ان سب کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

''اس کو خود بخود ہوش آ گیا ہے یا ہوش دلایا گیا ہے''...... لڑکی نے اس کوڑا بردار سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

''آپ کے حکم کے بغیر میں اسے ہوش میں کیسے لا سکتا ہوں۔

یہ خود بخود ہوش میں آ گیا ہے''...... کوڑا بردار نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ یہی وہ رسوائے زمانہ ایجنٹ عمران ہے۔ کاغذات کی رو سے تو یہ عمران تھا ہی لیکن اب اس کا تجربہ بھی ہو گیا ہے''...... لڑکی نے ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوان سے کہا۔

''اوہ۔ اس کے بارے میں مشہور ہے کہ اسے خود بخود ہوش آ جاتا ہے''...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا نام عمران ہے اور تم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہو اور یہ تمہارے ساتھی ہیں۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز ہیں۔ کیوں میں درست کہہ رہی ہوں''...... لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تمہاری یہ بات تو درست ہے کہ میرا نام علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے لیکن یہ بات غلط ہے کہ میرا اور میرے ساتھیوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے البتہ میں یہ جانتا ہوں کہ تمہارا نام ڈیمی ہے اور تمہارے ساتھی کا نام آسکر ہے اور تم دونوں بلیک اسٹون کے سپر سیکشن کے سپر ایجنٹس ہو''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ تم ہمیں کیسے جانتے ہو''...... اس بار دونوں نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تو یہ بھی جانتا ہوں کہ تم نے آئر لینڈ کے معروف ماہر

آثار قدیمہ پروفیسر شاربی پر تشدد کر کے انہیں ہلاک کر دیا اور پھر پاکیشیائی سفارت کار کو بھی اغوا کر کے اس پر تشدد کر کے اسے ہلاک کر دیا۔ تمہارا خیال تھا کہ یہ دونوں ماگا خزانے کے بارے میں جانتے ہیں اور تم یہ خزانہ لوسانیا کے لئے حاصل کرنا چاہتے تھے''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو ان دونوں کی نظریں عمران پر جیسے جم سی گئی تھیں اور چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تم یہ سب کچھ کیسے جانتے ہو۔ میں سمجھی نہیں۔ تم کیا ہو''۔ ڈیمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارے آدمیوں نے یہاں کے ایئرپورٹ سے ہماری رہائش گاہ تک جدید مشینری کے ذریعے ہماری نگرانی کی ہے۔ تم نے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور ہمیں بے ہوشی کے عالم میں یہاں لا کر اس طرح راڈز میں جکڑ دیا ہے کہ ہمارے جسم تو جسم ہماری روحیں بھی ان راڈز سے باہر نہ نکل سکیں''...... عمران نے کہا تو ڈیمی اور آسکر دونوں نے ایک دوسرے کی طرف اس طرح دیکھا جیسے وہ ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہوں کہ یہ شخص اس قدر کیوں اور کیسے جانتا ہے۔

''تم بیک وقت متضاد باتیں کیوں کر رہے ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہونے سے انکار کرنے میں کیا مصلحت ہے جبکہ ویسے تم سب کچھ جانتے ہو''...... ڈیمی نے کہا۔

''اگر تم حکم دو تو میں مان لیتا ہوں لیکن حقیقت یہی ہے جو میں نے بتائی ہے۔ ہم سب دوست ہیں اور سیاحت کے لئے یورپ آئے ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں آخری موقع دے رہی ہوں۔ اگر تم نے سچ نہ بولا تو تم سب کو ابھی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا جائے گا''...... ڈیمی نے پہلے سے بھی سخت لہجے میں کہا۔

''اور اس کے ساتھ ہی ماگا خزانہ ملنے کی امید بھی ہمیشہ کے لئے دم توڑ جائے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈیمی اور آسکر دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

''تم۔ تم۔ تمہیں خزانہ مل جائے گا۔ کیا واقعی''...... ڈیمی نے تیز لہجے میں کہا۔

''ڈھونڈنے سے کیا نہیں مل سکتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ہمیں بتاؤ کہ خزانہ کہاں ہے۔ ہم وہاں چیک کریں گے۔ اگر خزانہ مل گیا تو تم سب کو رہا کر دیا جائے گا ورنہ گولیاں مار دی جائیں گی''...... ڈیمی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم مجھ پر ہنس رہے ہو۔ مجھ پر۔ ڈیمی پر''...... ڈیمی نے عمران کے اس انداز میں ہنسنے کو تضحیک سمجھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

''اسے گولی مار دو۔ ابھی۔ اسی وقت''...... ڈیمی نے اپنے عقب

میں کھڑے مشین گن بردار کو چیختے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ"...... آسکر نے اس مشین گن بردار کو چیخ کر کہا جو کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار رہا تھا۔

"تم۔ تم میرے آرڈر کے خلاف بول رہے ہو۔ کیوں"۔ ڈیمی نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں آسکر کی طرف منہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم سب کچھ ختم کرا دو گی۔ اپنے آپ کو قابو میں رکھو"۔ آسکر نے بھی جواب میں سخت لہجے میں کہا تو ڈیمی ایک جھٹکے سے اٹھی اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ آسکر بھی خاموشی سے اٹھا اور اس کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا البتہ دونوں مسلح افراد اپنی جگہ پر ویسے ہی کھڑے رہے۔

ایک لمحے کے لئے عمران کے ذہن میں خیال آیا کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائے اور اپنے آپ کو راڈز سے آزاد کرا لے لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا کہ اس کے تمام ساتھی بے ہوش پڑے ہیں۔ ان میں سے کسی کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے لیکن کافی دیر گزر گئی اور ڈیمی اور آسکر واپس نہیں آئے تو عمران نے ایک بار پھر آزاد ہونے کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا لیکن دونوں مسلح افراد اندر موجود تھے اور اسے خطرہ تھا کہ یہ اچانک فائرنگ نہ شروع کر دیں کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس تو اسلحہ موجود نہ تھا اور دونوں مسلح افراد ایک جگہ بھی موجود نہ تھے لیکن ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور ڈیمی اور اس کے

ساتھ آسکر اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے چہروں پر ایسے تاثرات تھے جیسے معاملات ان کی پسند کے مطابق نہ چل رہے ہوں۔ وہ دونوں آ کر دوبارہ انہی کرسیوں پر بیٹھ گئے جن پر وہ پہلے بیٹھے ہوئے تھے۔

"سنو۔ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو رہا کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ تم ہمیں حلف دو کہ خزانہ ٹریس ہوتے ہی تم ہمیں اس بارے میں درست اور تفصیل سے آگاہ کرو گے اور یہ بھی حلف دو کہ تم پاکیشائی سفارت کار کی ہلاکت کا انتقام نہیں لو گے کیونکہ وہ اس لئے مارا گیا کہ اس نے نہ بتانے کی ضد کی تھی اور اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ہم کون ہیں اور کس ملک سے متعلق ہیں۔ بہرحال ہمیں تم پر اعتماد ہے کہ تم حلف کی خلاف ورزی نہیں کرو گے۔ اس لئے اگر تم حلف دے دو تو ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو آزادی دلا دیں گے ورنہ دوسری صورت میں تم اور تمہارے ساتھی ہلاک کر دیئے جائیں گے"...... ڈیمی نے کہا۔

"پھر تمہیں خزانے کی بات کون بتائے گا"...... عمران نے کہا۔

"جو خزانہ تلاش کرے گا۔ ہم اس سے جبراً معلومات بھی حاصل کر سکتے ہیں"...... ڈیمی نے کہا۔

"مسٹر میں نے بڑی مشکل سے ڈیمی کو رضامند کیا ہے ورنہ یہ تمہیں فوری ہلاک کرنے پر تلی ہوئی تھی۔ اب تم فوراً جو کچھ یہ کہہ رہی ہے اسے تسلیم کر لو ورنہ تم اور تمہارے ساتھی چند لمحوں میں

لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے''...... آسکر نے کہا۔

''اگر تم نے حلف لینا ہے تو پھر اس وقت کا انتظار کرو جب میرے ساتھی ہوش میں آ جائیں کیونکہ ان کی بے ہوشی کے دوران میں نے تمہیں حلف دے دیا تو یہ اس سے آگاہ نہیں ہوں گے۔ ان کی طرف سے حلف کی پاسداری نہ ہو سکے گی اور میں ایسا نہیں چاہتا''...... عمران نے کہا۔

''یہ خود بخود تو آٹھ گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتے۔ نجانے تم کیسے ہوش میں آ گئے البتہ میں انہیں ہوش میں لا سکتی ہوں''...... ڈیمی نے کہا اور پھر وہ کوڑا بردار سے مخاطب ہو گئی۔

''الفریڈ۔ ان کو ہوش میں لے آؤ''...... ڈیمی نے کوڑا بردار سے کہا۔

''یس میڈم''...... الفریڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ایک کونے میں موجود لوہے کی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے اس نے ایک بڑے سائز کی بوتل اٹھائی اور الماری بند کر دی۔ کوڑا وہ پہلے ہی بیلٹ سے اٹکا چکا تھا۔ پھر اس نے واپس آ کر باری باری عمران کے تمام ساتھیوں کی ناک سے بوتل کا ڈھکن ہٹا کر بوتل لگائی تو ایک ایک کر کے سارے ساتھیوں کے جسموں میں حرکت کے آثار نمودار ہوتے دکھائی دینے لگے۔ ڈیمی اور آسکر دونوں غور سے عمران کے ساتھیوں کو ہوش میں آتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

''یہ عمران بے حد شاطر آدمی ہے۔ یہ اپنے ساتھیوں کو کیوں ہوش میں لا رہا ہے''...... آسکر نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''خاموش رہو۔ راڈز میں جکڑے ہوئے افراد کیا کر سکتے ہیں۔ یہ راڈز سے باہر نہیں آ سکتے البتہ مشین پسٹل کی گولیاں راڈز سے گزر جائیں گی''...... ڈیمی نے سخت لہجے میں کہا تو آسکر نے ہونٹ بھینچ لئے اور عمران اس کا چہرہ دیکھ کر مسکرا دیا اور اس نے شرارت بھرے انداز میں اسے باقاعدہ آنکھ مار دی تو آسکر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''یہ۔ یہ مجھے اشارہ کر رہا ہے۔ یہ کچھ غلط کرنا چاہتا ہے۔ اسے گولی مار دو ورنہ پچھتاؤ گی''...... آسکر نے چیخ کر کہا۔

''کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ اب ان کے سامنے تم اس طرح بزدلی کی باتیں کرو گے تو یہ بعد میں تمہیں کچھ کہے گا میں پہلے تمہیں گولی مار دوں گی''...... ڈیمی نے چیختے ہوئے کہا۔

''میں باہر جا رہا ہوں۔ میں یہاں رکنا نہیں چاہتا''...... آسکر نے غصیلے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

''ہاں جاؤ''...... ڈیمی نے بڑے جارحانہ انداز میں کہا اور آسکر بجائے باہر جانے کے الٹا واپس آ گیا۔

''میں اس نازک وقت میں تمہیں اکیلی نہیں چھوڑنا چاہتا۔ اس لئے میں یہیں رہوں گا''...... آسکر نے واپس آ کر ایسے لہجے میں

کہا جیسے وہ واپس آ کر ڈیمی پر بہت بڑا احسان کر رہا ہو۔

”اچھا۔ تھینک یو۔ لیکن خاموش رہو۔ مجھے تمہاری آواز بھی اچھی نہیں لگ رہی“...... ڈیمی نے جھٹکے دار لہجے میں کہا لیکن آسکر خاموش رہا۔ اس نے کوئی کمنٹ نہ کیا تھا۔ اسی دوران عمران کے ساتھیوں کو ہوش آ گیا تھا اور وہ سب حیرت بھری نظروں سے نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ ماحول کو بھی دیکھ رہے تھے۔

”سنو۔ میں نے محترمہ ڈیمی اور ان کے ساتھی آسکر سے بات کی ہے کہ ہم سب انہیں حلف دیں گے کہ اگر ہمیں یہ رہا کر دیں تو ہم ان کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہیں کریں گے۔ تمہیں میڈم ڈیمی نے اس لئے ہوش دلایا ہے کہ تم بھی اس حلف میں شامل ہو سکو“...... عمران نے کہا۔

”یہ دونوں مسلح افراد تو اس حلف میں شامل نہیں ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ یہ نہیں ہیں۔ صرف میڈم ڈیمی اور آسکر شامل ہیں اور یہ راڈز ابھی ہٹ جائیں گے اور ہم آزاد ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ہم خزانہ کی تلاش شروع کریں گے“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈیمی اور آسکر دونوں کے چہروں پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کہ اچانک کڑکڑاہٹ کی تیز آوازوں سے کمرہ گونجنے لگا اور پھر چند لمحوں بعد ہال انسانی چیخوں سے بھی گونج اٹھا۔ کڑکڑاہٹ کی تیز آوازیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد

موجو راڈز کے اچانک غائب ہونے پر پیدا ہوئی تھیں اور اچانک راڈز غائب ہوتے ہی عمران، صفدر اور تنویر کے ساتھ ساتھ صالحہ نے انتہائی تیز رفتاری سے ڈیمی، آسکر اور دونوں مسلح افراد پر حملہ کر دیا۔ عمران نے آسکر کو گردن سے پکڑ کر فضا میں اٹھا کر قلابازی کھا کر واپس فرش پر گرا دیا جبکہ ڈیمی کے ساتھ یہی سلوک صالحہ نے کیا۔ صفدر اور تنویر بجلی کی سی تیزی سے ان دونوں مشین گن بردار اور کوڑا بردار پر حملہ آور ہو گئے چونکہ یہ سب کچھ بظاہر ناممکن تھا اور اچانک ہوا تھا۔ اس لئے ڈیمی، آسکر اور ان کے دونوں مسلح افراد ردعمل میں معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکے تھے۔ تنویر اور صفدر نے عمران کی ہدایت کے مطابق دونوں مسلح افراد کی گردنیں توڑ کر انہیں ہلاک کر دیا تھا اور ان کے ہتھیار قبضے میں لے لئے تھے جبکہ عمران اور صالحہ نے ڈیمی اور آسکر دونوں کو صرف بے ہوش کیا تھا۔ یہ سب کچھ صرف چند بار پلکیں جھپکنے میں ہی مکمل ہو گیا تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو یہ کہہ کر آگے کا پیغام دے دیا تھا کہ ابھی راڈز غائب ہو جائیں گے اور وہ آزاد ہو کر ڈیمی اور آسکر کو حلف دیں گے جبکہ دونوں مسلح افراد کو حلف نہیں دیا جائے گا۔ اس کا مطلب عمران کے ساتھی بخوبی سمجھ گئے تھے اور ویسے ہی ہوا جیسے کہ عمران نے اشارہ دیا تھا۔

”باہر جا کر دیکھو، یہ کون سی جگہ ہے اور اب باہر ان لوگوں کے کتنے افراد موجود ہیں لیکن فائرنگ سے پرہیز کرنا۔ اگر یہ پوائنٹ

کسی گنجان آباد علاقے میں ہو تو''...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''ان دونوں کو ہم نے کرسیوں پر بٹھا کر راڈز میں جکڑنا ہے''...... عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا۔

''آپ نے راڈز کو اچانک کھولا کیسے ہے اور اب بند کیسے کریں گے''...... کیپٹن شکیل نے جھک کر فرش پر بے ہوش پڑے آسکر کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالتے ہوئے کہا جبکہ صالحہ نے جولیا کے ساتھ مل کر ڈیمی کو اٹھا کر آسکر کے ساتھ والی کرسی پر ڈال دیا۔

''اس کی تلاشی لو صالحہ اور کیپٹن شکیل تم اس آسکر کی تلاسی لو۔ میں ان لاشوں کی تلاشی لیتا ہوں۔ ہم نے اس ریموٹ کنٹرول کو تلاش کرنا ہے جس سے ان کرسیوں کے راڈز آپریٹ کئے جاتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یہی جادو تو اس نے سیکھ رکھے ہیں جس وجہ سے چیف اسے لیڈر بناتا ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ جولیا کے چہرے پر عمران کے لئے ابھر آنے والے تاثرات دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم ہنس کیوں رہی ہو''...... جولیا نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں اس لئے ہنس رہی ہوں کہ عمران صاحب کا جادو سوئٹزرلینڈ تک بھی چل سکتا ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''ایسی باتیں مت کیا کرو''...... جولیا نے قدرے شرماتے ہوئے کہا اور اس کے شرمانے پر کیپٹن شکیل بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر الفریڈ کی جیب سے ریموٹ کنٹرول برآمد ہو گیا تو عمران نے اس کے ذریعے ڈیمی اور آسکر کے گرد راڈز ایڈجسٹ کر کے ان دونوں کو پوری طرح جکڑ دیا جیسے پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جکڑا گیا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔

''یہ شہر سے باہر کوئی فارم ہاؤس ہے۔ اس پوائنٹ پر مزید چار افراد موجود تھے جنہیں ہلاک کر دیا گیا ہے''...... صفدر نے اندر آ کر رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ اب ان دونوں کو ہوش میں لا کر مزید پوچھ گچھ کر لیتے ہیں''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ نے ان سے کیا معلوم کرنا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ان کی تنظیم بلیک اسٹون کی تفصیلات۔ کیونکہ ہمارا مشن ہی اس بلیک اسٹون کا خاتمہ ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ مہاگنی کی بنی ہوئی وسیع و عریض میز نے کمرے کی تقریباً تین چوتھائی جگہ کو گھیر لیا تھا۔ میز کی دونوں سائیڈوں پر صوفے رکھے گئے تھے جبکہ میز کی ایک طرف اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر موجود تھی جبکہ اس کے سامنے میز کی دوسری طرف چار کرسیاں رکھی ہوئی تھی۔ ایک سائیڈ پر دیوار کے اندر ایک الماری موجود تھی۔ میز کے ساتھ رکھی گئی کرسیوں پر دو لڑکیاں اور ایک مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ تینوں یورپی تھے اور تینوں نے جینز کی پینٹ اور لیدر جیکٹس پہنی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے سائیڈ پر موجود ایک بند دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی کمرے میں داخل ہوا تو یہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

''بیٹھو''...... ادھیڑ عمر نے رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا تو وہ تینوں خاموشی سے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جبکہ آنے والا ادھیڑ عمر آدمی اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر بیٹھ

گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک فائل نکال کر میز پر رکھی اور دراز بند کر دی۔

''باس۔ آپ کچھ پریشان نظر آ رہے ہیں۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے''...... مرد نے ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر کہا البتہ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''تمہاری بات درست ہے جوزف۔ لیکن میں نے بہت سوچ سمجھ کر تمہارے گروپ کو کال کیا ہے''...... باس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

''آپ نے جب جوزف گروپ کو کال کر لیا ہے تو اب آپ پریشان کیوں ہیں''...... جوزف نے کہا تو باس بے اختیار مسکرا دیا۔

''باس۔ لگتا ہے کہ آپ کے سامنے کوئی خاص معاملہ آیا ہے ورنہ گزشتہ کئی سالوں سے ہم آپ کے ساتھ کام کر رہے ہیں لیکن اس طرح کبھی آپ پریشان نظر نہیں آئے''...... ایک لڑکی نے کہا۔

''مورین۔ شکر ہے کہ تمہیں بھی بولنا آ گیا ہے۔ باس اگر پریشان ہیں تو اس کی کوئی ٹھوس وجہ ہی ہو گی''...... دوسری لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم خاموش رہو ڈوچے۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ باس پریشان ہیں تو کوئی وجہ ہی ہو گی''...... پہلی لڑکی نے جسے مورین کہا گیا تھا، منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ مجھے اٹھ کر چلے جانا چاہئے۔ میں کہہ رہا

ہوں کہ حالات سنجیدہ ہیں اور بلیک ایگل کی ساکھ داؤ پر لگی ہے لیکن تم نے آپس میں لڑنا شروع کر دیا''...... باس نے سخت لہجے میں کہا۔

''سوری باس''...... مورین نے کہا۔

''وری سوری باس''...... ڈوچ نے بھی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے ملک پالینڈ کی سرحدیں مغرب میں آئر لینڈ سے ملتی ہیں۔ آئر لینڈ کے ماگا آثار قدیمہ پوری دنیا میں مشہور ہیں اور پوری دینا سے سیاح ماگا آثار قدیمہ دیکھنے آتے رہتے ہیں اور آئر لینڈ کی آمدنی کا بڑا حصہ یہی سیاح ہیں۔ ان آثار قدیمہ سے ہماری سرحد تقریباً دس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے اور ہماری سرحد پر وہاں ایک خاصا بڑا شہر ہے جس کا نام واران ہے۔ واران میں تین چوتھائی ایریئے میں سول آبادی ہے لیکن ایک چوتھائی ایریا پالینڈ ملٹری کے زیر تسلط ہے اور یہ ممنوعہ علاقہ ہے''۔ باس نے تیز تیز لہجے میں کہا لیکن پھر ممنوعہ علاقہ بتانے کے بعد اس طرح خاموش ہو گیا جیسے اسے اصل بات کے لئے درست الفاظ نہ مل رہے ہوں۔

''اس ممنوعہ علاقے میں کیا ہے''...... جوزف نے پوچھ لیا۔

''اصل مسئلہ یہی ہے جس کے لئے پالینڈ کی حکومت سخت پریشان ہے''...... باس نے کہا۔

''میرے خیال میں ماگا آثار قدیمہ سے جڑی ہوئی کہانیوں نے باس کو پریشان کر رکھا ہے۔ سنا گیا ہے کہ ماگا لوگوں نے اپنے دور کا ہیرے جواہرات اور سونے چاندی کا ایک بہت بڑا خزانہ کہیں اپنے علاقے کے اندر دفن کر رکھا ہے جسے آئر لینڈ کی حکومت نے خلائی سیاروں کی مدد سے بھی تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ماہرین آثار قدیمہ نے بھی اس بارے میں بے حد کوششیں کی ہیں لیکن آج تک وہ خزانہ ٹریس نہیں ہو سکا''...... مورین نے کہا تو جوزف اور ڈوچ حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

''مورین نے درست اندازہ لگایا ہے''...... باس نے کرسی کی پشت سے کمر لگاتے ہوئے کہا تو جوزف اور ڈوچ کے ساتھ ساتھ خود مورین بھی بے اختیار اچھل پڑی۔

''آپ کا مطلب ہے کہ اصل مسئلہ خزانے کی تلاش ہے۔ واہ۔ کیا ہمارے بچپن کا زمانہ تو واپس نہیں آ گیا جب ہم سوتے جاگتے بڑے بڑے خزانے ملنے کے خواب دیکھا کرتے تھے''...... ڈوچ نے کہا۔

''سنو۔ ہمیں ہیرے جواہرات اور سونے چاندی کا خزانہ نہیں چاہئے۔ یہ آئر لینڈ کا حق ہے اور ہمیں اس سے کوئی دلچسپی بھی نہیں ہے۔ ہمارا اصل مسئلہ اور ہے جس کے لئے ہم پریشان ہیں''۔ باس نے کہا۔

''باس۔ آپ آج شاید ہمیں آزما رہے ہیں کہ ہم میں کتنا

سسپنس برداشت کرنے کی صلاحیت ہے''...... مورین نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''او کے۔ میں بتا دیتا ہوں لیکن یہ ایک قوی راز ہے۔ اس لئے اس کا افشا ہونا ہمارے ملک پالینڈ کے لئے تباہ کن بھی ہو سکتا ہے''...... باس نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہم حلف دیتے ہیں باس کہ ہم اس بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتائیں گے''...... جوزف نے کہا۔

''تم لوگ نایاب پتھروں کے بارے میں کچھ جانتے ہو''۔ باس نے کہا تو وہ تینوں چونک پڑے۔

''آپ کا مطلب ہیرے جواہرات سے ہے''...... جوزف نے کہا۔

''نہیں۔ جنہیں دنیا نے ایئرارتھ یا نایاب پتھر کا نام دیا ہوا ہے''...... باس نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ باس۔ مجھے اب یاد آ رہا ہے۔ کافی عرصہ پہلے میں نے اس پر ایک سائنس میگزین میں پڑھا تھا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے اس مضمون میں یہ لکھا گیا تھا کہ زمین کی آخری تہہ میں ایسی بڑی بڑی چٹانیں عام پائی جاتی ہیں جن میں کیمیائی عناصر والی دھاتوں کے ذرے موجود ہوتے ہیں''...... مورین نے کہا تو ڈوچے اور جوزف کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور وہ سوالیہ نظروں سے باس کو دیکھنے لگے۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ یہ قدرت کا عظیم شاہکار ہے کہ آخری تہہ میں موجود چٹانوں میں ایسے کیمیائی عناصر والی دھاتوں کے ذرات موجود ہوتے ہیں۔ یہ ذرات ہر رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان کیمیائی ذروں کو چٹانوں سے الگ کر کے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ یہ کیمیائی دھاتی عناصر آج کی جدید دنیا میں سمارٹ فون سے لے کر سپر کمپیوٹر اور ہوائی جہازوں سے لے کر ہتھیاروں تک لاتعداد اشیاء کی تیاری میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان کے بغیر ان جدید اشیاء کا بننا ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ پتھر ہر جگہ موجود ہو سکتے ہیں لیکن ان کو زمین کی آخری تہہ سے نکالنے اور پھر ان کی چٹانوں سے علیحدگی بہت صبر آزما اور طویل کام ہے جس پر اندازے سے بھی زیادہ اخراجات آتے ہیں اور بے پناہ رکاوٹیں بھی سامنے آ جاتی ہیں۔ اس وقت ان کیمیائی عناصر کا سب سے بڑا ذخیرہ شوگران کے پاس ہے اور شوگران ان کیمیائی ذرات کو پوری دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کو فروخت کرتا ہے۔ ایکریمیا اور روسیاہ نے بھی اپنے ممالک میں ان پتھروں کو نکالنے کی کوشش کی لیکن سرنگ بنانے کے لئے انہوں نے جو مشینری منتخب کی تھی وہ گو جدید مشینری تھی لیکن وہ سرنگ کو آگے نہ بڑھا سکی کیونکہ زمین کی نچلی تہہ اور اوپر والی سطح کے درمیان ایک جیسی صورت حال نہیں ہوتی۔ کہیں آخر تک خشک پتھر اور مٹی ہوتی ہے اور کہیں پانی کی تہہ آ جاتی ہے۔ کہیں راستے میں تیل یا گیس موجود ہوتی ہے جس کی وجہ سے

بات آگے نہیں بڑھ سکتی"...... باس نے اس بار تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے باس۔ قدرت کے اتنے خزانے موجود ہیں"۔ جوزف نے حیران ہو کر کہا۔

"باس۔ آپ نے پرابلم کے بارے میں نہیں بتایا"...... مورین نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ یورپ میں پالینڈ سائنسی ایجادات میں باقی یورپی ممالک سے کافی آگے ہے اور ہماری لیبارٹریاں دن رات نئی سے نئی ایجادات کو سامنے لانے میں مصروف ہیں اور ہمارے پاس انہیں پوری دنیا میں پھیلانے کا نیٹ ورک بھی موجود ہے۔ ہمیں ان کیمیائی عناصر کی دھاتوں کے ذرات کی اکریمیا کے بعد سب سے زیادہ ضرورت ہے ورنہ ہماری لیبارٹری اور بے شمار فیکٹریاں سب بند ہو جائیں گی"...... باس نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے باس کہ ان نایاب ذروں کے بغیر کوئی جدید ایجاد ہی نہ ہو سکے۔ پھر پوری دنیا میں جدید ترین ایجادات پر مسلسل کام کیسے ہو رہا ہے"...... مورین نے کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ شوگران اس کا بڑا سٹاکسٹ اور فروخت کنندہ ہے۔ وہ جب چاہے ہاتھ کھینچ لیتا ہے تو پوری دنیا میں جدید ترین اشیاء کی مینوفیکچرنگ رک جاتی ہے۔ پھر وہ اپنی مرضی کے نرخ لگا کر دیتا ہے۔ گو اب بھی یہ ذرات بے حد سستے ہیں لیکن

جیسے جیسے وقت گزرتا جاتا ہے اس کی ڈیمانڈ بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ جہاں تک سستے ہونے کا تعلق ہے تو اگر دس بیس ڈالرز کا دھاتی عنصر ڈیسپروشیم نہ ہو تو آپ کی پچیس ہزار ڈالرز کی چیز چل ہی نہیں سکتی۔ اس طرح دو ڈھائی ڈالرز مالیت کا دھاتی عنصر نیوسپروشیم نہ ہو تو پانچ سو ڈالرز کی کمپیوٹر ہارڈ ڈرائیو کام ہی نہیں کر سکتی۔ دوسری بات یہ کہ ان چٹانوں کو باہر نکال لیا جائے تو ان سے دھاتی عناصر کے ذرات کو علیحدہ کرنا ایک کٹھن کام ہے۔ ماحولیات کا بڑا نقصان ہوتا ہے لیکن ایسا کرنا جدید دور کے لئے ضروری ہے اور کوئی بھی ملک اب سائنسی ایجادات کے بغیر اپنا وجود ہی ممکن نہیں بنا سکتا"...... باس نے کہا۔

"اب میں کیا کہوں باس۔ آپ سسپنس بڑھاتے ہی چلے جا رہے ہیں"...... ڈوچے نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا تو باس بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے یہ سب کچھ اس لئے بتایا ہے کہ تمہیں پورا پورا احساس ہو جائے کہ مشن کیا ہے اور کتنی اہمیت رکھتا ہے تاکہ تم کسی تذبذب کا شکار نہ ہو جاؤ"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ ہم نے واقعی آپ کی باتوں سے بہت کچھ سیکھا ہے"...... مورین نے کہا۔

"ہمیں آج سے دو سال پہلے اطلاع ملی کہ پالینڈ اور آئر لینڈ کی سرحد کے قریب زمین میں ایسی چٹانیں موجود ہیں جو کیمیائی

دھات کے عناصر ذرات سے پُر ہیں۔ یہ چٹانیں عام طور پر زمین
کی آخری تہہ میں ہوتی ہیں لیکن کبھی کبھار زمین سے کچھ فاصلے پر
بھی مل جاتی ہیں چنانچہ یہ چٹانیں بھی سطح زمین سے ایک کلو میٹر
نیچے موجود ہیں اور ان چٹانوں پر ملنے والے ذرات پالینڈ کو کم از کم
ایک سو سالوں تک کافی رہیں گی لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ
چٹانیں ہماری سرحد کے اندر نہیں بلکہ آئر لینڈ کی سرزمین میں ہیں
اور ان کا فاصلہ ہماری سرحد سے تین کلو میٹر دور ہے۔ پالینڈ کے
سرحدی شہر واران کے عقب میں ہماری سرحد ہے۔ اس کے بعد آئر
لینڈ کی سرزمین شروع ہو جاتی ہے۔ یہ نیم پہاڑی علاقہ ہے یہاں
کی زمین بھی بے حد سخت ہے۔ ہم نے ان چٹانوں کا مزید سروے
کرایا اور پھر جب یہ بات حتمی ہوگئی کہ اگر ان چٹانوں کو نکال کر
ہم ان سے کیمیائی ذرات علیحدہ کر لیں تو وہ ہمارے لئے بہت بڑا
خزانہ بن سکتا ہے تو حکومت نے خفیہ طور پر ان چٹانوں کو نکالنے کا
فیصلہ کیا اور نہ صرف فیصلہ کیا بلکہ اس پر عمل بھی شروع کر دیا۔
ڈیڑھ سال کی محنت کے باوجود ہم ابھی تک ان چٹانوں تک سرنگ
نہیں لے جا سکے لیکن چھ سات ماہ بعد ایسا ممکن ہو جائے گا۔ اس
کے بعد ان بھاری اور قیمتی چٹانوں کو زمین سے علیحدہ کر کے انہیں
باہر نکال کر وہاں پہنچانا ہے جہاں ان کی صفائی ہوتی رہے گی۔ آج
تک یہ خفیہ منصوبہ خفیہ ہی رہا ہے اور اس پر کام بھی جاری ہے۔ آئر
لینڈ کو ابھی تک اس کا علم نہیں ہو سکا۔ یہی ہمارے لئے بہت بڑا

خزانہ ہے۔ اس خزانے کے ملنے کے بعد پالینڈ کم از کم سو سال
تک ذرات خریدنے سے بے نیاز ہو جائے گا''...... باس نے کہا۔
''باس۔ اب کیا ہو گیا ہے''...... جوزف نے کہا تو باس نے بے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔
''ہوا یہ ہے کہ آئر لینڈ کے ماگا آثار قدیمہ کے میوزیم سے
ایک تلوار گم ہو گئی جسے سوڈ ماگا کہا جاتا ہے اور آئر لینڈ والے اپنی
ایجنسیوں سے مایوس ہو کر پاکیشیا پہنچ گئے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ
سروس اس تلوار کو تلاش کر کے واپس لا دے۔ یہ بات بھی ہم ہی
جانتے تھے کہ سوڈ ماگا کو کس نے وہاں سے اڑایا ہے اور کیوں
اڑایا۔ ہوا یہ کہ لوسانیا میں یہ افواہ پھیل گئی کہ اس تلوار پر جو الفاظ
درج ہیں ان میں ماگا خزانے کا راز پنہاں ہے چنانچہ لوسانیا کی
ایک سرکاری ایجنسی بلیک اسٹون نے یہ تلوار وہاں سے اڑا کر حکام
تک پہنچا دی لیکن جیسے ہی لوسانیا کے اعلیٰ حکام کو علم ہوا کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس اس تلوار کو تلاش کرنے کا مشن لے چکی ہے اور کسی
بھی وقت وہ وہاں پہنچ جائے گی اور اس کے بارے میں سب یہی
کہتے ہیں کہ وہ اگر چاہے تو بھوسے کے ڈھیر سے سوئی نکال سکتی
ہے۔ اس لئے لوسانیا کے اعلیٰ حکام نے خاموشی سے وہ تلوار واپس
میوزیم میں رکھوا دی تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ادھر کا رخ نہ کرے
لیکن اس کے بعد بلیک اسٹون کے سپر سیکشن کے دو سپر ایجنٹس
آسکر اور ڈیی نے آئر لینڈ کے مشہور ماہر آثار قدیمہ پروفیسر شاربی

کو اغوا کر کے اس پر بے پناہ تشدد کیا تا کہ اس سے خزانے کا محل وقوع معلوم کیا جا سکے لیکن وہ جانتے ہی نہ تھے اس لئے انہیں ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد ان دونوں سپر ایجنٹوں نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی حماقت کی کہ آئر لینڈ میں پاکیشیائی سفارت خانے کے ایک سفارت کار کو اغوا کر اس پر بھی بے پناہ تشدد کیا تا کہ خزانے کے بارے میں معلوم کر سکیں لیکن وہ سفارت کار بھی نہ جانتا تھا۔ اس لئے اسے بھی ہلاک کر دیا گیا۔ جیسے ہی یہ اطلاع پاکیشیا پہنچی تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو نے حکم دے دیا کہ بلیک اسٹون اور اس کے سپر سیکشن کا خاتمہ کر دیا جائے چنانچہ پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آ گئی ہے''...... باس نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تو اس سے ہمیں کیا خطرہ ہے باس''...... جوزف نے کہا۔

''عمران نہ صرف انتہائی ذہین ہے بلکہ اس نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کر رکھا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ جدید سائنس سے بھی باقاعدہ واقف رہتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کی کارکردگی ایسی ہے کہ جو چیز اس سے جتنی زیادہ چھپائی جائے وہ اتنی ہی جلدی اسے ٹریس کر لیتا ہے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ عمران ہمارے خزانے سے واقف ہو گیا تو آئر لینڈ حکومت اس پر قبضہ کر لے گی اور ہم محروم رہ جائیں گے''...... باس نے کہا تو اس بار جوزف اور اس کی ساتھیوں نے بے اختیار طویل سانس لئے کیونکہ اب اصل

بات سامنے آ گئی تھی۔

''باس۔ یہ صرف ایک مفروضہ ہے۔ وہ یہاں ہمارے ملک کیوں آئے گا۔ یہاں تو اس کا کوئی کام نہیں ہے'' د جوزف نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ وہ کہاں کام کرے گا۔ وہ لوسانیا اور آئر لینڈ میں کام کرے گا لیکن ہمارا خزانہ جہاں موجود ہے وہ جگہ نہ صرف آئر لینڈ کی حدود میں ہے بلکہ اس علاقے میں ہے جہاں ماگا آثار قدیمہ کے آثار پھیلے ہوئے ہیں اور محکمہ آثار قدیمہ کے دفاتر اور رہائش گاہیں موجود ہیں۔ وہ سائنسدان ہے لہٰذا وہ عام آدمیوں سے زیادہ جانتا ہو گا۔ اگر اس نے کسی بھی طرح اسے ٹریس کر لیا تو معاملات بہت گھمبیر ہو جائیں گے''...... باس نے کہا۔

''آپ کیا چاہتے ہیں''...... جوزف نے کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ اس معاملے کا انکشاف ہونے سے پہلے ہی اس عمران کا خاتمہ کر دیا جائے''...... باس نے کہا۔

''باس۔ اگر ہم اس سے ٹکرا گئے تو وہ ہمارے پیچھے یہاں بھی آ سکتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ ہم صرف مشین سے نگرانی کریں اور بس۔ ہاں۔ جب وہ اس جگہ کو چیک کرائے تو پھر آگے بڑھ کر اس کا خاتمہ بھی کیا جا سکتا ہے''...... مورین نے کہا۔

''لیکن تب تک وہ ہمارے خزانے کا راز فاش کر چکا ہو گا۔ پھر ہمیں کیا فائدہ ملے گا''...... باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے باس۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ یہی کہ ہم ماگا آثار قدیمہ پہنچ جائیں اور وہاں کے اہلکاروں کو رقم دے کر ڈائریکٹر جنرل کے آفس میں بات چیت باہر سے ریکارڈ کرائیں اور اگر عمران ہمارے بارے میں کوئی بات کرے تو ہم فوری حرکت میں آ جائیں''...... جوزف نے کہا۔

''جو بھی کرو پلاننگ سے کرو لیکن ہمارا خزانے کا منصوبہ اوپن نہیں ہونا چاہئے''...... باس نے کہا۔

''اوکے باس۔ ہم اپنا ہیڈکوارٹر واران میں بنا لیتے ہیں۔ وہاں سے ہم آسانی سے آئرلینڈ میں آثار قدیمہ کے علاقے کی مشینی نگرانی بھی کر سکیں گے اور آثار قدیمہ کے علاقے میں ہمارا ایک ایجنٹ بھی کام کرے گا''...... جوزف نے کہا۔

''میں نے بہت سوچ سمجھ کر تمہارے گروپ کا انتخاب کیا ہے اور تمام پس منظر اور وجوہات کا بھی تمہیں علم ہو گیا ہے۔ اب تم نے اسے اوپن ہونے سے بچانا ہے۔ جب تک کہ ہم زیر زمین ایسی تمام چٹانیں نہ نکال لیں جن میں کیمیائی عناصر دھات کے ذرے موجود ہیں ورنہ نہ صرف یہ ہمارے پورے ملک کا نقصان ہو گا بلکہ تم تینوں کا نام بھی سروسز سے خارج کر دیئے جائیں گے''۔ باس نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''آپ بے فکر رہیں باس۔ آپ نے ہمارا انتخاب کر کے ہمیں اعزاز بخشا ہے ہم ہر صورت میں اس مشن کو کامیاب کرائیں

گے''...... مورین نے کہا۔

''ایک بات اچھی طرح اپنے ذہن میں بٹھا لو کہ عمران کوئی عام ایجنٹ نہیں ہے کہ ویسے ہی وہ تمہارے ہاتھوں مار کھا جائے گا۔ اس لئے اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ تمہاری گردنوں تک پہنچے، تمہارے ہاتھ اس کی گردن تک پہنچ جانے چاہئیں''...... باس نے کہا۔

''یس باس۔ ہم خیال رکھیں گے۔ اب ہمیں اجازت''۔ جوزف نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''مجھے ساتھ ساتھ رپورٹیں ملتی رہنی چاہئیں کیونکہ اوپر بیٹھے حکام مجھ سے پوچھتے رہتے ہیں''...... باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ یس سر''...... تینوں نے کہا اور پھر ایک ایک کر کے تینوں آفس سے باہر چلے گئے۔

آسکر کے ذہن پر چھایا ہوا اندھیرا آہستہ آہستہ روشنی میں تبدیل ہوتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اور شعور بیدار ہوا تو وہ بے اختیار اچھل کر اٹھنے لگا لیکن گردن سے لے کر پیروں تک موجود راڈز کی وجہ سے بے بس ہو کر بیٹھ گیا۔ سائیڈ کرسی پر ڈیمی موجود تھی جو ہوش میں آنے کے پروسیس سے گزر رہی تھی۔ سامنے کرسی پر وہ آدمی جسے عمران کہا گیا تھا بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ دو لڑکیاں بھی کرسیوں پر موجود تھیں۔

''یہ سب کیا ہو گیا۔ کیسے ہو گیا۔ کیسے ممکن ہوا''...... آسکر نے قدرے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ انہونی کے ہونے پر حیرت زدہ ہو کر بڑبڑا رہا ہو لیکن اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا ڈیمی نے ہوش میں آتے ہی نہ صرف چیخ ماری بلکہ اس نے اپنے جسم کو اس انداز میں جھٹکے دینے شروع کر دیئے جیسے اسے لرزے کا بخار چڑھ گیا

ہو۔

''یہ سب دھوکہ ہے، سازش ہے، یہ کس نے حرکت کی ہے کہ دشمنوں سے مل گیا ہے۔ بولو کون ہے''...... ڈیمی نے چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔

''میں تمہارے ساتھ اس حالت میں موجود ہوں اور دونوں محافظ فرش پر لاشوں کی صورت میں پڑے نظر آ رہے ہیں۔ اب بتاؤ کون آ کر سازش کر گیا ہے''...... آسکر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ اتنے بھاری جسموں کے لوگ اچانک کیسے راڈز کے درمیان سے نکل گئے ہیں''...... ڈیمی نے کہا۔

''یہ مجھے نہیں معلوم کہ کیسے ہوا ہے''...... آسکر نے کہا۔

''تم نے یہ سب کیسے کیا ہے''...... ڈیمی نے اب سامنے بیٹھے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ سائنس کا کوئی توڑ نہیں ہے لیکن انسانی ذہن اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ وہ سائنس کو شکست دے سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ راڈز تو دنیا کے سب سے محفوظ راڈز ہیں۔ یہ ریموٹ کنٹرولر سے اوپن ہوتے ہیں یا غائب ہوتے ہیں اور یہ ریموٹ کنٹرولر تمہارے پاس تو نہیں، ہمارے آدمی کے پاس تھا۔ پھر تم نے کس طرح راڈز غائب کیے ہیں''...... ڈیمی نے کہا۔

''یہ فارمولا تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گا ورنہ میں تمہیں اس کا

مظاہرہ ابھی دکھاتا کہ ذہن کو ایک نقطے پر مرتکز کر کے ذہنی طاقت کا جس پر اثر ڈالنا ہو اس کی تصویر آنکھوں میں بھر لو تو انسانی ذہن بالکل اس طرح کام کرتا ہے جس طرح ریموٹ کنٹرولر کام کرتا ہے۔ ریموٹ کنٹرولر کا فنکشن بھی یہی ہے کہ وہ طاقتور سگنل بھیج کر چیزوں کو حرکت میں لے آتا ہے اس طرح ذہن بھی طاقتور سگنلز بھیجتا ہے تو راڈز حرکت میں آ جاتے ہیں یہاں بھی ایسا ہی ہوا ہے''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''کیوں احمقوں اور پاگلوں والی باتیں کر رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان کسی مشین کو دیکھے اور وہ چل پڑے''...... ڈیمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ نانسنس۔ اب اگر تم نے کوئی بکواس کی تو ابھی گولی سے اڑا دوں گی''...... جولیا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

''پہلے تم اپنے ساتھی کو سمجھاؤ۔ وہ کیوں بچہ بن رہا ہے''۔ ڈیمی نے کہا۔

''اگر تم یہ بات تسلیم نہیں کر رہی تو پھر بتاؤ کہ راڈز غائب کیسے ہو گئے جب راڈز غائب ہوئے تو اس وقت کمرے میں تم، آسکر اور دو محافظوں کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا۔ پھر یہ سب کیسے ہو گیا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کھڑا ہو گیا۔ گو آسکر خاموش تھا کیونکہ ڈیمی سیکشن انچارج تھی اور وہ ویسے ہی آتش فشاں مزاج کی مالک تھی۔ ہنستی بھی دل کھول کر تھی اور غصہ اور

اظہار ناراضگی بھی کھل کرتی تھی۔ عمران نے راڈز غائب ہونے کی جو توجیہہ بتائی تھی وہ اس کے حلق سے نیچے نہ اتر رہی تھی لیکن وہ خاموش بیٹھا رہا۔

''میں تمہارے سامنے اس کا مظاہرہ کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور جولیا کی طرف مڑ گیا۔

''تمہارے پاس ہے مشین پسٹل یا نہیں۔ ہے تو مجھے دے دو''...... عمران نے کہا۔

''مشین پسٹل تو لے لو۔ لیکن یہ تم نے ڈرامہ کیوں شروع کر دیا ہے۔ اس سے پوچھ گچھ کرو اور پھر انہیں گولی مار دو''۔ جولیا نے کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ ڈیمی اور آسکر دونوں کی زندگیاں بچ جائیں۔ ابھی ان بے چاروں نے دنیا میں دیکھا ہی کیا ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے موجود چھوٹی ٹیبل اٹھا کر اس نے آسکر اور ڈیمی کے سامنے رکھ دیا اور پھر اس پر وہ مشین پسٹل بھی رکھ دیا۔ آسکر حیران تھا کہ یہ آدمی کیا کرنا چاہتا ہے۔ اب اسے بھی یقین ہو گیا تھا کہ یہ شخص کوئی بڑا ڈرامے باز ہے لیکن وہ اس کی حرکات و سکنات کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ عمران پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تم نے دیکھا کہ مشین پسٹل کتنا وزنی ہے۔ اسے حرکت میں لانے کے لئے فورس کی ضرورت ہے۔ ہاتھ کی فورس یا کوئی اور فورس۔ لیکن بظاہر میں نظروں کے سگنلز سے اسے کیسے حرکت میں

لاتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ کہیں آپ کے سگنلز دوبارہ راڈز کو نہ آپریٹ کر دیں''...... صالحہ نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس کا امکان ہو سکتا ہے لیکن جب میں نظروں میں مشین پسٹل رکھوں گا تو یہی حرکت میں آئے گا''...... عمران نے کہا اور پھر سامنے میز پر پڑے مشین پسٹل پر نظریں جما دیں۔ آسکر بڑے غور سے یہ سب ہوتا دیکھ رہا تھا۔ ڈیمی بھی خاموش بیٹھی اسے اس طرح دیکھ رہی تھی کہ جیسے بچے کسی شعبدہ باز کے مزید جادو کے کرتب دیکھنے کے لئے تجسس سے اس کی طرف دیکھتا ہے اور پھر دو منٹ بعد میز پر موجود مشین پسٹل نے حرکت کی۔ پہلے وہ گھسٹتا ہوا پیچھے کی طرف گیا۔ پھر اس کی سائیڈ تبدیل ہو گئی۔ چند لمحوں بعد بغیر کسی کے چھوئے اس بھاری مشین پسٹل نے باقاعدہ حرکت شروع کر دی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اپنا ایک ہاتھ اپنی دونوں آنکھوں پر رکھ لیا۔ آسکر کو اب تک یقین نہ آ رہا تھا کہ جو کچھ اس نے دیکھا ہے کیا واقعی اس دنیا میں وقوع پذیر ہوا ہے یا اس نے خواب دیکھا ہے۔ لیکن چونکہ یہ سب کچھ اس کے سامنے ہو رہا تھا اس لئے اسے تسلیم تو کرنا ہی تھا۔

''تم نے دیکھ لیا کہ یہ بھاری مشین پسٹل کس طرح حرکت میں آ گیا۔ اب تم خود سوچو کہ جو سگنلز وزنی مشین پسٹل کو اس طرح حرکت میں لا سکتے ہیں کیا وہ راڈز کو آپریٹ نہیں کر سکتے''۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم انسان نہیں ہو۔ کوئی جادوگر ہو یا کسی اور سیارے کی مخلوق ہو''...... ڈیمی نے بے اختیار ہو کر کہا۔

''اسی لئے کہتا ہوں کہ سائنسی ایجادات کو حرف آخر نہ سمجھا کرو۔ بہرحال اب بہت وقت ہو گیا ہے۔ اس لئے معاملات کو سمٹنا چاہئے۔ مجھے یہ تو معلوم ہے کہ تمہارا تعلق لوسانیا کی ایک تنظیم بلیک اسٹون سے ہے اور بلیک اسٹون کے بارے میں مشہور کیا گیا ہے کہ وہ ایجو کارڈ کی ذیلی تنظیم ہے جبکہ ایجو کارڈ تعلیم میں اضافہ کے لئے بنائی گئی ہے۔ تم دونوں بلیک اسٹون کے سپر سیکشن کے سپر ایجنٹس ہو اور تم نے ہی پروفیسر شاربی کے ساتھ ساتھ پاکیشیائی سفارت کار کو اغوا کیا۔ پھر ان پر بے پناہ تشدد کر کے ہلاک کر دیا۔ تمہارا مقصد یہ تھا کہ تم کسی طرح اس خزانے کے بارے میں معلوم کر کے اس پر قبضہ کر لیا جائے جو صرف اساطیری کہانی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ اساطیری کہانی نہیں ہے۔ اصل میں موجود ہے خزانہ''۔ ڈیمی نے اپنی بات پر اڑتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ہو گا۔ اب اپنے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتاؤ۔ کہاں ہے اور کون اس کا انچارج ہے''...... عمران نے کہا تو ڈیمی اس طرح ہنس پڑی جیسے عمران نے کوئی احمقانہ بات کر دی ہو۔

''یہ دوسرا آدمی کیا نام ہے اس کا آسکر۔ ہاں۔ یہ سنجیدہ آدمی

ہے۔ یہ سب کچھ بتا دے گا لیکن یہ ڈیمی تو انتہائی احمق ترین عورت ہے جو صرف چند معلومات دینے پر اپنی جان بچا سکتی ہے لیکن یہ ایسا نہیں کرے گی''...... اس لڑکی نے جسے جولیا کہا گیا تھا ڈیمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم جو جادو چاہے کر سکتے ہو لیکن میں تمہارے ساتھ کسی طرح کا تعاون نہیں کر سکتی''...... ڈیمی نے کہا۔ اب آسکر بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اس سچوئیشن کو کیسے ڈیل کیا جائے لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

''تم کیا پوچھنا چاہتے ہو''...... اچانک ایک خیال کے تحت آسکر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بلیک اسٹون کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کا انچارج کون ہے اور کہاں رہتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر میں بتا دوں تو کیا تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے''...... آسکر نے کہا۔

''خبردار۔ اگر تم نے زبان کھولی تو میں تمہارا عبرت ناک حشر کر دوں گی''...... ڈیمی نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آواز اور لہجے میں بے پناہ غصہ تھا لیکن آسکر کو احساس ہو گیا تھا کہ وہ بری طرح پھنس چکے ہیں اور اب جان بچانا ضروری ہے۔

''تم خاموش رہو۔ مجھے بات کرنے دو''...... آسکر نے گردن موڑ کر سائیڈ پر موجود ڈیمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم خاموش رہو۔ میں تمہاری ہیڈ ہوں اور تمہیں کہہ رہی ہوں''...... ڈیمی نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا تو وہ لڑکی جولیا ایک جھٹکے سے اٹھی اس نے میز پر پڑا ہوا مشین پسٹل اٹھا کر سیدھا کیا لیکن عمران نے اٹھ کر تیزی سے اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل جھپٹ لیا۔

''یہ۔ یہ عورت اس قابل ہی نہیں ہے کہ مزید زندہ رہ سکے''۔ جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

''ابھی نہیں''...... عمران نے کہا اور مشین پسٹل اپنی جیب میں ڈال لیا۔

''ہاں۔ بولو تم''...... عمران نے آسکر کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ہمارے بتانے کے باوجود اگر تم نے ہمیں زندہ نہ چھوڑا تو پھر ہم کیوں بتا کر مریں''...... آسکر نے کہا۔

''تم نے مظاہرہ دیکھا ہے نظروں کی طاقت کا۔ تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ میں چاہوں تو تمہارے ذہن میں جھانک کر بھی تمام معلومات نکال لوں۔ لیکن پھر تمہارا ذہنی توازن ختم ہو جائے گا اور تمہیں اس حالت میں گولیاں مارنا تمہارے حق میں ہی بہتر ہو گا''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میں بتا دیتا ہوں''...... آسکر نے رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''آسکر خبردار۔ مت بولنا۔ یہ غداری ہے۔ صریحاً غداری''۔ ساتھ بیٹھی ہوئی ڈیمی نے پوری شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

''تم خاموش رہو تو بہتر ہے''...... آسکر نے ڈیمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ مجھے حکم دو۔ تم میرے نائب ہو۔ اس کا ہمیشہ خیال رکھا کرو''...... ڈیمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم میرے ساتھ بات کرو۔ اس کی طرف مت توجہ دو''۔ عمران نے کہا۔

''تم۔ تم کون ہو یہ کہنے والے۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم ڈیمی کو نظر انداز کرا سکو''...... ڈیمی واقعی غصے سے پاگل ہو رہی تھی۔ آسکر کو معلوم تھا کہ جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا، ڈیمی کا غصہ بھی بڑھتا چلا جائے گا۔ یہ اس کی نفسیات تھی لیکن اگر اس نے بتا دیا اور وہ دونوں زندہ رہ بھی گئے تو ڈیمی نے اسے خود اپنے ہاتھوں سے گولی مار دینی ہے۔ اس لئے وہ خاموش ہو گیا۔

''عمران صاحب۔ آپ کیوں انہیں اس قدر چھوٹ دے رہے ہیں۔ آپ ڈیمی کے ذہن سے نکال لیں سب کچھ۔ پاگل ہوتی ہے تو ہوتی رہے''...... صالحہ نے کہا۔

''میری طرف دیکھو''...... عمران نے قدرے تحکمانہ لہجے میں ڈیمی سے کہا تو ڈیمی نے جیسے ہی اسے دیکھا۔ ان کی نظریں آپس میں ملیں تو دونوں ہی اپنی جگہ پر ساکت ہو گئے۔ پھر چند منٹ بعد

عمران نے ایک جھٹکے سے منہ موڑ لیا۔ پھر اس نے دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔

''کیا ہوا ہے۔ بولو کیا ہوا ہے''...... جولیا نے بے چین ہو کر اٹھتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں۔ ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا اور پھر آسکر کی طرف مڑ گیا۔

''اب میں بتانا شروع کرتا ہوں۔ تم چیک کرتے جانا۔ یہ تمام معلومات میں نے ڈیمی کے ذہن سے حاصل کی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ نظروں ہی نظروں میں دوسرے کے ذہن سے معلومات حاصل کر لی جائیں۔ یہ تم کس دنیا کی باتیں کرتے رہے''...... آسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ابھی معلوم ہو جائے گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے بلیک اسٹون کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں تفصیل بتانا شروع کر دی۔ ڈیمی اور آسکر دونوں کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن عمران اس طرح بولے چلا جا رہا تھا جیسے یہ ہیڈکوارٹر تعمیر ہی اسی نے کرایا ہو اور اس کی وہاں رہائش ہو۔

''یہ سب تمہیں کیسے پتہ چلا''...... ڈیمی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم نے۔ ارے ہاں آسکر۔ میری طرف سے مبارک باد قبول

کرو کہ ڈیمی بظاہر جتنا تم سے لڑتی ہے اس سے کہیں زیادہ تم سے
محبت کرتی ہے۔ دلی محبت''...... عمران نے کہا۔
''شکریہ۔ لیکن اب زندہ رہیں گے تو تمہاری یہ مبارک باد ہمیں
کوئی فائدہ دے گی''...... آسکر نے کہا۔
''تم دونوں نے پاکیشیائی سفارت کار کو اغوا کیا اور پھر اس پر
غیر انسانی تشدد کر کے اسے ہلاک کیا اور اس کی لاش ویران علاقے
میں پھینکوا دی۔ اس لئے تم دونوں اپنا زندہ رہنے کا حق ختم کر چکے
ہو۔ اس لئے سوری۔ اگر تم نے یہ حرکت نہ کی ہوتی تو شاید میں
تمہیں زندہ چھوڑ دیتا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی کرسیوں پر بیٹھی ہوئی جولیا اور صالحہ
بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا
اور پھر اس سے پہلے کہ آسکر اور ڈیمی میں سے کوئی بولتا، فائرنگ کی
تیز آوازوں کے ساتھ ہی کمرے میں انسانی چیخیں گونجنے لگیں۔
گولیاں عمران چلا رہا تھا۔ اس لئے ایک گولی بھی راڈز سے نہ
ٹکرائی ورنہ وہ پلٹ کر انہیں بھی زخمی کر سکتی تھی۔ آسکر کو چند لمحوں
کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے گرم سلاخیں اس کے سینے کے اندر
تیروں کی طرح اترتی چلی جا رہی ہیں لیکن اس کا آخری احساس
یہی تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں
رہے۔ اس کے ساتھ ہی آسکر کا جسم ایک بار زور سے تڑپا اور پھر
وہیں کرسی پر ہی ڈھلک گیا۔

بلیک اسٹون کا چیف اسکاٹ ہیڈکوارٹر میں اپنے آفس میں
موجود تھا۔ اس نے ڈیمی اور آسکر سے کوئی ضروری بات کرنا تھی
لیکن فون سیکرٹری باوجود کوشش کے ان سے رابطہ نہ کر سکی لیکن اسی
لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اسکاٹ نے رسیور اٹھا لیا۔
''یس''...... اسکاٹ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔
''آسکر اور ڈیمی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ خصوصی
بڑی جیپ میں سوار ہو کر شہر سے باہر ایک فارم ہاؤس گئے ہیں۔
اس فارم ہاؤس کو انہوں نے سپیشل پوائنٹ بنایا ہوا ہے لیکن وہاں
سے کوئی بھی رسپانس نہیں مل رہا''...... دوسری طرف سے نسوانی
آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔
''کارڈل سے میری بات کراؤ''...... اسکاٹ نے جھلائے
ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور اس نے کریڈل پر
پٹخ دیا جیسے اصل قصور وار یہی رسیور ہو۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی ایک بار

پھر بج اٹھی تو اسکاٹ نے ایک جھٹکے سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... اسکاٹ نے قدرے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

''کارڈل لائن پر ہے جناب''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہیلو کارڈل۔ میں اسکاٹ بول رہا ہوں''...... اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ حکم فرمائیں''...... دوسری طرف سے بولنے والا مرد تھا۔ اس کا لہجہ بھی مؤدبانہ تھا۔

''آسکر اور ڈیمی دونوں غائب ہیں۔ کہیں دستیاب نہیں ہو رہے میں نے ان سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ آسکر اور ڈیمی دونوں ایک بڑی جیپ میں سوار ہو کر فارم ہاؤس سپیشل پوائنٹ پر گئے ہیں لیکن وہاں بھی ان سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ تم فوراً سپیشل پوائنٹ پر پہنچو اور مجھے رپورٹ دو کہ وہ کیوں جواب نہیں دے رہے''...... چیف نے قدرے درشت لہجے میں کہا۔ اسے واقعی آسکر اور ڈیمی دونوں پر غصہ آ رہا تھا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اسکاٹ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور سامنے موجود فائل پر جھک گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

''کارڈل لائن پر ہے۔ بات کریں''...... فون سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے کارڈل''...... اسکاٹ نے کہا۔

''چیف۔ یہاں تو قتل عام ہوا پڑا ہے''...... دوسری طرف سے کارڈل کی وحشت بھری آواز سنائی دی۔

''قتل عام۔ کیا مطلب۔ پاگل تو نہیں ہو گئے تم''...... اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

''چیف۔ بلیک روم میں راڈز کی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر میڈم ڈیمی کی لاش موجود ہے اور دوسری کرسی پر آسکر بھی اسی حالت میں موجود ہے۔ راڈز اب بھی ان کے جسموں کے گرد موجود ہیں۔ سپیشل پوائنٹ کے دونوں آدمی الفریڈ اور انتھونی کی لاشیں بھی اسی کمرے میں پڑی ہوئی ہیں''...... کارڈل نے کہا تو اسکاٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے اچانک دھماکے سے اس کے ٹکڑے ہو گئے ہوں۔ اس کے انتہائی کامیاب ایجنٹ اس انداز میں مارے جائیں گے ایسا تو اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ اس نے بغیر کوئی مزید بات کئے رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھا کر اس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''اسکاٹ بول رہا ہوں''...... اسکاٹ نے سادہ سے لہجے میں

کہا۔

''اوہ تم۔ آج کیسے خیال آ گیا کہ ڈورتھی کو فون کر لوں''۔ دوسری طرف سے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

''سنو ڈورتھی۔ میں بے حد پریشان ہوں۔ میرے دو سپر ایجنٹس آسکر اور ڈیی دونوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب مجھے خطرے کا احساس ہونا شروع ہو گیا ہے کہ ہم سب مارے جائیں گے''...... اسکاٹ نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ تفصیل سے بتاؤ۔ میں تمہاری مدد کروں گی''...... ڈورتھی نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا اور اسکاٹ نے اسے ماگا خزانے کی تلاش کی تفصیل بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ ایک پاکیشیائی سفارت کار کو آسکر اور ڈیی نے تشدد کر کے ہلاک کر دیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ وہ خزانے کے بارے میں جانتا ہے۔ اس پر تشدد کیا گیا لیکن وہ کچھ بتائے بغیر ہلاک ہو گیا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس آئر لینڈ پہنچی اور وہ حرکت میں آ گئی۔ آسکر اور ڈیی یقیناً ان کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہوں گے۔

''جن سے انہوں نے انتقام لینا تھا لے لیا۔ اب تمہیں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے''...... ڈورتھی نے کہا۔

''وہ صرف آسکر اور ڈیی تک محدود نہیں رہیں گے۔ ان کی تاریخ یہ ہے کہ وہ پوری ایجنسی کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ لازماً انہوں نے ڈیی اور آسکر سے ہیڈکوارٹر اور میرے بارے میں پوچھا ہو

گا۔ ڈیی تو بتانے والی فطرت ہی نہیں رکھتی البتہ آسکر ان کے داؤ میں آ سکتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ دوسرا حملہ مجھ پر ہو گا''...... اسکاٹ نے کہا۔

''تم نے مجھے فون کیا ہے۔ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو''...... ڈورتھی نے کہا۔

''تمہارا پورے ملک میں وسیع نیٹ ورک موجود ہے۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے مجھے بتاؤ۔ اس کے بعد میں جانوں اور وہ جانیں۔ معاوضہ منہ مانگا دوں گا''...... اسکاٹ نے کہا تو ڈورتھی بے اختیار ہنس پڑی۔

''ان کی تصویریں ہیں آپ کے پاس''...... ڈورتھی نے کہا۔

''ہاں۔ میں ابھی بھجوا دیتا ہوں''...... اسکاٹ نے کہا۔

''معاوضہ ایک لاکھ ڈالرز بھی ساتھ بھجوا دینا''...... ڈورتھی نے کہا۔

''اوکے۔ اپنا بینک اکاؤنٹ اور بینک کے بارے میں تفصیل بتا دو۔ میں آن لائن رقم بھجوا دوں گا''...... اسکاٹ نے کہا اور پھر دوسری طرف سے جو کچھ بتایا گیا وہ اس نے کاغذ پر نوٹ کر لیا۔

''اوکے۔ میں جلد ہی انہیں ٹریس کر لوں گی''...... ڈورتھی نے کہا۔

''ایک بار ٹریس کر دو۔ میں پوری تنظیم کو ان کے سامنے لا کھڑا کر دوں گا۔ ارے ہاں۔ یہ بتانا تو میں بھول گیا کہ ایک گروپ

ہے جس میں چار مرد اور دو عورتیں ہیں۔ چاروں مرد اور ایک عورت ایشیائی ہے جبکہ ایک عورت سوئس نژاد ہے''...... اسکاٹ نے کہا۔

''پھر تو جلدی ٹریس ہو جائیں گے۔ اوکے''...... ڈورتھی نے کہا تو اسکاٹ نے رسیور کریڈل پر رکھنے کی بجائے کریڈل کو پریس کر کے کال کاٹی اور ایک بار پھر نمبر پریس کر دیئے۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''ریمنڈ۔ میرے آفس آ جاؤ''...... اسکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ریمنڈ ہیڈکوارٹر کے جنرل انتظامات کا انچارج تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی داخل ہوا۔ اس نے اسکاٹ کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''بیٹھو''...... اسکاٹ نے کہا تو ریمنڈ کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ایک افسوس ناک خبر ہے کہ آسکر اور ڈیجی دونوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ہیں۔ ان کی لاشیں سپیشل پوائنٹ پر موجود ہیں۔ ان کی لاشیں وہاں سے لے آؤ اور یہاں برقی بھٹی میں ڈال کر انہیں راکھ کر دو۔ ورنہ یہاں کی پولیس ہمارا پیچھا قیامت تک نہیں چھوڑے گی''...... اسکاٹ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... ریمنڈ نے کہا۔

''یہ کاغذ لو۔ اس پر موجود اکاؤنٹ میں ایک لاکھ ڈالرز فوری

آن لائن بھجوا دو''......اسکاٹ نے سامنے پڑے ہوئے کاغذ کو اٹھا کر ریمنڈ کے سامنے رکھ دیا۔ ریمنڈ نے کاغذ اٹھایا اور اسے پڑھنے لگا۔

''یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... ریمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور آخری بات یہ کہ ہیڈکوارٹر کی سیکورٹی کو الرٹ کر دو۔ خاص طور پر اینٹی بے ہوش ریز یہاں مسلسل آن رہنی چاہئیں کیونکہ ان کا طریقہ کار یہی ہے کہ یہ بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کرتے ہیں۔ پھر اطمینان سے اندر داخل ہو جاتے ہیں اور جو چاہئیں کر گزرتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے بے ہوشی سے بچانے والی جو گولیاں خصوصی طور پر ایکریمیا سے منگوائی ہیں وہ بھی پورے سٹاف میں بانٹ دو۔ دو گولیاں میرے لئے بھجوا دو''۔

اسکاٹ نے کہا تو ریمنڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت گارڈن کالونی کی ایک رہائش گاہ میں موجود تھا۔ یہ کوٹھی پاکیشیا سے روانگی سے پہلے اس نے اپنے ایک دوست کو کہہ کر حاصل کی تھی۔ ان سب نے اب یورپی میک اپ کر لیا تھا۔ جولیا کا بھی یورپی میک اپ کیا گیا تھا کیونکہ اگر میک اپ نہ کیا جاتا تو وہ ان سب کی شناخت سمجھی جاتی۔

''عمران صاحب۔ اب آپ کا ٹارگٹ کیا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''میرا تو شروع سے ایک ہی ٹارگٹ ہے اور ایک ہی رہے گا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ آپ کس ٹارگٹ کی بات کر رہے ہیں۔ میں تو مشن کے سلسلے میں پوچھ رہا ہوں''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب ٹارگٹ کا کیا بتاؤں۔ اگر تم خطبہ نکاح یاد کر لیتے تو اب

تک ٹارگٹ مکمل ہو چکا ہوتا''...... عمران نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ تم لیڈر ہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم جو منہ میں آئے کہتے جاؤ۔ دوسروں کی عزت کا خیال رکھا کرو''...... جولیا نے عمران کی بات سمجھ کر درشت اور سخت لہجے میں کہا۔

''دیکھا تم نے۔ اب گالیوں کی کسر رہ گئی ہے۔ وہ بھی سن لوں گا تاکہ ٹارگٹ مکمل ہو سکے کیونکہ بزرگ کہتے ہیں کہ ٹارگٹ آسمانوں پر مقرر کئے جاتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ بزرگ تو کہتے ہیں جوڑے آسمانوں پر طے کئے جاتے ہیں اور ان پر عمل زمین پر ہوتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ منہ دھو رکھے۔ اس کا کوئی جوڑا طے نہیں ہوا۔ یہ اسی طرح اپنی عمر گزار کر مر جائے گا''...... تنویر نے کہا۔

''شٹ اپ تنویر۔ تمہیں بات کرنا نہیں آتی۔ نانسنس''...... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری''...... تنویر نے اپنی عادت کے مطابق غلطی کو فوراً تسلیم کرتے معذرت کر لی لیکن پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی، فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سب چونک پڑے کیونکہ یہاں تو ان کا کوئی واقف نہ تھا اور پھر کس کا فون ہو سکتا تھا۔ گھنٹی مسلسل بج

رہی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ پرنس بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے نام کی بجائے پرنس کے نام سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''میٹرو کلب سے ڈینڈی بول رہا ہوں پرنس''...... دوسری طرف سے یورپی زبان اور لہجے میں کہا گیا۔

''کوئی خاص بات جو فون کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''انتہائی خاص بات ہے جس کے لئے مجھے کال کرنا پڑی ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ بلیک ۔ سٹون کے چیف اسکاٹ نے اپنے سپر ایجنٹوں کی موت کا انتقام لینے کے لئے یہاں ایک وسیع نیٹ ورک کی مالکہ ڈورتھی کو بھاری معاوضہ دے کر ہائر کر لیا ہے اور آپ سب کی تصویریں بھی اسے پہنچا دی گئی ہیں اور اب وہ سونگھنے والے کتوں کی طرح پورے دارالحکومت میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس انتہائی جدید کیمرے بھی موجود ہیں جو میک اپ کو بھی چیک کر لیتے ہیں۔ اس لئے آپ محتاط رہیں''...... ڈینڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ڈورتھی کہاں بیٹھتی ہے اور کس ٹائپ کی عورت ہے یہ''۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ڈورتھی کا اپنا کلب ہے جس کا نام بھی ڈورتھی کلب ہے اور یہ کلب غنڈوں اور جرائم پیشہ افراد کو بے حد پسند ہے۔ ڈورتھی نہ صرف وہاں بطور جنرل مینجر کام کرتی ہے بلکہ اس کی رہائش بھی

چوتھی منزل پر اس کے آفس کے قریب ہے۔ ویسے چوتھی منزل پر لفٹ بغیر ڈورتھی کی اجازت کے نہیں جا سکتی اور اگر کوئی سیڑھیاں چڑھ کر وہاں پہنچے تو وہاں موجود مسلح گارڈز اسے اٹھا کر نیچے پھینک دیتے ہیں اس معاملے میں وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتے''...... ڈینڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ڈورتھی کا کیا تعلق ہے بلیک اسٹون کے ساتھ''...... عمران نے پوچھا۔

''بلیک اسٹون کا چیف اسکاٹ اور ڈورتھی کئی سالوں تک میاں بیوی رہے ہیں لیکن پھر ان کے درمیان کوئی ایسی بات ہوئی کہ دونوں الگ ہو گئے لیکن اب بھی وہ ایک دوسرے سے دوستوں کے انداز میں ملتے ہیں''...... ڈینڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور سکاٹ جس ہیڈکوارٹر میں بیٹھتا ہے وہ کہاں ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''مجھے چیف نے حکم دیا تھا کہ میں آپ کے یہاں آنے سے پہلے بلیک اسٹون کے ہیڈکوارٹر کو تلاش کراؤں اور میں نے حکم کی تعمیل کی ہے''...... ڈینڈی نے کہا۔

''کیا تفصیل ہے''...... عمران نے کہا۔

''پرنس۔ بلیک اسٹون کے یہاں دو ہیڈکوارٹرز ہیں۔ ایک وہ جو سب کے سامنے ہے۔ ایڈن کالونی کی کوٹھی نمبر تین سو دس۔ لیکن اصل ہیڈکوارٹر اور ہے۔ اس ہیڈکوارٹر میں بلیک اسٹون کا سپر چیف

بیٹھتا ہے اور یہ سپر چیف ہی اصل میں بلیک اسٹون کو چلاتا ہے۔ سب کے سامنے سکاٹ ہوتا ہے لیکن وہ صرف چیف ہے۔ اسے ہدایات سپر چیف دیتا ہے جس کا نام پال ہنٹر ہے لیکن سب اسے لارڈ ہنٹر کہتے ہیں۔

وہ لوسانیا اور اس سے ملحقہ ممالک میں دنیا بھر کے تمام جرائم کا سرپرست ہے۔ اس سے ملکوں کے صدر، پرائم منسٹرز اور اعلیٰ ترین حکام سب ڈرتے ہیں۔ ویسے وہ انتہائی سفاک فطرت آدمی ہے کوئی اسے ایک نظر غور سے دیکھ لے تو اس کی شامت آ جاتی ہے۔ وہ جب بھی پبلک میں آتا ہے تو اس کے ساتھ دس لڑاکا اور نشانہ باز افراد ہوتے ہیں اور لارڈ ہنٹر کا اشارہ دیکھ کر وہ اچھے بھلے آدمی کو وہیں گولیاں مار دیتے ہیں''...... ڈینڈی جب بولنے پر آیا تو پھر اس طرح جذباتی ہوا کہ اس کی آواز میں جذباتیت نمایاں طور پر محسوس ہو رہی تھی۔

''تم بے حد جذباتی ہو رہے ہو۔ کیا تمہارے ساتھ اس کی طرف سے کوئی ٹریجڈی ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ اس نے میرے والد، میری بیوی اور میرے دس سالہ بیٹے کو کھلے عام گولیاں مار کر ہلاک کرا دیا۔ وجہ صرف یہ کہ جب وہ آ رہا تھا تو انہوں نے اس کے سامنے چلنے کی جرأت کیسے کی''۔ ڈینڈی نے جواب دیا۔

''تم نے کوئی جوابی کارروائی نہیں کی''...... عمران نے پوچھا۔

''میں بہت رویا پیٹا۔ لیکن سب نے میری بات سننے سے انکار کر دیا بلکہ مجھے دھمکیاں ملنا شروع ہو گئیں کہ اگر میں نے شور مچایا تو وہ لوگ میرا پورا گھر بموں سے اڑا دیں گے اور وہ بڑی آسانی سے ایسا کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں خاموش ہو گیا''...... ڈینڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ لارڈ ہنٹر عام طور پر کس کلب میں اٹھتا بیٹھتا ہے اور اس کی رہائش گاہ اور کوئی آفس ہے تو وہ کہاں ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''رہائش گاہ اور آفس سب کچھ اسی ہیڈکوارٹر میں ہے جو براؤن کالونی کے آخر میں ایک علیحدہ محل نما کوٹھی ہے۔ اس کی ایک نشانی بھی ہے کہ اس پر ایک جھنڈا لگا ہوا ہے جو کسی زمانے میں بحری قزاق استعمال کرتے تھے اور جہاں تک کلب کا تعلق ہے تو لارڈ ہنٹر ڈورتھی کلب میں زیادہ آتا جاتا ہے۔ شاید اسے یہاں کا ماحول پسند ہے''...... ڈینڈی نے جواب دیا۔

''اس کلب میں لارڈ ہنٹر کہاں بیٹھتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ایک سائیڈ پر ایک خصوصی پورشن بنایا گیا ہے۔ اسے لارڈ پورشن کہا جاتا ہے۔ اس کا ایک راستہ باہر سے بھی ہے اور ایک اندر سے۔ لارڈ ہنٹر کے آدمی اس کے ساتھ ہی لارڈ پورشن میں جاتے ہیں اور وہیں اس وقت تک رہتے ہیں۔ لارڈ ہنٹر نے جس جس سے ملاقات کرنا ہوتی ہے انہیں کال کر لیا جاتا ہے اور پھر لارڈ ہنٹر

ان سے جرائم اور مجرمانہ سرگرمیوں کے ذریعے حاصل کی گئی رقم میں سے نصف حصہ لے لیتا ہے۔

ہر آدمی کے آنے کے بعد لارڈ ہنٹر فون پر اپنے آدمیوں سے اس آدمی کے بارے میں رپورٹ لیتا ہے۔ اگر کسی پر شک پڑ جائے تو اسے وہیں اسی وقت گولیوں سے اڑا دیا جاتا ہے۔ لارڈ ہنٹر کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ مارشل آرٹ کا بھی ماہر ہے اور زبردست نشانے باز بھی''...... ڈینڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ڈورتھی اس سے ملاقات نہیں کرتی''...... عمران نے پوچھا۔

''لارڈ ہنٹر اسے کال کرے تو وہ چلی جاتی ہے ورنہ نہیں''۔ ڈینڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ان معلومات کا بے حد شکریہ۔ میں چیف کو جو رپورٹ دوں گا اس میں تمہاری تعریف ضرور کروں گا''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا شکریہ پرنس''...... ڈینڈی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ رپورٹ میں تعریف لکھی جائے تو چیف اس قدر انعام دے دیتا ہے کہ انسان کی سوچ سے بھی باہر ہوتا ہے۔

''اوکے۔ تھینک یو''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''ہمارا ان لوگوں سے لڑنے کا کیا فائدہ۔ یہ یہاں کے جرائم پیشہ لوگ ہیں اور یہیں جرائم کرتے ہیں۔ ان سے خواہ مخواہ ٹکرانے

کا کیا فائدہ۔ کیا اس سے یہاں کے جرائم ختم ہو جائیں گے''۔ صفدر نے کہا۔

''ہر وہ شخص جو بلیک اسٹون سے کسی بھی انداز میں ملوث ہے خصوصی طور پر اس کے بڑے ان کا خاتمہ ہمارا مشن ہے تاکہ آئندہ بلیک اسٹون کسی پاکیشیائی سفیر پر حملہ کرنے سے پہلے ہزار بار سوچے اور لارڈ ہنٹر جیسے آدمی تو اس کرۂ ارض کے ناسور ہیں۔ ان کے ہاتھ نجانے کتنے بے گناہ لوگوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ ان کی ایک ایک بوٹی بھی کردی جائے تب بھی کم ہے''۔ عمران نے بھی جذباتی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''آئی ایم سوری عمران صاحب۔ آپ کے جواب نے مجھے قائل کرلیا ہے۔ میں غلط سمت میں سوچ رہا تھا۔ ان لوگوں کا خاتمہ احسن اقدام ہے''...... صفدر نے کہا۔

''گڈ۔ تم واقعی بڑے دل کے مالک ہو۔ دیکھو صالحہ کے چہرے پر بھی خوشی کے تاثرات ہیں''...... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کے کاندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا صالحہ نے بے اختیار منہ دوسری طرف کرلیا۔

''باتیں بہت ہو چکیں۔ اب ایکشن میں آ جاؤ''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سنو۔ سب سے پہلے ہم نے ڈورتھی کا خاتمہ کرنا ہے تاکہ اس کا نیٹ ورک بکھر جائے اور ہمارا تعاقب نہ کر سکے۔ اس کے بعد

اس لارڈ ہنٹر اور اس کے حواریوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ پھر دونوں ہیڈکوارٹرز کو بموں سے اڑا دینا ہے۔ اس طرح ہمارا یہ مشن یہاں لوسانیا میں ختم ہو جائے گا اس کے بعد ہم آئر لینڈ جائیں گے تاکہ وہاں سے اپنے دوسرے مشن کا آغاز کریں کہ سوڈ ماگا کس نے چرائی تھی اور کیوں واپس کر دی۔ اس کے بعد واپس پاکیشیا جائیں گے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو اب آپ ڈورتھی کلب جائیں گے۔ کون کون ساتھ جائے گا''...... صفدر نے کہا۔

''ڈینڈی بتا رہا تھا کہ وہاں کا ماحول انتہائی خراب ہے۔ وہاں غنڈے اور بدمعاش بیٹھتے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ تنویر اور کیپٹن شکیل میرے ساتھ جائیں اور صفدر یہاں رہ جائے تاکہ کوئی اچانک معاملہ سامنے آئے تو صفدر اسے آسانی سے حل کر سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہم ساتھ جائیں گی۔ ہم یہاں گھر بیٹھنے کے لئے نہیں آئیں اور اگر کسی نے کوئی غلط حرکت کی تو اس سے اس طرح نمٹ لیں گے کہ باقی سب خوف سے ہی مر جائیں گے''...... صالحہ نے کہا۔

''صالحہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔ ہم بھی ساتھ جائیں گی''...... جولیا نے بھی بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم سب ساتھ چلو''...... عمران نے کہا تو سب کے چہرے کھلے اٹھے۔

''ہمیں اسلحہ وغیرہ ساتھ لے جانا ہے''...... صفدر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''ارے ارے اس وقت تو کلب میں الو بول رہے ہوں گے۔ رات کو جائیں گے۔ ابھی آرام کر لو''...... عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار ایسے سانس لئے جیسے اپنے آپ کو جبراً مطمئن کرنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

لوسانیا کے دارالحکومت کے ایک ہوٹل کے کمرے میں آئس لینڈ کی دو ایجنٹس لڑکیاں بیٹھی شراب سپ کر رہی تھیں۔

”عجیب الٹے چکر میں پھنسا دیا ہے چیف نے“...... ایک لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مارگریٹ۔ تمہیں ہزار بار سمجھایا ہے کہ باس کے خلاف کوئی بات نہ کیا کرو۔ چیف کے ایسے ذرائع ہوتے ہیں جو انہیں لمحہ لمحہ کی خبر دیتے ہیں اور اگر تمہاری باتیں ان تک پہنچ گئیں تو تمہیں چٹکی میں مسل دیا جائے گا“...... دوسری لڑکی نے کہا۔

”تمہارا کام ہی اب یہی رہ گیا ہے ڈیسی۔ کہ تم باس سے کیا، ہر ایک سے ڈرتی رہ جاؤ“...... مارگریٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”بہرحال اس طرح ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنا ہمیں اس لئے ناگوار لگ رہا ہے کہ ہمارے حرکت میں آنے کا کوئی سکوپ نظر نہیں آیا اور ہم منجمد ہو کر رہ گئے ہیں“...... ڈیسی نے کہا۔

”تم نے یہاں دور روز میں کیا کیا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ۔ میں تو سارا ن دن کمرے میں پڑی رہتی ہوں اور تم سارا دن غائب رہتی ہو“...... مارگریٹ نے کہا۔

”میں عمران کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہی ہوں“...... ڈیسی نے جواب دیا۔

”وہ آئر لینڈ جائے گا خزانہ تلاش کرنے۔ یہاں کیوں آئے گا“...... مارگریٹ نے کہا۔

”تمہیں چیف نے بتایا نہیں تھا کہ لوسان کی تنظیم بلیک اسٹون نے پاکیشیائی سفارت کار کو اغوا کر کے اس پر بے پناہ تشدد کیا تا کہ خزانے کے بارے میں اس سے معلومات حاصل کی جائیں لیکن پھر اس کی لاش ویرانے سے ملی۔ عمران اور اس کے ساتھی اس لئے یہاں آئیں گے کہ وہ پہلے اپنے سفارت کار کا انتقام لیں گے۔ پھر آئر لینڈ جائیں گے“...... ڈیسی نے کہا۔ وہ ساتھ ساتھ شراب بھی سپ کر رہی تھی۔

”لیکن ہم انہیں شناخت کیسے کریں گی“...... مارگریٹ نے کہا۔

”گروپ کے لحاظ سے۔ کیونکہ وہ یقیناً میک اپ میں ہوں گے۔ گروپ میں چار مرد اور دو عورتیں ہیں اور کہا جاتا ہے کہ عمران زیادہ دیر تک سنجیدہ نہیں رہ سکتا۔ یہ بھی اس کی پہچان ہے“۔ ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈیسی بول رہی ہوں"...... ڈیسی نے کہا۔

"فلپ بول رہا ہوں میڈم۔ مجھے پاکیشیائیوں کے بارے میں تفصیلی معلومات مل گئی ہیں لیکن انہیں فون پر نہیں بتایا جا سکتا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے ہوٹل کے کمرے میں آ جاؤں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"آ جاؤ"...... ڈیسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ ہمیں احمق بنانے کی کوشش کر رہا ہے ڈیسی۔ تم نے خواہ مخواہ ایک لاکھ ڈالرز کا وعدہ کر لیا"...... مارگریٹ نے کہا۔

"اگر اس نے جھوٹ بولا تو اس کا خمیازہ بھی خود ہی بھگتے گا"...... ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ ان کی باتوں کو کنفرم ضرور کرانا"...... مارگریٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا مشورہ دیا ہے"...... ڈیسی نے کہا تو مارگریٹ کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ آدمی کیا نام ہے اس کا فلپ۔ یہ کون ہے اور تم نے کب اس سے بات کی"...... مارگریٹ نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"ایک دوست نے یہاں کے لئے اس فلپ کی ٹپ دی تھی اور اس نے ہر طرح کی یقین دہانی کرائی تھی کہ فلپ نہ صرف پاکیشیا

سیکرٹ سروس کو جانتا ہے بلکہ وہ انہیں میک اپ میں بھی پہچان لے گا جس پر میں نے اسے ٹاسک دیا تھا کہ وہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر دے تو اسے معاوضہ دیا جائے گا اور تم نے دیکھا کہ چند گھنٹوں کے اندر ہی ہمارا کام ہو رہا ہے"...... ڈیسی نے کہا اور مارگریٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو ڈیسی اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی اور پھر اس نے دروازہ کھولا تو ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آؤ فلپ"...... ڈیسی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو نوجوان اندر داخل ہوا اور اندر موجود مارگریٹ کو سلام کیا۔

"بیٹھو"...... ڈیسی نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کرنے کے بعد واپس آتے ہوئے کہا تو فلپ ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا ہوا ہے"...... ڈیسی نے کہا۔

"میڈم جب آپ نے مجھے ٹاسک دیا اور میں نے وعدہ بھی کر لیا تو میں نے اس کے لئے باقاعدہ پلان بنایا کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی بھی میک اپ میں ہو سکتے ہیں اور صرف گروپ کو چیک کیا جائے تو ایسا ہونا بعید از قیاس نہیں ہے کہ ضروری نہیں کہ یہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہوں۔ انہیں ٹریس کرنے کے لئے اس آدمی کو ٹریس کیا گیا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ یہاں پاکیشیا کے مفادات کی نگرانی کرتا ہے۔ مجھے جب یہ معلوم ہوا تو مجھے یقین ہو گیا کہ اس آدمی جس کا نام ڈینڈی ہے، کا رابطہ یہاں ان

ایجنٹوں سے ہے کیونکہ جب میں اس کی نگرانی کے لئے اس کے کلب گیا تو وہ سیل فون پر بڑے پراسرار انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔ میرے پاس ایسی جدید ترین ڈیوائس ہے جو دو کلو میٹر تک کوئی بھی گفتگو ٹیپ کر سکتی ہے۔ میں نے وہ ڈیوائس جیب سے نکال کر اس کی طرف اس کا رخ کر کے اسے آن کر دیا۔ وہ باتیں کرتا رہا اور میں اسے ٹیپ کرتا رہا۔ پھر اس نے گفتگو ختم کی اور اپنا سیل فون جیب میں ڈال کر وہ واپسی کے لئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ میں نے کلب میں خصوصی طور پر بنے ہوئے سپیشل رومز میں سے ایک کمرہ بک کرایا اور ویٹر مجھے اس کمرے میں چھوڑ آیا۔ میں نے دروازہ اندر سے بند کر کے اسے کیمو فلاج کیا اور پھر ڈیوائس آن کر کے گفتگو کو سنا تو مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ میں بتا نہیں سکتا۔ ہم حیرت انگیز طور پر کامیاب ہو گئے تھے''...... فلپ نے کہا۔

''کیا گفتگو ہے۔ سنواؤ''...... ڈیسی نے کہا تو فلپ نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول سائز کی ایک ڈیوائس نکالی اور اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی ڈیوائس سے آواز نکلی، سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ کوئی مرد بول رہا تھا جسے پرنس کہا جا رہا تھا۔ پھر دوسری آواز سنائی دی۔ یہ ڈینڈی تھا۔ اس کے بعد ان کے درمیان کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ جب یہ گفتگو ختم ہو گئی تو فلپ نے ڈیوائس آف کر کے اسے واپس اپنی جیب میں ڈال

لیا۔

''کیسی رہی میڈم میری کوشش''...... فلپ نے کہا۔

''ونڈر فل۔ اب تم جا سکتے ہو۔ تمہیں تمہارا انعام بھجوا دیا جائے گا''...... ڈیسی نے کہا تو فلپ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے دونوں کو سلام کیا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس بار مارگریٹ نے اٹھ کر دروازہ بند کیا اور اسے اندر سے لاک کر دیا۔

''ہاں۔ اب بتاؤ کہ تم نے اس گفتگو سے کیا نتیجہ نکالا ہے''۔ مارگریٹ نے کہا۔

''ہمیں اب انتظار کرنا پڑے گا اور یہ انتظار بہت طویل بھی ہو سکتا ہے''...... ڈیسی نے کہا۔

''کیا مطلب ہوا تمہاری بات کا''...... مارگریٹ نے کہا۔

''ہمارا مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ نہیں ہے۔ ہمارا مشن ہے خزانے کو ٹریس کرنا اور بقول باس، یہ کام صرف عمران ہی کر سکتا ہے۔ اس لئے اگر عمران کا خاتمہ ہو گیا تو ایک لحاظ سے ہمارا مشن ہی ختم ہو جاتا ہے کیونکہ ہمارے مشن کا تمام تر انحصار ہی اس عمران پر ہے جو خزانہ تلاش کر سکتا ہے''...... ڈیسی نے کہا۔

''تم درست کہہ رہی ہو لیکن کیا ہم یہاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے''...... مارگریٹ نے کہا۔

''تم نے گفتگو سنی ہے کہ ڈورتھی کلب کی ڈورتھی معلومات کے حصول کے لئے اور تعاقب یا نگرانی کرنے کا وسیع نیٹ ورک چلا

رہی ہے اس کے ذمے عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش ہے
اس کے ساتھ ہی عمران لارڈ ہنٹر کے بارے میں انکوائری کر رہا
ہے جو بلیک اسٹون کا اصل سربراہ ہے۔ عمران یہاں آیا ہی اسی
لئے ہے کہ پاکیشیائی سفارت کار کو اغوا کرنے اور بہیمانہ تشدد کر
کے اس کی لاش ویرانے میں پھینکنے والوں کو ٹریس کر کے ان سے
انتقام لے سکے۔ یہ کام بلیک اسٹون کے سپر سیکشن کے سپر ایجنٹوں
نے کیا ہے اور یہ اطلاع بھی جنگل کی آگ کی طرح لوسانیا میں
پھیل چکی ہے کہ بلیک اسٹون کے سپر سیکشن کی انچارج ڈیمی اور
اس کا نائب آسکر دونوں ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور اب عمران
جس انداز میں فون پر بات کر رہا تھا اس سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ
اس کا مشن صرف دونوں سپر ایجنٹوں کو ہلاک کرنے تک محدود نہیں
رہے گا وہ بلیک اسٹون کا ہیڈ کوارٹر اور اس کے بڑوں کو ہلاک
کرنے کی کوشش میں بھی ہے اور اب دیکھنا کہ کس طرح ڈورتھی اور
لارڈ ہنٹر مارا جاتا ہے''۔ ڈیسی نے کہا۔

''کاش۔ میں یہ نظارہ دیکھ سکتی''...... مارگریٹ نے کہا۔

''ہم ڈورتھی کلب پہنچ جاتی ہیں۔ یہ عمران وغیرہ وہاں آئیں
گے تو ان کی کارروائی سامنے آ ہی جائے گی اور پھر میں اور تم مل کر
ان کی مدد کریں گے۔ اس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے
ساتھ دوستی ہو جائے گی اور پھر ہمارا مشن آسانی سے تکمیل پذیر ہو
سکتا ہے''...... ڈیسی نے کہا۔

''ٹھیک ہے چلو۔ لیکن وہاں کا ماحول تو تم نے پوچھا نہیں فلپ
سے''...... مارگریٹ نے کہا۔

''پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر کوئی مسئلہ ہوا تو نمٹ لیں
گے''...... ڈیسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تو
مارگریٹ بھی کھڑی ہو گئی۔

''میرا خیال ہے میک اپ نہ کر لیں کیونکہ اگر وہاں جھگڑا ہو گیا
تو یہ بدمعاش اور غنڈے لوگ دل میں دشمنی رکھ لیتے ہیں اور کسی
بھی لمحے وہ چھپ کر ہم پر وار کر سکتے ہیں''...... ڈیسی نے کہا۔

''تجویز اچھی ہے لیکن ہم نے تو ان کے ساتھ دوستی کرنی ہے۔
ہم یہ میک اپ کب تک قائم رکھ سکیں گی۔ یہ بدمعاش اور غنڈے
ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں الٹا اپنی ہڈیاں تڑوا بیٹھیں گے''...... مارگریٹ
نے بڑا دعویٰ کرنے کے انداز میں کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے لیکن یہ سن لو کہ ہم نے ویسے ہی نہیں لڑائی
میں کود پڑنا جہاں ہم دیکھیں گی کہ پاکیشیائی دب رہے ہیں وہاں
اٹھ کر ان کی مدد کرنا شروع کر دیں گی''...... ڈیسی نے جواب دیتے
ہوئے کہا اور مارگریٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈیسی جانتی تھی
کہ مارگریٹ مارشل آرٹ میں بہت ماہر ہے اس لئے وہ لڑائی
بھڑائی کے مواقع تلاش کرتی رہتی ہے اور یہاں ایک موقع سامنے آ
گیا تھا۔ اس لئے وہ خاصی پرجوش دکھائی دے رہی تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت دو کاروں کے ذریعے ڈورتھی کلب پہنچا تھا۔ یہ دونوں کاریں اس نے رہائش گاہ پر منگوائی تھیں کیونکہ عمران اور ساتھیوں کی تعداد چھ تھی اور دونوں خواتین، مردوں کے درمیان پھنس کر بیٹھنا تو ایک طرف وہ اس انداز میں سوچ بھی نہ سکتی تھیں اس لئے عمران نے دو کاریں منگوا لی تھیں۔ عمران نے رہائش گاہ سے نکلنے سے پہلے شہر کے تفصیلی نقشے کو اچھی طرح دیکھ لیا تھا اور رہائش گاہ سے ڈورتھی کلب تک پہنچنے کے لئے راستے کا بھی اس نے تعین کر لیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ راستے میں کسی سے پوچھے بغیر ڈورتھی کلب کی تین منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔
عمران کار کمپاؤنڈ گیٹ سے موڑ کر ایک طرف موجود وسیع و عریض پارکنگ کی طرف لے گیا اور اس نے وہاں ایک خالی جگہ پر کار روک دی۔ دوسری کار جسے تنویر ڈرائیو کر رہا تھا وہ بھی ان کے ساتھ پہنچ کر رک گئی اور پھر دونوں کاروں سے وہ سب باہر آ گئے۔

"مشین پسٹلز ہیں یا نہیں"...... عمران نے مڑ کر ساتھیوں سے پوچھا۔ ان سب نے پینٹس اور لیدر جیکٹس پہنی ہوئی تھیں۔ مردوں کی جیکٹس کا رنگ سیاہ تھا جبکہ جولیا اور صالحہ نے جو لیڈیز جیکٹس پہنی ہوئی تھیں ان کے رنگ تیز براؤن تھے۔ پارکنگ بوائے بھاگ کر ان کی طرف آیا اور وہ دو کارڈز دے کر دو کارڈز کاروں کے رخنوں میں پھنسا کر واپس پلٹا ہی تھا کہ اچانک پھر مڑا اس کے چہرے پر موجود ہچکچاہٹ تھی اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے کچھ کہنا چاہتا ہو لیکن کہہ نہ پا رہا ہو یا اسے کچھ کہنے کی جرأت نہ ہو رہی ہو۔
"کیا بات ہے ماسٹر۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔
"سر۔ مجھے اپنے ماں باپ اور بہن بھائی اپنے سے بھی زیادہ عزیز ہیں کیونکہ اگر چیف میڈم کو اطلاع مل گئی کہ میں نے آپ سے یہ بات کی ہے تو مجھ سمیت میرے پورے خاندان کو بھون اڑوا دے گی لیکن مجھے میرا ضمیر ملامت کر رہا ہے کہ آپ کو بتا دوں کہ آپ کے ساتھ جو خواتین ہیں انہیں کلب کے اندر نہ لے جائیں۔ یہاں اندر بھوکے بھیڑیوں کے پورے غول موجود ہیں۔ پلیز کسی کو بتایئے گا نہیں۔ پلیز"...... لڑکے نے تیز تیز لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا واپس چلا گیا۔
"یہ تو انتہائی بدنام کلب ہے۔ لڑکے نے واقعی اپنے کلب کے

خلاف بات کر کے اس کلب کا اصل چہرہ دکھا دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کچھ نہیں ہوگا چلو تم اندر۔ ہم دونوں سینکڑوں پر بھاری ہیں''۔ جولیا نے کہا تو عمران مسکرا دیا اور پھر وہ سب کلب کے مین گیٹ تک پہنچ گئے۔ اس دوران کلب سے نکلنے اور جانے والے افراد جن میں عورتیں بھی شامل تھیں انہیں دیکھ کر فوراً ہی اندازہ لگ جاتا تھا کہ یہ نہ صرف انڈر ورلڈ کے لوگ ہیں بلکہ انتہائی گھٹیا سطح کے افراد ہیں۔ عمران کلب میں داخل ہوا تو ہال میں کان پڑی آواز نہ سنائی دے رہی تھی۔ ہال کافی بڑا تھا اور دیواروں کے ساتھ جگہ جگہ مشین گنوں سے مسلح افراد کھڑے نظر آ رہے تھے۔ وہاں شراب پینے اور باتیں کرنے کے علاوہ بھی اخلاقیات کا جنازہ نکالا جا رہا تھا لیکن جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی ہال میں داخل ہوئے، ہال میں یکلخت غیر فطری سا سکوت چھا گیا لیکن یہ سکوت بے حد مختصر رہا اور پھر پورا ہال سیٹیوں سے گونج اٹھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی ہال میں موجود افراد کی اس حرکت کا کوئی ردعمل ظاہر کئے بغیر کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کاؤنٹر پر دو آدمی موجود تھے اور دونوں ہی اپنے انداز سے غنڈے اور بدمعاش دکھائی دے رہے تھے۔

''میرا نام براؤن ہے اور میں اور میرے ساتھی الباما سے آئے ہیں۔ ڈورتھی سے ملنا ہے''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''جاؤ جاؤ۔ دفع ہو جاؤ۔ آ جاتے ہیں منہ اٹھا کر۔ جاؤ ورنہ''۔

ایک کاؤنٹر مین نے سخت اور انتہائی تضحیک آمیز لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ کاؤنٹر مین اپنا فقرہ مکمل کرتا، ہال تھپڑ کی تیز آواز اور انسانی چیخ سے گونج اٹھا۔

''تمہاری یہ جرأت کہ تم ہمارے ساتھ ایسا سلوک کرو''...... تنویر نے تھپڑ مار کر چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ تنویر کا تھپڑ اس قدر زوردار ثابت ہوا تھا کہ کاؤنٹر مین کے گال پر انگلیوں کے گہرے نشان پڑ گئے تھے اور وہ تھپڑ کھا کر اچھل کر کاؤنٹر کی عقبی دیوار سے ٹکرا کر نیچے جا گرا اور اس کے ساتھ ہی ہال میں ایک بار پھر سکوت چھا گیا۔

''خبردار۔ اگر کس نے کوئی غلط حرکت کی تو گولیوں سے اڑا دیں گے''...... عمران نے تیزی سے گھومتے ہوئے کہا۔

''ستونوں کے پیچھے ہو جاؤ''...... اچانک عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر خود بھی قدم بڑھا کر ایک چوڑے ستون کے پیچھے پہنچ گیا۔ اس کے ساتھی چونکہ اس کے پیچھے کھڑے تھے اور وہ ایسے مواقع کے لئے باقاعدہ تربیت یافتہ بھی تھے اس لئے عمران کے بولتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے ستونوں کی اوٹ میں ہو گئے اور شاید ایک لمحے کا فرق پڑا تھا کیونکہ دوسرے لمحے مشین گن کی فائرنگ سے ہال گونج اٹھا۔ فائرنگ ان لوگوں کی طرف سے کی گئی تھی جو دیواروں کے ساتھ پشت لگائے کھڑے تھے اور ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی فوری

طور پر چوڑے ستونوں کے پیچھے ہو گئے تھے۔ اس لئے بال بال بچ گئے تھے لیکن مشین گنوں سے فائرنگ کرنے والے چار آدمی زندہ نہ بچ سکے کیونکہ ستونوں کی اوٹ میں ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان مسلح افراد پر فائر کھول دیا تھا۔ ہال فائرنگ کی آوازوں سے گونج رہا تھا۔ ہال میں موجود افراد میں بھگدڑ سی مچ گئی اور ہال خالی ہونے لگ گیا تھا جبکہ مسلح محافظ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے تھے۔ اب ہال میں سوائے لاشوں کے اور کچھ نہ تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی تھے یا کاؤنٹر کے لوگ۔

''ہاں۔ اب بتاؤ کہ تم ہمیں کیسے ڈورتھی سے ملواؤ گے۔ بولو''...... عمران نے مڑ کر منہ پر ہاتھ رکھے کھڑے کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میڈم کسی سے نہیں ملتیں اور اب تو ویسے بھی نہیں ملیں گے کیونکہ یہاں فائرنگ ہوئی ہے البتہ ان کے اسسٹنٹ ماسٹر انتھونی۔ اوہ۔ اوہ آ گئے ہیں''...... کاؤنٹر مین نے کہا اور عمران نے دیکھا تو ورزشی جسم کا سمارٹ آدمی ہاتھ میں مشین گن پکڑے نجانے کہاں سے سامنے آ گیا تھا۔ شاید کسی خفیہ دروازے کو کھول کر وہ نمودار ہوا تھا۔

''کون ہو تم اور کیوں یہاں تم نے فائرنگ کی ہے۔ بولو''۔ ماسٹر انتھونی نے بڑے تحقیرانہ لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں موجود مشین گن کو عمران کی طرف سیدھا کیا ہی تھا کہ

یکلخت عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ایک بار پھر تھپڑ کی تیز آواز سے ہال گونج اٹھا۔ ماسٹر انتھونی تھپڑ کھا کر نیچے گرا ہی تھا کہ یکلخت کسی سپرنگ کی طرح واپس اٹھا اور اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر عمران کے سینے کی طرف تیزی سے آئے لیکن عمران نے ایک طرف ہٹنے کی جائے اس کی ایک دوسری کے ساتھ جڑی ہوئی ٹانگوں پر اپنی ہتھیلی کی سائیڈ کا وار کیا تو ماسٹر انتھونی کے حلق سے نہ صرف چیخ نکل گئی بلکہ وہ ایک دھماکے سے پشت کے بل نیچے گرا اور پھر نیچے گرتے ہی اس کے جسم نے جلیبی کی صورت اختیار کر لی لیکن پھر ایک زور دار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر آناً فاناً ہو گیا کہ عمران کے ساتھی پلکیں نہ جھپکا سکے تھے اور وہ دم سادھے کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔

''ہاں اب بولو۔ ملواتے ہو ڈورتھی سے یا نہیں''...... عمران نے ایک بار پھر کاؤنٹر پر موجود دوسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آپ خود جا کر تیسری منزل پر ان سے مل لیں۔ مجھ میں تو اتنی جرأت نہیں ہے کہ انہیں فون کروں''...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم چاہتے ہو کہ یہاں مزید خون خرابہ ہو۔ اوکے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر مینز پر فائر کھول دیا۔ یہاں صرف دو ہی آدمی رہ گئے تھے ورنہ باقی سب ہال خالی کر کے فرار ہو چکے تھے۔ عمران نے کاؤنٹر مینز کو اس لئے ہلاک کر دیا

تھا کہ ان کے تیسری منزل پر پہنچنے سے پہلے وہ فون پر ڈورتھی یا اس
کے محافظوں کو اطلاع کر دیتے۔ اب تک چونکہ اوپر سے کوئی
مداخلت نہ ہوئی تھی اس لئے عمران سمجھ گیا تھا کہ موجودہ دور کے
رواج کے مطابق دفاتر اور گیلریاں ساؤنڈ پروف رکھی گئی تھیں اس
خیال کے تحت وہ لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھیوں نے
اس کی پیروی کی اور چند لمحوں بعد وہ سب لفٹ میں سوار ہو چکے
تھے۔ عمران نے بٹن آن کیا تو لفٹ ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھی اور
پھر اٹھتی چلی گئی۔

''محافظوں کو سنبھلنے سے پہلے ہلاک کر دینا''...... عمران نے کہا
تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد لفٹ ایک جھٹکا
کھا کر رک گئی تو عمران نے بٹن پریس کر کے لفٹ کا دروازہ کھولا
اور باہر آ گیا۔ وہاں مشین گنوں سے مسلح چار افراد موجود تھے لیکن
وہ اس طرح اطمینان سے کھڑے تھے کہ عمران کو یقین ہو گیا کہ اس
کا خیال درست تھا۔ یہ پورا بلاک ہی مکمل طور پر ساؤنڈ پروف بنایا
گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ماسٹر انتھونی اس بلاک سے متعلق نہ
تھا۔

''آپ کارڈ دکھائیں''...... ایک محافظ نے ان کی طرف بڑھتے
ہوئے کہا۔ عمران کے ساتھ اتنے افراد کو دیکھ کر وہ چونک پڑے تھے
کیونکہ شاید اتنے افراد بیک وقت پہلے کبھی نہ آئے تھے۔ باقی محافظ
بھی ان کی طرف متوجہ تھے لیکن دوسرے لمحے راہداری فائرنگ اور

انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ عمران کے ساتھیوں نے ان پر براہ
راست فائر کھول دیا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اسے یقین
تھا کہ ڈورتھی کا کمرہ مکمل ساؤنڈ پروف ہو گا اس لئے راہداری میں
ہونے والی فائرنگ کی آوازیں ڈورتھی تک نہ پہنچ سکیں گی۔ راہداری
کے آخر میں ایک دروازہ موجود تھا لیکن وہ بند تھا۔ عمران وہاں رک
گیا جبکہ اس کے ساتھی بھی اس تک پہنچ گئے۔ عمران نے دروازے
کو لات ماری تو بھاری دروازہ تیزی سے کھلنے لگا۔ عمران اچھل کر
اندر داخل ہوا۔ کمرہ خالی تھا لیکن عمران کی نظریں چھت کی طرف
اٹھیں اور اس نے چھت میں موجود ہر قسم کی زیبائش پر فائر کھول
دیا۔ چند ہی لمحوں میں چھت پر موجود تمام آرائشی لائٹس پرزے
پرزے ہو ہو کر نیچے گر گئی تھیں۔ عمران کو اب یقین ہو گیا تھا کہ کسی
گیس یا ریز کا ان پر فائر نہ کیا جا سکے گا۔ سائیڈ دیوار میں ایک
دروازہ موجود تھا۔ عمران اس طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت
چھت کی طرف سے ایسی آواز سنائی دی جیسے دو فولادی گولے
مسلسل ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہوں۔ عمران اور اس کے
ساتھیوں نے کوشش کی کہ وہ فائرنگ یا کسی قسم کی ریز سے بچ سکیں
لیکن یہ عمران کا آخری احساس تھا۔ اس کے بعد وہ بے ہوش ہو چکا
تھا لیکن پھر جس طرح سیاہ بادلوں میں روشنی کی لہر نمودار ہوتی ہے
ویسے ہی اس کے ذہن میں بھی روشنی ابھرنے لگی اور پھر چند لمحوں
بعد اس نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر

کھڑے ہونے کی کوشش کی تو اس نے دیکھا کہ وہ کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے سب ساتھی اس کی طرح رسیوں سے بندھے کرسیوں پر بیٹھے تھے لیکن وہ سب بے ہوش تھے۔ عمران ذہنی ورزشوں کی وجہ سے جلد ہوش میں آ جاتا تھا۔ چنانچہ اب بھی ایسا ہی ہوا لیکن عمران کو اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو زندہ دیکھ کر واقعی دل ہی دل میں بے حد حیرانی ہوئی تھی کیونکہ جس قدر تباہی عمران اور اس کے ساتھیوں نے وہاں کلب میں برپا کی تھی اس کے بعد تو انہیں فوری گولی مارنی انسانی نفسیات کے مطابق تھی لیکن بجائے انہیں گولیاں مارنے کے وہ انہیں وہاں سے یہاں لے آئے تھے۔ نجانے یہ کون سی جگہ تھی اور ان میں سے ایک بھی کم نہیں تھا۔ اس بڑے کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ عمران نے اب رسیوں کی گانٹھیں تلاش کرنا شروع کر دیں اور جلد ہی اسے اندازہ ہو گیا کہ رسیوں کی گانٹھیں عام گانٹھوں جیسی تھیں جنہیں تربیت یافتہ آدمی انتہائی سرعت سے کھول سکتا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ڈورتھی اور اس کے ساتھی عام غنڈے اور بدمعاش تھے، ایجنٹ نہ تھے۔ عمران نے گانٹھیں کھولنا شروع کر دیں لیکن اس نے ابھی پہلی گانٹھ جو اس کے عقب میں ہاتھوں کے اوپر سے گھما کر باندھی گئی تھی، کھولی تھی کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک درمیانی عمر کی عورت اندر داخل ہوئی۔ اس نے جینز کی پینٹ اور پھول دار شرٹ پہنی ہوئی تھی لیکن اس کے چہرے پر انتہائی سختی اور

سفاکی نمایاں تھی۔ وہ اندر آ کر سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بڑے شاہانہ انداز میں بیٹھ گئی۔ اس کے پیچھے آنے والے دو مرد ہاتھوں میں مشین پسٹلز پکڑے بڑے چوکنا انداز میں کھڑے ہو گئے تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی ڈورتھی ہو سکتی ہے۔

''تو تم لوگ ہو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مشہور زمانہ ایجنٹ۔ اپنا تعارف کراؤ کیا نام ہے تمہارا''...... اس عورت نے سخت لہجے میں کہا۔

''مہذب انداز یہی ہے کہ پہلے اپنے بارے میں بتایا جائے اور پھر دوسرے سے تعارف پوچھا جائے''...... عمران نے کہا۔ عمران کے ساتھی تو ویسے ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ابھی ان کے ہوش میں آنے کا پروسیس شروع ہی نہ ہوا تھا۔

''میرا نام ڈورتھی ہے اور وہ میرا کلب ہے جہاں تم نے میرے آدمیوں کو بے دریغ ہلاک کیا اور تیسری منزل پر بھی تم نے میرے چار گارڈز کو بھی ہلاک کر دیا۔ پھر میرے آفس کے باہر توڑ پھوڑ کی۔ گو تم نے اپنے طور پر چھت میں موجود تمام ڈیوائسز کو گولیوں سے توڑ پھوڑ دیا لیکن ایک ڈیوائس رہ گئی تھی جسے استعمال کرتے ہوئے تمہیں بے ہوش کیا گیا اور پھر تمہیں وہاں سے اٹھا کر یہاں لایا گیا۔ تم اب تک زندہ اس لئے ہو کہ میں اطمینان کرنا چاہتی ہوں کہ تم واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی ہو یا ہمیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ اگر تم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہو تو تمہیں معاف

کیا جا سکتا ہے کیونکہ میرا بڑا بھائی جو ایک سال پہلے ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا تھا وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً عمران کا بے حد پرستار تھا۔ اس نے مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ بتایا تھا۔ اگر تم عمران ہو تو پھر تو میں تمہیں چھوڑ سکتی ہوں ورنہ تم سب کو گولیوں سے چھلنی کر دیا جائے گا''...... ڈورتھی جب بولنے پر آئی تو پھر مسلسل بولتی ہی چلی گئی۔

''میرا نام براؤن ہے اور ہم سب ایک گروپ کی صورت میں سیاحت کے لئے آئے ہیں۔ ہمارے کاغذات تم نے ضرور دیکھے ہوں گے بے شک انہیں چیک کرا لو۔ ہم تو پاکیشیا کا نام بھی تمہارے منہ سے ہی سن رہے ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم بکواس کر رہے ہو۔ جھوٹ بول رہے ہو۔ تمہارا باقی ساتھیوں سے پہلے خود بخود ہوش میں آنا بتا رہا ہے کہ تم عمران ہو اور اب کم از کم تمہاری موت یقینی ہو گئی ہے''...... ڈورتھی نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل موجود تھا۔

''اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں سب کچھ سچ سچ بتا دیتا ہوں''...... عمران نے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ موت کو سامنے دیکھ کر انتہائی خوفزدہ ہو گیا ہو۔

''بتاؤ لیکن سچ بولنا ورنہ''...... ڈورتھی نے تیز لہجے میں کہا اور واپس کرسی پر بیٹھ گئی۔ عمران ایک گانٹھ پہلے ہی کھول چکا تھا جبکہ دوسری گانٹھ بھی کھلنے کے قریب تھی۔ اس لئے عمران نے خوفزدہ ہونے کی ایکٹنگ کی تھی تاکہ اسے ایک وقفہ مل سکے اور وہ پچویشن تبدیل کرنے میں کامیاب ہو جائے اور وہ وقفہ اسے مل گیا تھا۔

''اب میرا تعارف سنو۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہوں''...... عمران نے عقب میں موجود گانٹھ کھولتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈورتھی کچھ کہتی اچانک عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ رسیاں نیچے گر گئی تھیں اور عمران چونکہ اچانک اٹھ کھڑا ہوا تھا اس لئے انسانی نفسیات کے مطابق چند لمحوں تک انسان حیرت کی شدت سے ساکت ہو جاتا ہے اور عمران کے اچانک اس طرح غیر متوقع طور پر اٹھ کر کھڑے ہونے سے ڈورتھی اور اس کے عقب میں کھڑے ہوئے دونوں آدمی حیرت کی شدت سے ساکت ہو گئے تھے اور عمران نے ہمیشہ ایسے چند لمحات کو بخوبی استعمال کرتے ہوئے بڑی بڑی پچویشنز بدل دی تھیں۔ اس بار پھر ایسا ہی ہوا تھا۔ عمران نے اٹھ کر زور دار جمپ لگایا اور سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی ڈورتھی پر اس انداز میں گرا کہ ڈورتھی اپنی کرسی سمیت عقب میں کھڑے ان دونوں مسلح افراد کو بھی ساتھ لیتی ہوئی پیچھے فرش پر گری اور کمرہ ڈورتھی کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے سب کو نیچے گراتے ہی قلابازی کھائی اور وہ ان کے پیچھے اس انداز

میں جا کھڑا ہوا جیسے اس نے یہ ساری کارروائی اس لئے کی تھی کہ ان تینوں کو ایک ہی وقت میں لپیٹ لے۔ عقب میں کھڑے دونوں افراد کے ہاتھوں میں بھی مشین پسٹلز موجود تھے اور ایک مشین پسٹل ڈورتھی کے ہاتھ میں بھی موجود تھا جو جھٹکا لگنے سے دور جا گرا تھا البتہ ڈورتھی کے عقب میں موجود ایک آدمی کا مشین پسٹل قلابازی کھانے کے دوران عمران نے جھپٹ لیا تھا جبکہ دوسرے آدمی کا مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر کہیں دور جا گرا تھا۔ عمران قلابازی کھا کر ان کے عقب میں پہنچا ہی تھا کہ ڈورتھی اور اس کے دونوں گارڈز بھی تیزی سے اٹھنے لگے تھے تو عمران نے ان دونوں گارڈز کی طرف مشین پسٹل کا رخ کیا اور ٹریگر دبا دیا اور چند لمحوں بعد دونوں گارڈز نیچے گر کر تڑپنے لگے جبکہ ڈورتھی اپنے گارڈز پر فائرنگ ہوتی دیکھ کر چیختے ہوئے اس طرح اٹھی جیسے عمران کو مشین پسٹل سمیت کچا کھا جائے گی۔ اس نے جیب سے عام سا ریوالور نکال لیا تھا لیکن عمران نے اسے اس عام سے ریوالور کو چلانے سے پہلے ہی اس کے ہاتھوں پر فائرنگ کر کے اس ریوالور کو اڑا دیا تھا اور ڈورتھی اس طرح ہاتھ دیکھنے لگی جیسے اسے شدید تکلیف ہو رہی ہو۔

"ڈرامہ مت کرو۔ گولیاں تمہارے ہاتھوں پر نہیں بلکہ تمہارے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور پر پڑی تھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت ہاتھ بڑھا

کر ڈورتھی کی گردن پر رکھا اور اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی، عمران نے اسے ایک جھٹکے سے اٹھا کر اس کرسی پر پٹخ دیا جس پر پہلے عمران موجود تھا۔ عمران نے اس لئے اس انداز میں اسے اٹھا کر کرسی پر پٹخ دیا تھا کہ اس سے وہ دو فائدے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ گردن میں بل آنے کی وجہ سے وہ لازماً بے ہوش ہو جائے گی کیونکہ کسی بھی لمحے اس کا کوئی ساتھی فائرنگ کی آواز سن کر اندر آ سکتا تھا اور دوسرا یہ کہ ڈورتھی ان کے لئے پرابلم بن سکتی تھی۔ اس کے بے ہوش ہوتے ہی عمران نے جھک کر فرش پر پڑی ہوئی رسیاں اٹھائیں اور ڈورتھی کو کرسی کے ساتھ باندھ دیا البتہ اس نے گانٹھیں اس انداز میں لگائی تھیں کہ چاہے تربیت یافتہ بھی ہو، تب بھی وہ گانٹھیں نہ کھول سکے۔ اطمینان کر لینے کے بعد عمران مشین پسٹل اٹھائے دروازے کی طرف بڑھ گیا تا کہ بیرونی سچویشن کو چیک کر سکے کیونکہ کسی بھی لمحے کسی کی مداخلت کی وجہ سے معاملات الٹ بھی سکتے تھے لیکن کچھ دیر بعد عمران کو اطمینان ہو گیا کہ ان دونوں مردوں جو اب لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے، کے علاوہ اور کوئی آدمی وہاں موجود نہ تھا اور یہ عمارت شہری علاقے میں نہ تھی بلکہ کسی دور دراز ویران علاقے میں واقع تھی۔ عمران نے پھاٹک کھول کر باہر کا چکر بھی لگایا تا کہ کوئی مسئلہ ہو تو اس سے فوری نجات حاصل کی جا سکے۔ باہر سے چیک کرنے کے بعد عمران کی پوری طرح تسلی ہو گئی کہ یہاں کسی طرح کی مداخلت نہیں ہو سکتی۔ یہ عمارت

چھوٹی سی تھی لیکن یہ خاصے ویران علاقے میں واقع تھی۔ چنانچہ وہ واپس آ گیا۔ پھاٹک بند کر کے وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں تک وہ دروازے کی سائیڈ میں کھڑا رہا تا کہ اگر یہاں کی سچویشن تبدیل ہو چکی ہو تو اس سے نمٹ سکے لیکن اندر خاموشی تھی۔ عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ وہاں وہی سچویشن تھی جو وہ چھوڑ کر گیا تھا البتہ اس کے ساتھی اب ہوش میں آنے کے پراسیس سے گزر رہے تھے جبکہ ڈورتھی بے ہوش پڑی تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی ہوش میں آ گئے تو عمران نے صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کی رسیاں کھول دیں اور آخر میں اس نے جولیا اور صالحہ کی رسیاں بھی کھول کر دیں۔ سب نے ہوش میں آ کر جب حالات پوچھے تو عمران نے اپنے ہوش میں آنے کے بعد ڈورتھی سے ہونے والی گفتگو کے ساتھ ساتھ اپنے باہر راؤنڈ لگانے تک ساری تفصیل بتا دی۔

''یہ تو واقعی اللہ تعالیٰ نے ہمیں نئی زندگی دی کہ ڈورتھی ہمیں اٹھا کر یہاں لے آئی۔ اسے تو اس لئے ہٹایا جا رہا ہے کہ اس کا نیٹ ورک ہماری نگرانی ختم کر دے گا''...... صفدر نے کہا۔

''ہم نے بلیک اسٹون کے دونوں ہیڈکوارٹر تباہ کرنے ہیں۔ دونوں ہیڈکوارٹر یہیں موجود ہیں۔ بڑے ہیڈکوارٹر کا انچارج لارڈ ہنٹر ہے جبکہ دوسرے سب ہیڈکوارٹر کا انچارج اسکاٹ ہے اور اس اسکاٹ نے ہی ڈورتھی کو ہمارے خلاف ٹاسک دیا تھا۔ یہ سب

باتیں اس سے پوچھنا ضروری ہیں''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''آپ پوچھ گچھ کریں ہم باہر اور عقبی طرف چیک کرتے ہیں''...... صفدر نے کہا اور پھر وہ کیپٹن شکیل اور تنویر کو ساتھ لے کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

''تم اس کی ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا نے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ کو اٹھنے کا اشارہ کیا تو صالحہ اٹھ کر اس کرسی کی طرف بڑھ گئی جس پر ڈورتھی بے ہوشی کے عالم میں رسیوں سے جکڑی بیٹھی تھی۔ کرسی کے عقب میں جا کر صالحہ نے دونوں ہاتھوں سے ڈورتھی کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو صالحہ نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر بعد ڈورتھی نے ہوش میں آ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ رسیوں میں جکڑی ہوئی تھی اس لئے اٹھ نہ سکی اور پھر اس نے اپنی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران، جولیا اور صالحہ پر جما دیں۔

''تم۔ تم نے رسیاں کیسے کھول لیں۔ ایسا تو ممکن نہیں ہے۔ پھر کیسے ممکن ہوا''...... ڈورتھی نے رک رک کر کہا۔

''ہم لوگوں نے اس کی باقاعدہ تربیت لی ہوئی ہے ورنہ ہم اب تک نجانے کتنی بار ہلاک ہو چکے ہوتے۔ بہرحال تم یہ بتاؤ کہ تمہارا

نائب کون ہے جس کے ذمے تم نے ہماری نگرانی اور ٹریننگ کا کام لگایا ہوا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم مجھ سے کچھ معلوم نہ کر سکو گے۔ تم بے شک مجھے ہلاک کر دو لیکن میں یہ برداشت ہی نہیں کر سکتی کہ کوئی مجھے میرے اصولوں کی خلاف ورزی پر آمادہ کر سکے''...... ڈورتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جولیا۔ کیا تم اس کی زبان کھلوا سکتی ہو''...... عمران نے ساتھ بیٹھی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا ضرورت ہے پوچھ گچھ کرنے کی۔ اس کا نائب آخر کار یہاں کے بارے میں معلوم کرے گا یا اسے معلوم ہو گا۔ وہ آ کر اس کی لاش لے جائے گا۔ گولی مارو اسے اور واپس چلو''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''صالحہ۔ تم ٹرائی کرو''...... عمران نے صالحہ سے کہا۔

''میں اسے گولی تو مار سکتی ہوں۔ اب میں کوڑا لے کر اس پر برسا نہیں سکتی''...... صالحہ نے بھی جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ پھر میں ہی کوشش کرتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیوں وقت ضائع کر رہے ہیں۔ گولی مارو اسے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن عمران کرسی سے اٹھا اور ڈورتھی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے تیز دھار خنجر نکالا اور دوسرے لمحے کمرہ

ڈورتھی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ وہ بندھی ہوئی حالت میں بھی کسی ذبح ہوتی ہوئی بکری کی طرح پھڑکنے لگی لیکن جیسے ہی اس کی حرکت تھمی عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور ایک بار پھر ڈورتھی کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا اور عمران نے اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر خنجر کا عقبی حصہ زور سے مارا تو ڈورتھی کا تمام جسم اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھا ہو۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ گیا تھا۔

''کون ہے تمہارا اسسٹنٹ۔ جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نگرانی کر رہا ہے''...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''جیفری میرا نائب ہے''...... ڈورتھی نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے وہ خود نہ بول رہی ہو بلکہ الفاظ خود بخود اس کے منہ سے باہر نکل رہے ہوں۔

''اس کا فون نمبر بتاؤ جس پر وہ فوراً مل جائے''...... عمران نے کہا تو ڈورتھی نے جیفری کا سیل نمبر بتا دیا۔ عمران نے وہیں میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''اس کا منہ بند رکھو''...... عمران نے کہا تو جولیا اٹھ کر ڈورتھی کی طرف بڑھی اور اس کے پاس رک کر ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔ عمران نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تو دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دی اور پھر فون آن ہو گیا۔

''جیفری بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔

''ڈورتھی بول رہی ہوں''...... عمران نے ڈورتھی کی آواز اور لہجے میں کہا تو ڈورتھی کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''یس میڈم۔ حکم''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کوئی تازہ ترین رپورٹ''...... عمران نے ڈورتھی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

''ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں میڈم۔ میرا ذاتی خیال ہے، کہ جس گروپ نے آپ کے کلب پر حملہ کیا تھا اور جنہیں آپ وہاں سے اٹھوا کر پرشیلا لے گئی تھیں وہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ ہے''...... جیفری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان کے تو میک اپ واش ہی نہیں ہوئے۔ بہرحال میں نے انہیں گولیاں مار دی ہیں اور دوسری بات یہ کہ جس پارٹی نے ہمیں یہ ٹاسک دیا تھا اس نے یہ ٹاسک واپس لے لیا ہے۔ اس لئے تم اس معاملے کو اب فوری طور پر ختم کر دو''...... عمران نے ڈورتھی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

''اوکے میڈم۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... جیفری نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے ڈورتھی کی آواز اور لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا تو جولیا نے بھی ڈورتھی کے منہ سے ہاتھ ہٹایا اور واپس مڑ کر اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔ ڈورتھی کے چہرے پر

حیرت کے تاثرات موجود تھے لیکن اس کی زبان بند ہو چکی تھی۔

''تمہیں یہ ٹاسک اسکاٹ نے دیا تھا یا لارڈ ہنٹر نے''۔ عمران نے ایک بار پھر ڈورتھی کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مڑی ہوئی انگلی سے ضرب لگاتے ہوئے کہا۔

''اس۔ اسکاٹ نے۔ اسکاٹ نے''...... ڈورتھی نے چیختے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے فائرنگ کی تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ ڈورتی کچھ لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی۔

''آؤ چلیں۔ اب کم از کم ہماری بیک محفوظ ہو گئی ہے''۔ عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اسکاٹ اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیں"...... اسکاٹ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"سپر چیف سے بات کریں"...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو سپر چیف۔ میں اسکاٹ بول رہا ہوں"...... اسکاٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اسکاٹ۔ ہمیں رپورٹس مل رہی ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں کام کر رہی ہے جبکہ ہم اب تک اسے ٹریس بھی نہیں کر سکے۔ اس کی وجہ"...... دوسری طرف سے تقریباً دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"سپر چیف۔ ان کی تلاش جاری ہے۔ انہوں نے ایسے خصوصی

میک اپ کر رکھے ہیں کہ جدید ترین کیمرے بھی انہیں چیک نہیں کر سکے۔ میں نے ڈورتھی کو انہیں ٹریس کرنے کے لئے کہا ہے اور اسے معاوضہ بھی پہنچا دیا گیا ہے۔ آپ کو تو بخوبی علم ہے کہ ڈورتھی کا یہاں مضبوط اور وسیع نیٹ ورک موجود ہے"...... اسکاٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جس قدر وقت گزرتا جا رہا ہے وہ آگے جا رہے ہیں حتیٰ کہ تمہاری رپورٹ کے مطابق انہوں نے ہمارے سپر ایجنٹس آسکر اور ڈیمی کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور ہم ابھی انہیں ٹریس کرتے پھر رہے ہیں"...... لارڈ ہنٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسا ان کی اپنی حماقت کی وجہ سے ہوا ہے۔ وہ انہیں بے ہوش کر کے سپیشل پوائنٹ پر لے گئے جہاں انہیں ہوش میں لایا گیا اور انہوں نے سچویشن بدل دی حالانکہ میں نے انہیں سختی سے کہہ دیا تھا کہ وہ ان چکروں میں نہ پڑیں جس پر انہیں شبہ ہوا اسے فوری گولی مار دیں لیکن انہوں نے میری بات پر عمل نہیں کیا اس لئے معاملات ان کے ہاتھوں سے نکل گئے"...... اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ بات اچھی طرح سن لو کہ میں تمہیں تین دن دے رہا ہوں۔ اگر ان تین دنوں میں تم نے ان لوگوں کو ٹریس کر کے ہلاک نہ کرا دیا تو پھر تم اپنے آفس سمیت سمندر میں غرق کر دیئے جاؤ گے۔ اٹ از مائی لاسٹ آرڈر"...... لارڈ ہنٹر نے دھاڑتے ہوئے

لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... اسکاٹ نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''تین روز۔ ویری بیڈ۔ ڈورتھی بھی خاموش ہے۔ اس سے بات کرنا پڑے گی ورنہ تین روز گزرنے میں دیر نہیں لگتی''...... اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر ایک نمبر پریس کر دیا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ڈورتھی سے بات کراؤ''...... اسکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بجی تو اسکاٹ نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... اسکاٹ نے کہا۔

''چیف۔ ڈورتھی اپنے کلب اور اپنی رہائش گاہ پر موجود نہیں ہے۔ اور نہ ہی بتایا جا رہا ہے کہ وہ کہاں ہے''...... فون سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اسسٹنٹ جیفری ہو گا۔ اس سے بات کراؤ''...... اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو اسکاٹ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بجنے لگی تو اسکاٹ نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... اسکاٹ نے کہا۔

''جیفری لائن پر ہے چیف''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''اسکاٹ بول رہا ہوں جیفری''...... اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''ڈورتھی کہاں ہے۔ میں نے اس سے ضروری بات کرنی تھی لیکن وہ نہ کلب میں ہے اور نہ ہی اپنی رہائش گاہ پر اور نہ یہ بتایا جا رہا ہے کہ وہ کہاں ہے''...... اسکاٹ نے کہا۔

''جناب۔ کلب میں چھ افراد کا ایک گروپ آیا جس میں دو عورتیں تھیں۔ وہاں کاؤنٹر پر موجود آدمی سے ان کا جھگڑا ہو گیا۔ پھر وہاں خوفناک کراس فائرنگ ہوئی لیکن یہ چھ کے چھ افراد بے حد تربیت یافتہ تھے انہوں نے تمام محافظوں کو ہلاک کر دیا حتیٰ کہ کلب کے انچارج ماسٹر انتھونی کو بھی جو لڑائی میں خوفناک فائٹر سمجھا جاتا تھا، ہلاک کر دیا گیا اور پھر یہ گروپ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر چلا گیا۔ وہاں راہداری میں موجود مسلح محافظوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ میڈم ڈورتھی کو چونکہ اس گروپ کی اس تمام کارروائی کا علم ہو گیا تھا اس لئے انہوں نے ان پر ایک مخصوص ریز فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دیا اور چونکہ میڈم نے ان سے پوچھ گچھ کرنی تھی اس لئے انہیں شہر سے دور فاریسٹ بلڈنگ میں پہنچایا گیا پھر میڈم

خود وہاں گئیں اور ابھی تک وہیں ہیں البتہ تھوڑی دیر پہلے میڈم کی کال آئی تھی اور انہوں نے مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنے سے منع کر دیا ہے“۔ جیفری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے تو اسے ایسا کوئی حکم نہیں دیا“۔ اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ میڈم سے خود بات کر لیں“...... جیفری نے کہا۔

”وہاں کا فون نمبر کیا ہے وہ مجھے دے، دو تاکہ میں اس سے فون پر بات کر لوں“...... اسکاٹ نے کہا تو دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

”اوکے۔ تھینک یو“...... اسکاٹ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر ٹون آنے پر جیفری کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا البتہ نمبر پریس کرنے سے پہلے اس نے ایک مخصوص نمبر پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کر لیا تھا۔ نمبر پریس ہوتے ہی دوسری طرف سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ کافی دیر تک جب فون اٹنڈ نہ کیا گیا تو اسکاٹ نے پریشان ہو کر فون بند کر دیا اور ایک بار پھر اس کے کہنے پر فون سیکرٹری نے جیفری سے اس کا رابطہ کرا دیا۔

”یس سر“...... جیفری نے کہا۔

”وہاں فون ہی اٹنڈ نہیں کیا جا رہا۔ کیا تم وہاں جا کر مجھے

رپورٹ دے سکتے ہو“...... اسکاٹ نے کہا۔

”میڈم ان حملہ آوروں پر تشدد کرنے میں مصروف ہوں گی جناب اور ویسے بھی فاصلہ کافی ہے“...... جیفری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اپنی میڈم سے میرا نام لے دینا اور تم نے کار پر جانا ہے پیدال تو نہیں جانا کہ فاصلے پر تشویش کا اظہار کر رہے ہو۔ فوراً جاؤ اور مجھے وہیں سے فون کر کے رپورٹ دے دینا۔ تمہیں اس کا معاوضہ بھی دیا جائے گا“...... اسکاٹ نے کہا۔

”اوکے سر۔ میں جا رہا ہوں“...... جیفری نے کہا تو اسکاٹ نے رسیور رکھ دیا۔

”یہ گروپ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہے تو معاملہ زیادہ گمبھیر ہو گا۔ یہ لوگ نجانے کیوں ہر دشمن ایجنٹ کو پہلے بے ہوش کر دیتے ہیں اور پھر ہوش میں لا کر پوچھ گچھ شروع کر دیتے ہیں۔ ہزار بار کہا ہے کہ تصدیق کے چکر میں مت پڑا کرو اور بے ہوشی کے عالم میں ہی گولی مار دیا کرو لیکن سب اسی طرح کرتے ہیں۔ نانسنس“۔ اسکاٹ نے قدرے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے سخت انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اسکاٹ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... اسکاٹ نے کہا۔

”مسٹر جیفری سے بات کیجئے“...... دوسری طرف سے فون

سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔ اسکاٹ بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ میڈم ڈورتھی کہاں ہے''...... اسکاٹ نے کہا۔

''جناب۔ یہاں فاریسٹ پوائنٹ میں قتل عام کیا گیا ہے۔ میڈم ڈورتھی کی لاش کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی موجود ہے اور پوائنٹ کے انچارج اور چیف سیکورٹی آفیسر دونوں کی لاشیں فرش پر پڑی ہیں اور پوری عمارت خالی پڑی ہے''...... جیفری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ گروپ۔ وہ کہاں ہے۔ ان کی لاشیں کہاں ہوسکتی ہیں''...... اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے آپ کوفون کرنے سے پہلے پوری عمارت کو چیک کیا ہے البتہ وہاں کوئی کارنہیں ہے اور نہ ہی تین لاشوں کے علاوہ اور کوئی لاش ہے''...... جیفری نے حتمی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویری بیڈ۔ اوکے''...... اسکاٹ نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسے معلوم تھا کہ لارڈ ہنٹر نے تین روز بعد واقعی اسے گولی مروا دینی ہے اس لئے وہ چاہتا تھا کہ ان تین دنوں کے اندر اس معاملے کو حل کر لے لیکن کوئی طریقہ کار اسے سمجھ نہ آ رہا تھا۔

وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ اب کیا اقدام کرے کہ اس کے ذہن میں تھری فنگرز کا خیال آ گیا تو وہ چونک پڑا کیونکہ تھری فنگرز ایک انڈر ورلڈ تنظیم تھی جو ٹریننگ کے ساتھ ساتھ کلنگ کا کام بھی کرتی تھی۔ اس کا مقامی انچارج ماتھر اس کا گہرا دوست تھا اور ماتھر انتہائی سائنٹفک انداز میں کام کرتا تھا۔ اس لئے اسے آج تک کبھی ناکامی کا منہ نہیں دیکھنا پڑا تھا۔ اسکاٹ نے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''تھری فنگرز کے مقامی چیف ماتھر سے بات کراؤ''...... اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو اسکاٹ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر کچھ دیر بعد گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... اسکاٹ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''جناب ماتھر لائن پر ہیں۔ بات کیجئے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو ماتھر۔ میں اسکاٹ بول رہا ہوں''...... اسکاٹ نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

''کیسے ہیں آپ۔ آج کیسے ماتھر یاد آ گیا''...... دوسری طرف

سے بھی بے تکلفانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا گیا۔

''جب مشکل وقت آتا ہے تو دوست ہی یاد آتے ہیں'' اسکاٹ نے کہا۔

''ارے ارے ایسا کون سا مشکل وقت آ گیا ہے۔ ہمارے ہوتے ہوئے یہ کیسے ہو سکتا ہے''...... ماتھر نے دوستوں کے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا تو اسکاٹ نے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی آمد اور پھر آسکر اور ڈیمی کو ہلاک کرنے کے بعد ڈورتھی کی ہلاکت تک کی تفصیل بتا دی۔

''اور اب سب سے بڑا اور اہم مسئلہ لارڈ ہنٹر کا ہے۔ انہوں نے مجھے تین روز کے اندر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا حکم دیا ہے ورنہ مجھ سمیت پوری تنظیم کے ڈیتھ آرڈرز جاری کر دیئے جائیں گے''...... اسکاٹ نے کہا۔

''ہاں۔ یہ واقعی مشکل وقت ہے لیکن تم مجھ سے کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بتاؤ''...... ماتھر نے کہا۔

''تم ٹریسنگ اور کلنگ کے ماہر ہو۔ ان لوگوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دو۔ جو معاوضہ تم کہو گے وہ میں ایڈوانس دے دوں گا۔ بس ایک بات کا خیال رکھنا کہ انہیں موقع نہ ملے۔ ٹریس ہوتے ہی انہیں فوراً گولیوں سے اڑا دینا ورنہ وہ لوگ سچویشن بدلنے کے ماہر ہیں''...... اسکاٹ نے کہا۔

''ان کی تصاویر بھجوا دو۔ ساتھ ہی دس لاکھ ڈالرز بھی۔ میں

کوشش کروں گا کہ چند گھنٹوں میں تمہیں خوشخبری دے دوں''۔ ماتھر نے کہا۔

''وہ میک اپ کے ماہر ہیں اس لئے تصاویر تمہیں کوئی فائدہ نہیں دیں گی۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ ایک گروپ کی صورت میں کام کر رہے ہیں اور اس گروپ میں چار مرد اور دو عورتیں ہیں۔ ان کا لیڈر عمران ہے''...... اسکاٹ نے کہا۔

''تمہارے آدمیوں نے ان کی رہائش گاہ کا پتہ تو چلا ہی لیا ہو گا''...... ماتھر نے کہا۔

''نہیں۔ ایسی کوئی رپورٹ مجھے اب تک نہیں ملی''...... اسکاٹ نے کہا۔

''اوکے۔ میں چیک کر لوں گا۔ چونکہ تم تصویریں نہیں بھجوا رہے اس لئے اب معاوضہ میرے اکاؤنٹ میں جمع کرا دو''...... ماتھر نے کہا اور پھر بینک کی تفصیل اور اکاؤنٹ نمبر بتا دیا جسے ماتھر نے سامنے پڑے نوٹ پیڈ پر لکھ لیا۔

''میں بھجوا دیتا ہوں لیکن مجھے جلد از جلد خوشخبری دو''۔ اسکاٹ نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ یہ ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ پورے علاقے میں ہمارے آدمی موجود ہیں۔ ہم یہاں موجود تمام گروپس کو چیک کریں گے۔ خاص طور پر جس گروپ میں چھ افراد ہوں۔ پھر ان کی حرکات و سکنات کو چیک کر کے ان پر فائر کھول دیں گے۔

یہ کام چند گھنٹوں میں ہی ہو جائے گا۔ ڈونٹ وری'' ...... ماتھر نے کہا۔

''اوکے۔ تھینک یو۔ گڈ بائی'' ...... اسکاٹ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے۔ گو اسے ڈورتھی کی موت کے بارے میں چیف لارڈ ہنٹر کو اطلاع دینے کا خیال آیا تھا لیکن پھر وہ اس لئے خاموش ہو گیا کہ کہیں چیف لارڈ ہنٹر مزید غصہ کھا کر تین روز سے پہلے ہی ان کے ڈیتھ وارنٹ جاری نہ کر دے۔ اس لئے اسکاٹ نے فیصلہ کیا تھا کہ جب یہ پاکیشیائی ہلاک ہو جائیں گے تو وہ رپورٹ دے گا۔ یہ فیصلہ کر کے وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا۔

آئس لینڈ کی ڈیسی اور مارگریٹ آئس لینڈ سے لوسانیا کے دارالحکومت پہنچ چکی تھیں۔ پہلے ان کا ارادہ تھا کہ وہ براہ راست آئر لینڈ چلی جائیں اور پھر جیسے ہی عمران وہاں پہنچ کر خزانہ تلاش کرے۔ اسے ہلاک کر کے خزانہ لے اڑیں لیکن پھر انہیں اطلاع مل گئی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے سفارت کار کی موت کا انتقام لینے کے لئے لوسانیا پہنچ چکی ہے اور انہوں نے بلیک اسٹون کے دو سپر ایجنٹس آسکر اور ڈیمی کو ہلاک کر دیا ہے اور اب وہ ڈورتھی کلب کی ڈورتھی کے خلاف کام کرنے کے لئے ڈورتھی کلب پہنچ رہے ہیں۔ یہ خفیہ اطلاع انہیں یہاں موجود ان کی سرکاری ایجنسی کے ایک مخبر نے دی تھی۔ اس مخبر نے یہ معلومات بلیک اسٹون کے ہی ایک باخبر آدمی سے بھاری معاوضہ دے کر حاصل کی تھی۔

''خزانہ یہاں تو موجود نہیں ہے اس لئے ہم یہاں کیوں موجود ہیں'' ...... مارگریٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ایک ہزار بار تم یہ سوال کر چکی ہو۔ نجانے تمہارے دماغ میں بھوسہ بھرا ہوا ہے کہ تمہیں کوئی بات سمجھ ہی نہیں آتی''...... ڈیسی نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''چلو میرے ذہن میں بھوسہ ہے تو سہی اور بھوسہ بہرحال کام آتا ہے۔ تمہارا دماغ تو سرے سے ہی خالی ہے۔ اب دیکھو یہاں عمران اور اس کے ساتھی کچھ بھی کرتے رہیں ہمارا اس سے کیا مطلب ہوگا''۔ مارگریٹ نے کہا۔

''وہی دوستی اور قربت۔ چلو اٹھو۔ ہم نے ڈورتھی کلب پہنچنا ہے''...... ڈیسی نے کہا تو مارگریٹ بے اختیار ہنس پڑی۔

''لیکن اس طرح کیسے دوستی شروع ہو جائے گی۔ وہ تو ڈورتھی سے ملنے جا رہے ہیں۔ ہم وہاں کیا کریں گی''...... مارگریٹ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''انہیں دیکھ لیں گے۔ پھر ان کا تعاقب کر کے ان کی رہائش گاہ بھی چیک کر لیں گے اور اگر ان پر کوئی مشکل وقت آیا تو ان کی مدد بھی کریں گے۔ اس طرح دوستی شروع ہو جائے گی اور جب عمران اور اس کے ساتھی آئر لینڈ جائیں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ رہیں گے''...... ڈیسی نے جواب دیا۔

''او کے''...... مارگریٹ نے کہا اور پھر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ڈیسی اور مارگریٹ کار میں سوار ڈورتھی کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ یہ کار اور کوٹھی انہوں نے ایک

پراپرٹی ڈیلر کے ذریعے حاصل کی تھی۔ وہ دونوں چونکہ اکثر یہاں آیا کرتی تھیں اس لئے یہ شہر ان کے لئے نیا نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بغیر کسی سے پتہ پوچھے آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

''ڈورتھی کلب کا ماحول انتہائی گھٹیا ہے۔ اگر وہاں ہمارا کسی سے جھگڑا ہو گیا تو پھر''...... مارگریٹ نے اچانک بولتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوگا۔ دس بیس ہڈیاں ان کی ٹوٹیں گی اور دو چار خراشیں ہمیں بھی آ جائیں گی''...... ڈیسی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مارگریٹ اس کے اس انداز پر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

''تم کبھی اس ڈورتھی سے ملی ہو''...... مارگریٹ نے پوچھا۔

''نہیں۔ مجھے کبھی اس سے ملنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ تم کیوں پوچھ رہی ہو''...... ڈیسی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ویسے ہی پوچھ رہی تھی تاکہ معلوم ہو سکے کہ ڈورتھی جوان ہے یا سر ہلاتی ہوئی کوئی خوفناک بڑھیا ہے''...... مارگریٹ نے جواب دیا۔ وہ اس طرح کی باتیں کرتی ہوئی ڈورتھی کلب پہنچ گئیں۔ کار کو پارکنگ میں روک کر وہ نیچے اتریں تو پارکنگ بوائے نے انہیں کارڈ دیا اور واپس چلا گیا۔

''آؤ مارگریٹ''...... ڈیسی نے مارگریٹ سے کہا۔

''اسلحہ تو لے لیں۔ شاید ضرورت پڑ جائے''...... مارگریٹ نے کہا۔

''تم نے درست بات کی ہے''...... ڈیسی نے کہا اور پھر کار کا

دروازہ کھول کر اس نے سائیڈ سیٹ اٹھا کر نیچے موجود باکس میں سے دو مشین پسٹل اٹھا کر میگزین چیک کئے اور پھر ایک مشین پسٹل اس نے مارگریٹ کی طرف بڑھا دیا دوسرا خود رکھ لیا۔ انہوں نے چونکہ لیدر کی جیکٹس پہن رکھی تھیں اس لئے انہوں نے مشین پسٹل کو دائیں جیب میں اس طرح رکھ لیا کہ اگر ضرورت محسوس ہو تو فوری باہر نکالا جا سکے۔ مشین پسٹلز جیبوں میں ڈال کر وہ کلب کے مین ڈور کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ وہاں آنے جانے والے لوگ جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی، سب انڈر ورلڈ کے لوگ ہی دکھائی دیتے تھے۔ وہ ایک دوسرے سے ایسی باتیں سرعام کر رہے تھے جو شاید خلوت میں کہنا بھی اخلاق کے خلاف ہوں۔ کئی مردوں نے ان دونوں کو دیکھ کر سیٹیاں بجانا شروع کر دیں۔ ڈیسی اور مارگریٹ دونوں بڑے اطمینان سے آگے بڑھتی رہیں۔ پھر ہال میں داخل ہو کر انہوں نے پورے ہال کا جائزہ لیا اور پھر انہیں آخری کونے میں ایک میز اور اس کے گرد موجود کرسیاں خالی نظر آئیں تو دونوں نے ادھر کا رخ کیا۔ ہال میں بھی مردوں نے سیٹیاں بجائیں لیکن دونوں نے ان کو سرے سے کوئی اہمیت نہیں دی اور کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔ اس جگہ سے وہ پورے ہال پر نظر رکھ سکتی تھیں۔ چند لمحوں بعد ویٹر آیا تو ان دونوں نے اسے شراب لانے کا کہا اور ویٹر اثبات میں سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی شراب ان کی ٹیبل پر سرو کر دی گئی اور انہوں نے گلاس اٹھا کر منہ

سے لگائے اور آہستہ آہستہ سپ کرنے لگیں۔

''یہ ضروری نہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آج ہی یہاں آئے''۔ مارگریٹ نے کہا۔

''آنا تو انہیں آج ہی چاہئے تاکہ وہ ڈورتھی کو روک سکیں''۔ ڈیسی نے کہا تو مارگریٹ چونک پڑی۔

''کیا مطلب۔ کیا ڈورتھی کا تعلق بھی کسی ایجنسی سے ہے''۔ مارگریٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایجنسی سے نہیں ہے۔ اس کا وسیع نیٹ ورک ہے اور کسی کو ٹریس کرنے اور فنش کرنے کا کام وہ منظم طریقے سے کرتی ہے۔ مجھے بلیک اسٹون کے ایک آدمی سے جو اطلاع ملی ہے، اس کے مطابق بلیک اسٹون کے چیف اسکاٹ نے ڈورتھی کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے ختم کرنے کا ٹاسک دیا گیا ہے اور یقیناً اگر ہم تک یہ اطلاع پہنچ سکتی ہے تو عمران اور اس کے ساتھی بھی اس سے آگاہ ہوں گے اور چونکہ انہوں نے بلیک اسٹون کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہے اس لئے وہاں جانے سے پہلے وہ ڈوتھی کا خاتمہ کریں گے تاکہ ان کا عقب محفوظ رہے''...... ڈیسی نے کہا۔

''کیا مطلب۔ تمہیں اس بات کا اتنی تفصیل سے کیسے علم ہو گیا ہے جبکہ میں مسلسل تمہارے ساتھ رہی ہوں اور مجھے کسی بات کا علم ہی نہیں ہے''...... مارگریٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بتایا تو ہے کہ اندر کے ایک آدمی سے معاوضہ کے عوض یہ

معلومات حاصل کی گئی ہیں''...... ڈیسی نے گلاس میں موجود شراب کا آخری گھونٹ سپ کر کے خالی گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے مین گیٹ سے ایک یورپی اندر داخل ہوا تو ڈیسی بے اختیار چونک پڑی۔

''یہ۔ یہ عمران ہے۔ اس کا ادھر ادھر دیکھنے کا انداز بتا رہا ہے جیسے بچہ شعبدہ باز کا شعبدہ دیکھ کر حیران ہوتا ہے''...... ڈیسی نے جھک کر سرگوشی کرتے ہوئے کہا تو مارگریٹ بھی اس طرح آنکھیں پھاڑ کر آنے والے کو دیکھنے لگی جیسے اس سے پہلے اس نے زندگی بھر کوئی انسان نہ دیکھا ہو۔ آنے والا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ پھر دو عورتیں اندر داخل ہوئیں۔ یہ دونوں عورتیں متناسب جسم کی مالک تھیں اس لئے ہال میں موجود بعض مردوں نے انہیں دیکھ کر سیٹیاں بجانا شروع کر دیں جیسا پہلے ان کے دونوں کے ساتھ ہوا تھا۔ پھر تین مرد اندر داخل ہوئے اور چھ افراد کا یہ گروپ کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگا۔ وہاں سب سے آگے والے مرد نے کاؤنٹر مین سے کچھ کہا تو اس کاؤنٹر مین جو اپنے انداز سے ہی کوئی غنڈہ دکھائی دے رہا تھا اس نے اس انداز میں جواب دیا جیسے کسی غریب بچے کو دھتکارا جا رہا ہو۔ ڈیسی کو یہ تو معلوم نہ تھا کہ وہ لوگ وہاں کیا بات چیت کر رہے ہیں البتہ اتنا اسے ضرور معلوم تھا کہ ڈورتھی کے بارے میں بات چیت کی جا رہی ہو گی۔ اچانک تھپڑ کی زور دار آواز پورے ہال میں گونج اٹھی اور کاؤنٹر مین چیختا

ہوا کاؤنٹر کی عقبی دیوار سے ٹکرا کر اندر کہیں گر گیا۔ پھر اچانک فائرنگ شروع ہو گئی۔ فائرنگ کا آغاز ہال کی ایک دیوار جو مین گیٹ کے سامنے تھی کے ساتھ کھڑے مسلح محافظ نے کیا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے چوڑے ستونوں کی اوٹ میں ہو گئے اور پھر کراس فائرنگ کا سلسلہ ایسا چلا کہ ہال میں موجود تمام محافظ گولیاں کھا کر نیچے زمین پر گر کر تڑپتے ہوئے ساکت ہو گئے جبکہ ڈیسی اور مارگریٹ درمیان میں معمولی سا وقفہ آنے پر اچھل کر قریب ہی موجود ایک چوڑے ستون کی اوٹ میں ہو گئیں۔ ہال میں بھگدڑ سی مچ گئی اور لوگ چیختے چلاتے باہر نکلنے لگے۔ پھر ڈیسی اور مارگریٹ نے ستون کی اوٹ سے وہاں ایک قدآور اور ورزشی جسم کے مالک ایک آدمی کو آتے دیکھا لیکن دوسرے لمحے اس شخص نے جو پہلے کلب میں داخل ہوا تھا اور جسے اس کے قدوقامت کی وجہ سے وہ اسے عمران سمجھ رہی تھی نے حیرت انگیز طور پر اس آنے والے آدمی کو ایک ہاتھ سے گردن سے پکڑ کر اس طرح ہوا میں اچھالا کہ وہ قلابازی کھا کر نیچے فرش پر ایک دھماکے سے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ ہال اب خالی ہو چکا تھا۔ صرف ڈیسی اور مارگریٹ وہاں موجود تھیں۔ پھر جب انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو لفٹ کے ذریعے اوپر جاتے دیکھا تو وہ سمجھ گئیں کہ ڈورتھی کا آفس اوپر ہو گا اور یہ لوگ وہاں حملہ کرنے گئے ہیں۔

"آؤ مارگریٹ۔ ہم نے باہر جانا ہے۔ یہاں کا کھیل ختم ہو گیا ہے"...... ڈیسی نے کہا اور پھر مارگریٹ نے بھی جواب میں سر ہلا دیا۔ اس لئے دونوں دوڑتی ہوئی مین گیٹ سے باہر آئیں تو وہاں سے لوگ بھاگ چکے تھے۔ دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دے رہے تھے۔ پارکنگ میں بھی صرف چند گاڑیاں موجود تھیں۔ وہ دونوں دوڑتی ہوئی پارکنگ میں آئیں اور پھر ڈیسی نے کار کو انتہائی عجلت میں اسٹارٹ کیا۔ اس دوران مارگریٹ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ چکی تھی۔ دوسرے لمحے ڈیسی نے کار کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکالی اور بائیں طرف کو مڑ گئی کیونکہ پولیس کے سائرنوں کی آوازیں دائیں طرف سے آ رہی تھیں۔ اگلے چوک پر پہنچ کر ڈیسی نے کار کو دائیں ہاتھ پر موڑ دیا۔

"کہاں جا رہی ہو"...... مارگریٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کلب کے عقبی طرف بھی دروازہ ہو گا۔ میں اس صورتحال کا انجام دیکھنا چاہتی ہوں"...... ڈیسی نے کار کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سائیڈ سے دو بڑی کاریں انتہائی تیز رفتاری سے آئیں اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ آگے بڑھتی چلی گئیں۔ ڈیسی کی کار آگے بڑھتی ہوئی اس گلی کے فرنٹ پر پہنچ گئی جہاں سے مڑ کر یہ دونوں کاریں ان کے سامنے سے گزر کر آگے بڑھ گئی تھیں۔ یہاں کلب کا عقبی حصہ تھا اور اس میں ایک بڑا سا دروازہ بھی موجود تھا۔ وہاں دروازے کے قریب ایک آدمی کھڑا انہیں اس

طرح دیکھ رہا تھا جیسے وہ حیران ہو رہا ہو کہ کار اندر کیوں آ رہی ہے کیونکہ آگے جا کر یہ گلی بند تھی۔ ڈیسی نے کار اس آدمی کے پاس لے جا کر روک دی اور خود نیچے اتری تو سائیڈ سے مارگریٹ بھی نیچے اتر آئی۔

"آپ کلب کے آدمی ہیں"...... ڈیسی نے اس آدمی سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ مگر آپ کون ہیں اور یہاں کیوں آئی ہیں۔ یہ تو بند گلی ہے"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے ڈورتھی سے ملنا ہے۔ انہوں نے ادھر کا ہی راستہ بتایا تھا"...... ڈیسی نے کہا۔

"اوہ۔ وہ تو چلی گئیں ابھی چند لمحے پہلے"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈیسی نے جیکٹ کی جیب سے دو بڑی مالیت کے نوٹ نکالے اور اس آدمی کی طرف بڑھا دیئے۔

"یہ نوٹ رکھ لو۔ صرف اتنا بتا دو کہ میڈم ڈورتھی کہاں گئی ہے"...... ڈیسی نے کہا تو اس آدمی نے جھپٹ کر نوٹ لئے اور تیزی سے انہیں اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"کلب پر چھ افراد نے حملہ کیا تھا۔ میڈم نے انہیں بے ہوش کیا اور پھر انہیں دو بڑی کاروں میں ڈال کر شہر سے دور فاریسٹ بلڈنگ لے گئی ہیں اور میڈم خود بھی ساتھ گئی ہیں"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"وہ چھ افراد کیا ہلاک ہو گئے ہیں"...... ڈیسی نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ وہ زندہ تھے البتہ بے ہوش تھے۔ چار مرد اور دو عورتیں۔ مرنا تو اب ان کا مقدر بن گیا ہے کیونکہ میڈم کسی کو نہیں چھوڑتیں"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ فاریسٹ بلڈنگ کہاں ہے"...... ڈیسی نے پوچھا۔

"یہاں سے تقریباً پچاس سو کلو میٹر دور ایک چھوٹا سا ٹاؤن ہے جسے سیروز ٹاؤن کہا جاتا ہے۔ وہاں ٹاؤن سے مغرب کی طرف ایک ویران بلڈنگ ہے جسے فاریسٹ بلڈنگ کہا جاتا ہے۔ اس کی خاص نشانی یہ ہے کہ اس عمارت پر کافی بڑا عقاب بنا ہوا ہے"۔ اس آدمی نے کہا۔

"وہاں کتنے آدمی موجود ہیں"...... ڈیسی نے پوچھا۔

"اس سے زیادہ میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ اب جاؤ تم"۔ اچانک اس آدمی نے تیز تیز لہجے میں کہا اور دروازے میں داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کر دیا تو وہ دونوں اپنی کار کی طرف بڑھ گئیں۔ پھر انہوں نے کار موڑ کر اس کا رخ دوبارہ سڑک کی طرف کیا اور ڈیسی نے کار آگے بڑھا دی۔

"اب کیا کریں۔ واپس آئس لینڈ چلیں"...... مارگریٹ نے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا"...... ڈیسی نے چونک کر ایسے لہجے میں کہا

جیسے اسے مارگریٹ کی بات سمجھ نہ آئی ہو۔

"سنا نہیں تم نے۔ چھ افراد جو یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہیں انہیں بے ہوش کر کے عقبی دروازے سے نکال کر کاروں میں لاد کر شہر سے باہر لے جایا گیا ہے۔ اب ان کے زندہ بچ جانے کا زیرو پرسنٹ بھی چانس نہیں رہا۔ ایسی صورت میں خزانہ کون ٹریس کرے گا اور کون اسے باہر نکالے گا۔ سارا معاملہ ہی ختم ہو گیا"۔ مارگریٹ نے کہا۔

"اگر یہ لوگ اتنی آسانی سے مارے جا سکتے تو اب تک لاکھوں نہیں تو ہزاروں بار مر چکے ہوتے"...... ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم فاریسٹ بلڈنگ جا رہی ہو یا کہیں اور"...... مارگریٹ نے پوچھا۔

"وہیں جا رہی ہوں۔ میں کوشش کر رہی ہوں کہ کہیں ان کی مدد کرنے کا موقع مل جائے تو پھر ان سے دوستی کی جا سکتی ہے ورنہ یہ لوگ غیروں کے ساتھ دوستی کرنے میں بے حد محتاط رہتے ہیں"۔ ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو۔ اب جا تو رہی ہیں۔ دیکھ لیں گی"...... مارگریٹ نے کہا اور پھر راستے میں ٹریفک چیکنگ کی وجہ سے انہیں سیروز ٹاؤن پہنچنے میں بہت دیر ہو گئی۔ وہاں سے وہ اس آدمی کے کہنے کے مطابق بائیں طرف مڑ کر تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئیں۔ ٹاؤن اب ان

کی سائیڈ پر تھا۔ پھر دور سے انہیں ویرانے میں موجود دو منزلہ بلڈنگ نظر آنے لگ گئی تو ڈیسی نے کار کی رفتار آہستہ کر لی اور بلڈنگ کے قریب پہنچ کر اس نے کار کو موڑ کر اس سائیڈ میں روک دیا جو بلڈنگ کے سامنے سے گزرنے والی سڑک سے ہٹ کر تھی۔

''آؤ۔ اب ہمیں نہ صرف چوکنا رہنا ہے بلکہ خیال رکھنا ہے کہ کوئی گڑبڑ نہ ہو''...... ڈیسی نے کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے مارگریٹ بھی کار سے باہر آ گئی۔

''کیا ہم اندر کودیں گے''...... مارگریٹ نے پوچھا۔

''پہلے چیک کر لیں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے پھر سوچیں گے کہ ہمیں کس وقت مداخلت کرنی چاہئے''...... ڈیسی نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے قبضے میں ہے اور ہم نے عمران کو اس وقت تک زندہ رکھنا ہے جب تک کہ وہ خزانہ تلاش نہ کر لے''...... مارگریٹ نے کہا۔

''بعض اوقات اچانک مداخلت سے اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔ ڈورتھی جیسے لوگ اچانک فائر کھول دیتے ہیں اس لئے صبر کرو''۔ ڈیسی نے کہا اور پھر انہیں عمارت کے عقبی طرف کے دائیں کونے میں اوپر جانے کے مخصوص خانے بنے ہوئے نظر آ گئے۔ یہ خانے عمارت میں ایسے انداز سے بنائے جاتے ہیں کہ وہ ایک طرح کی سیڑھیاں بن جاتی ہیں۔ آگ لگنے کی صورت میں یہ خانے بے حد کام آتے ہیں۔

''آؤ اوپر چلیں۔ پھر وہاں سے چیکنگ کریں گے''...... ڈیسی نے کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے خانوں میں پیر رکھتے ہوئے اور خانوں کے اوپر بنے ہوئے بظاہر زیبائشی ہک کو پکڑ کر تیزی سے اوپر چڑھتی ہوئی دوسری منزل کی چھت پر پہنچ گئیں۔ پھر وہاں فرنٹ کی طرف سے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ وہ سیڑھیاں اتر کر دوسری منزل پر پہنچ گئیں۔ ڈیسی نے منہ پر انگلی رکھ کر مارگریٹ کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ وہ بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہی تھیں۔ پھر وہ ایک سائیڈ پر بنی ہوئی گیلری میں پہنچ گئیں جہاں ایک بڑا روشندان تھا جو تقریباً آدھا کھلا ہوا تھا۔ ڈیسی اور مارگریٹ دونوں نے فرش پر گھٹنے ٹیک کر اور جھک کر روشندان سے اندر جھانکا تو وہ بے اختیار چونک پڑیں کیونکہ نیچے ایک بڑے کمرے میں کرسی پر ایک یورپی لڑکی رسیوں سے جکڑی ہوئی موجود تھی لیکن وہ مردہ تھی۔ اسے گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا۔ کمرے میں فرش پر دو اور مردوں کی لاشیں پڑی نظر آ رہی تھیں لیکن ہر طرف خاموشی طاری تھی کہ اچانک انہیں دور سے کاریں اسٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک پڑیں۔

''آؤ نیچے چلیں۔ یہ شاید ڈورتھی ہے کیونکہ عمران کی دونوں ساتھی عورتوں کو ہم کلب میں دیکھ چکی ہیں''...... ڈیسی نے کہا۔

''وہ تو بے ہوش تھے۔ پھر یہ کیسے ہو گیا۔ یہ کوئی اور عورت ہو گی''...... مارگریٹ نے آہستہ سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"نیچے جا کر ہی معلوم ہو گا۔ آؤ"...... ڈیسی نے کہا اور پھر وہ نیچے جانے والی سیڑھیوں سے اتر کر نیچے پہنچ گئیں لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمارت کا گیٹ بند تھا اور وہاں پورچ میں کوئی کار موجود نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے پوری عمارت کو چیک کر لیا لیکن سوائے لاشوں کے اور کچھ نہ تھا۔

"آؤ اب نکل چلیں ورنہ کوئی آ گیا تو الٹا ہم ہی مجرم سمجھی جائیں گی"...... ڈیسی نے کہا اور پھر وہ دونوں پھاٹک پر پہنچ کر رک گئیں۔ پھر چھوٹا پھاٹک کھول کر وہ باہر آئیں اور ڈیسی نے پلٹ کر چھوٹا پھاٹک بند کر دیا اور پھر وہ دونوں اس طرف کو بڑھنے لگیں جہاں ان کی کار موجود تھی۔

"یہ سب آخر کیسے ہو گیا۔ یہ لوگ بے ہوش تھے اور یقیناً انہیں باندھ کر ہوش میں لایا گیا ہو گا پھر انہوں نے کیسے سچویشن بدل دی"...... مارگریٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ اسی طرح سچویشن تبدیل کرنے کے ماہر ہیں۔ اگر ہم راستے میں ٹریفک چیکنگ میں پھنس کر دیر سے یہاں نہ پہنچتیں تو عمران سے بات ہو جاتی اور وہ ہمیں قدر کی نگاہ سے دیکھتا۔ اب یہ چانس تو ختم ہو گیا البتہ ایک راستہ اور ہے"...... ڈیسی نے کہا۔

"کون سا راستہ"...... مارگریٹ نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ ہم براہ راست ان سے جا کر باتیں کریں اور انہیں اپنی دوستی کا یقین دلا دیں اور انہیں کہیں کہ ریڈ سٹار کے چیف نے

ہمیں بھیجا ہے"...... ڈیسی نے کہا۔

"اس سے کیا ہو گا"...... مارگریٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو ہو گا لیکن ہمیں تو ابھی تک ان کی رہائش گاہ کا بھی علم نہیں ہے"...... ڈیسی نے کہا۔

"مجھے ان کا فون نمبر معلوم ہے"...... مارگریٹ نے کہا تو ڈیسی بے اختیار اچھل پڑی۔

"فون نمبر تمہارے پاس کیسے آ گیا"...... ڈیسی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جب تم نے مجھے کہا تھا کہ میں رئیل پراپرٹی ڈیلر سے معلوم کروں کہ کل سے آج تک کتنے آدمیوں نے رہائش گاہیں اور کاریں ہائر کی ہیں تو میں نے انکوائری سے تمام پراپرٹی ڈیلرز کے فون نمبرز لئے اور پھر ہر نمبر کو ڈائل کیا تو ان میں سے چار نے بتایا کہ سیاحوں کے گروپس نے رہائش گاہ اور کاریں ہائر کی ہیں۔ گروپ کی تفصیلات پوچھی گئیں تو انہوں نے بتایا کہ انہیں اس بارے میں علم نہیں ہے۔ پھر ایک نمبر پر فون کرتے ہی مجھے بتایا گیا کہ ان سے رہائش گاہ ایک ہی آدمی نے ہائر کی ہے لیکن ہائر کرنے والے نے بتایا کہ چھ افراد کا گروپ تھا جس نے رہائش گاہ اور دو کاریں ہائر کی ہیں۔ دو کاریں بہت کم اکٹھی ہائر کی جاتی ہیں۔ اس لئے میں نے اس سے اس رہائش گاہ کا فون نمبر مانگا تو اس نے مجھے فون نمبر دے دیا۔ اس لئے میں کہہ رہی ہوں میرے پاس ان

پاکیشیائیوں کا فون نمبر موجود ہے لیکن تم اس سے کیا بات کرو گی''...... مارگریٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہمارا یہ نگرانی والا کام درست نہیں جا رہا۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ اس لئے جیسے ہی انہوں نے نگرانی چیک کی۔ وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم ان کے مخالف ہیں۔ اس لئے ہم اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گی''...... ڈیسی نے کہا۔

''اس کا درست طریقہ یہ ہے کہ ہم یہاں سے آئرلینڈ روانہ ہو جائیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے یہاں اپنا ٹاسک ختم کر کے آنا تو آئرلینڈ ہی ہے''...... مارگریٹ نے کہا۔

''کیا یہ ضروری ہے کہ وہ لازماً خزانہ تلاش کریں یا انہیں کہا جائے کہ وہ خزانہ تلاش کریں''...... ڈیسی نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ضروری ہے۔ ماہرین آثار قدیمہ آج تک سر توڑ کوشش کے باوجود اس خزانے کا اتہ پتہ نہیں معلوم کر سکے جبکہ سب ممالک ہی اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں''...... مارگریٹ نے کہا تو ڈیسی ہنس پڑی۔

''ان کی رہائش گاہ پر چلنا چاہئے اور ان سے کھل کر باتیں کی جائیں تو میرا خیال میں زیادہ اچھا ہے۔ تم نے فون نمبر ملایا تھا درست بھی ہے یا نہیں''...... ڈیسی نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے اس نمبر پر کال نہیں کی''...... مارگریٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو اب رہائش گاہ پر پہنچ کر رابطہ کر لو یا دوسری صورت یہ ہے کہ ہم آئرلینڈ جا کر اطمینان سے بیٹھ جائیں۔ جب عمران وہاں آئے تو اس سے دوستی کریں کیونکہ اس وقت تو عمران کا کوئی ٹارگٹ نہ ہو گا اور پھر ہماری دوستی پر بھی اسے کوئی شک نہیں رہے گا۔ پھر یقیناً وہ خزانہ تلاش کرے گا اور ہماری حکومت اسے فوراً نکال لے گی۔ اس طرح یہ مشن مکمل ہو جائے گا''...... ڈیسی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ان کے پیچھے مارے مارے پھرنے سے یہ پلان زیادہ بہتر ہے''...... مارگریٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ویسے اگر ہم عمران کی کوئی مدد کر سکیں تو پھر یہ دوستی کا رشتہ زیادہ مضبوط ہو جائے گا''...... ڈیسی نے کہا۔

''مدد۔ کیسی مدد''...... مارگریٹ نے چونک کر پوچھا۔

''مثلاً ڈورتھی کے خلاف کام کیا جائے''...... ڈیسی نے کہا۔

''لیکن ہمیں کیا معلوم کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا کیا اور کہاں کہاں کام کرتی پھر رہی ہے''...... مارگریٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ڈیسی نے کار کو اپنی کوٹھی کے گیٹ پر روک دیا۔ تین بار مخصوص انداز میں ہارن دینے پر پھاٹک کھلتا چلا گیا اور ڈیسی نے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد یہ کار گیراج میں جا کر رک گئی اور وہ دونوں نیچے اتر آئیں۔ اسی وقت ان کا مسلح گارڈ پھاٹک بند کر کے واپس ان کے قریب پہنچ گیا۔

''کوئی آیا گیا یا کوئی فون''...... ڈیسی نے اس سیکورٹی گارڈ سے

پوچھا۔

"نہیں میڈم"...... سیکورٹی گارڈ نے جواب دیا۔

"او کے۔ خیال رکھو۔ آؤ مارگریٹ"...... ڈیسی نے فقرے کا پہلا حصہ سیکورٹی گارڈ سے اور آدھا حصہ مارگریٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں نہ ہم خود ماگا خزانہ تلاش کریں۔ عمران کے پاس کوئی جادو تو نہیں ہے۔ وہ بھی ہماری طرح ہی اندازے لگائے گا"۔ کرسی پر بیٹھتے ہی مارگریٹ نے کہا تو ڈیسی اس طرح ہنس پڑی جیسے مارگریٹ نے کوئی انتہائی دلچسپ لطیفہ سنا دیا ہو۔

"تم میرا مذاق اڑا رہی ہو"۔ مارگریٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے خواہ مخواہ۔ میں تو تمہاری بات پر ہنس رہی ہوں کہ تم جس کا کسی قسم کا کوئی تعلق آثار قدیمہ سے نہیں ہے اور تم وہ خزانہ تلاش کرنے کا کہہ رہی ہو جسے بڑے بڑے ماہرین آثار قدیمہ بھی ٹریس نہیں کر سکے تو تم وہ کیسے کر لو گی"...... ڈیسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہر آدمی کا اپنا ذہن ہوتا ہے۔ بہرحال میں اب فون پر اس عمران سے بات ضرور کروں گی۔ وہ مجھے کھا نہیں جائے گا۔ کم از کم رابطہ تو ہو ورنہ ہم احمقوں کی طرح اس کے پیچھے دوڑتے پھر رہے ہیں۔ ہم بھی کیا نانسنس ہیں"...... مارگریٹ نے کہا۔

"ہاں۔ تمہارا یہ مشورہ واقعی درست ہے۔ یہاں ہمارا کوئی مشن نہیں اور ہم خواہ مخواہ احمقوں کی طرح بھاگ دوڑ رہے ہیں"۔ ڈیسی

نے کہا اور مارگریٹ سے فون نمبر معلوم کر کے اس نے سامنے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز دینے لگی تو ڈیسی نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ اب گھنٹی کی آواز مارگریٹ کو بھی بخوبی سنائی دے رہی تھی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس۔ براؤن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں کہا گیا۔

"میرا نام ڈیسی ہے اور میری ساتھی کا نام مارگریٹ ہے۔ ہمارا تعلق آئس لینڈ سے ہے اور ہم دونوں آپ سے ملنا چاہتی ہیں"۔ ڈیسی نے کہا۔

"دونوں اکٹھی یا علیحدہ علیحدہ"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیسی بے اختیار ہنس پڑی۔

"ٹھیک ہے۔ ہم آ رہی ہیں۔ پھر بات ہو گی"...... ڈیسی نے کہا اور دوسری طرف سے بولنے والے کو بولنے کا موقع دیئے بغیر اس نے کریڈل دبا کر رسیور رکھ دیا۔

"چلو۔ اب کھل کر باتیں ہو جائیں تو بہتر ہے"...... ڈیسی نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ٹھیک ہے۔ خواہ مخواہ کی فضول ایکسر سائز سے تو جان چھوٹ جائے گی"...... مارگریٹ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور ڈیسی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔

ماتھر لمبے قد اور بھاری جسم کا مالک تھا۔ اس نے معلومات اور ٹریننگ کے لئے وسیع نیٹ ورک بنایا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے پاس پیشہ ور قاتلوں کا ایک پورا گروہ موجود تھا۔ ویسے عام پبلک کو دکھانے کے لئے اس کا ایک کلب تھا جس کا نام تھری فنگرز کلب رکھا گیا تھا۔ ماتھر کا آفس اسی کلب میں تھا لیکن وہ کلب کے کاروبار اور نفع ونقصان سے لاتعلق رہتا تھا۔ اس کی تمام تر توجہ تھری فنگرز پر ہی رہتی تھی۔ بلیک اسٹون کا چیف اسکاٹ اس کا بے تکلف دوست تھا۔ وہ دونوں پہلے ایک یورپی ایجنسی میں طویل عرصہ تک اکٹھے کام کرتے رہے تھے۔ اس لئے ان دونوں کے درمیان خاصی بے تکلفی تھی اور اسکاٹ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے ختم کرنے کا ٹاسک اسے دے دیا لیکن ماتھر کے پاس نہ ان لوگوں کی تصویریں تھیں اور نہ ہی مزید کسی قسم کی معلومات تھیں۔ بس اتنا بتایا گیا تھا کہ ان کی تعداد چھ ہے جس میں چار مرد اور دو عورتیں شامل

ہیں۔ ادھر ڈورتھی کی موت نے بھی اسے شدید شاک پہنچایا تھا کیونکہ ڈورتھی اس کی دوست تھی اور وہ دونوں اکثر اکٹھے وقت گزار کر انجوائے کرتے رہتے تھے۔ اس نے اپنے نیٹ ورک کو ہدایات دے دی تھیں لیکن ابھی تک کسی طرف سے بھی کوئی رپورٹ نہ آئی تھی۔ ماتھر بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ کہاں چھپ گئے ہیں کہ اس کا نیٹ ورک انہیں ٹریس ہی نہ کر پا رہا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ دیر چاہے جتنی بھی ہو جائے آخر کار کامیاب وہی رہے گا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے کے مزید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ ماتھر بول رہا ہوں“...... ماتھر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”جوائے بول رہا ہوں باس“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

”کوئی خاص رپورٹ“...... ماتھر نے کہا۔

”باس۔ ہم نے مطلوبہ گروپ ٹریس کر لیا ہے“...... جوائے نے کہا اور ماتھر چونک پڑا۔

”کیسے۔ تفصیل بتاؤ“...... ماتھر نے تیز لہجے میں کہا۔

”باس۔ ہم مضافاتی علاقے لورین کے ایک پٹرول پمپ پر ان لوگوں کو چیک کر رہے تھے کہ ہمیں پچھلے ناکے سے کال آئی کہ وہاں چھ افراد کا ایک گروپ ہے اور مشکوک ہے۔ یہ کال آتے ہی

ہم الرٹ ہو گئے۔ چنانچہ وہ دونوں کاریں کچھ دیر بعد اس پٹرول پمپ پر آ کر رکیں تو ہم نے دیکھا کہ دونوں کاروں میں چھ افراد موجود ہیں۔ ایک مرد اور ایک عورت عقبی کار میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ تین مرد اور ایک عورت آگے والی کار میں سوار تھے۔ پٹرول بھرے جانے کے دوران اچانک ان میں سے ایک عورت نے دوسری عورت سے ایشیائی زبان میں بات کی۔ گو بعد میں وہ یورپی زبان میں باتیں کرنے لگ گئیں لیکن ایشیائی زبان بہرحال ہم نے سن لی۔ اس کے بعد اس پر تصدیق کی مہر اس طرح لگی کہ لفظ عمران بھی کسی عورت نے بولا۔ چنانچہ ہم نے ان کی مشینی نگرانی شروع کر دی اور ہم ان کی کاروں سے تقریباً ایک کلو میٹر پیچھے تھے لیکن سیٹلائٹ کے ذریعے ہم اپنی کار میں بیٹھے بیٹھے نہ صرف انہیں دیکھ رہے تھے بلکہ ان کی باتیں بھی سنتے رہے۔ انہوں نے اس دوران مسلسل یورپی زبان بولی البتہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے الفاظ بھی سنے گئے۔ ہم ان کی مشینی نگرانی کرتے رہے۔ پھر وہ گرین کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ میں چلے گئے ہیں اور ابھی تک اندر موجود ہیں۔ ہم نے بھی ایک کلو میٹر پیچھے کاریں روک لی ہیں۔ اب آپ جیسے حکم دیں''۔ جوائے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو تم کنفرم ہو کہ یہی گروپ ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں''۔ ماتھر نے کہا۔

''یس سر۔ ویسے آپ کنفرم ہونا چاہیں تو ہم آپ کو ان لوگوں

کی میک اپ کے بغیر تصویریں بھجوا دیں تاکہ آپ کنفرم ہو سکیں''۔ جوائے نے کہا۔

''تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں''...... ماتھر نے پوچھا۔

''چیف۔ میرا گروپ مجھ سمیت دس افراد پر مشتمل ہے''۔ جوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں۔ اس لئے کنفرمیشن کے بغیر ہم زبان بھی نہیں ہلا سکتے۔ تم ان کے چہروں کی تصاویر بغیر میک اپ کے بھجوا سکتے ہو تو بھجوا دو تاکہ واقعی مکمل طور پر اس قضیئے کو ختم کیا جا سکے''...... ماتھر نے کہا۔

''اوکے باس۔ میں سیٹلائٹ کے ذریعے ان کی تصاویر نکلواتا ہوں۔ پھر آپ کو بھیج دوں گا۔ اس میں صرف نصف گھنٹہ لگے گا''۔ جوائے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ماتھر نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ہیڈ کوارٹر کا ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔ اس نے وہ لفافہ ماتھر کے ہاتھ میں دیا اور پھر پیچھے ہٹ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

''تم جا سکتے ہو''...... ماتھر نے نگاہیں اٹھا کر نوجوان کو کھڑے دیکھ کر کہا۔

''یس باس''...... نوجوان نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد ماتھر نے لفافہ کھولا۔ اندر

تصاویر تھیں۔ اس نے تمام تصویریں نکال کر میز پر رکھیں اور پہلی تصویر دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ یہ ایک مرد کی تصویر تھی جو ایشیائی تھا۔ پھر ایک ایک کر کے اس نے تمام تصویریں اچھی طرح دیکھ کر انہیں واپس لفافے میں ڈال دیا۔ اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے کانپ رہا تھا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک سپیشل سیل فون نکالا اور پھر اس پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جوائے بول رہا ہوں باس''...... چند لمحوں بعد جوائے کی آواز سنائی دی۔

''تم نے جو تصاویر بھیجی ہیں یہ سب سوائے ایک عورت کے ایشیائی ہیں جبکہ ایک عورت سوئس نژاد ہے اور یہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں''...... ماتھر نے کہا۔

''یس سر۔ اب آپ کنفرم ہو گئے ہیں''...... جوائے نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بہترین اور ناقابل تردید کنفرمیشن ہے۔ تم ایک کام کرو۔ ان کی رہائش گاہ کے بارے میں کیا بتایا تھا تم نے۔ گرین کالونی کوٹھی نمبر آٹھ ہی بتایا تھا نا''...... ماتھر نے کہا۔

''یس باس''...... جوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم ان کی رہائش گاہ کے اندر بے ہوش کر دینے والے کیپسول فائر کر دو اور پھر ان بے ہوش افراد کو کاروں میں لاد کر بلیک پوائنٹ پر بھجوا دو۔ میں بلیک پوائنٹ کے انچارج ڈیوڈ کو احکامات

دے دیتا ہوں۔ تم انہیں چھوڑ کر واپس اپنی ڈیوٹی پر آ جاؤ لیکن تم نے مجھے اس وقت فون کرنا ہے جب یہ چھ افراد بے ہوشی کے عالم میں بلیک پوائنٹ پر پہنچ جائیں''...... ماتھر نے کہا۔

''یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... دوسری طرف سے جوائے نے جواب دیا اور ماتھر نے رسیور رکھ دیا لیکن دوسرے لمحے اسے خیال آیا کہ وہ اسکاٹ کو تو اطلاع دے دے جس نے اس گروپ کو ٹریس کرنے اور ختم کرنے کا باقاعدہ ٹاسک دیا تھا جو اس نے مکمل کر لیا ہے۔ یہ چھ گھنٹے تک تو ہوش میں نہیں آ سکتے۔ اس لئے اسکاٹ فیصلہ کرے گا کہ وہ انہیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دے یا زندہ لے جا کر اسکاٹ کے سامنے رکھ دے اور اسے موقع دے کہ وہ انہیں براہ راست اپنے ہاتھوں سے گولیاں مار دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں سنا ہوا تھا کہ انہیں اگر معمولی سا موقع بھی مل جائے تو وہ سچویشن پلٹ دیتے ہیں۔ اس لئے اس نے انہیں بے ہوش رکھنے کا فیصلہ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن دبایا تو دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''یس باس''......فون سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''بلیک پوائنٹ کے انچارج ڈیوڈ سے میری بات کراؤ''۔ ماتھر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ماتھر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ماتھر نے کہا۔

''ڈیوڈ بول رہا ہوں باس۔ بلیک پوائنٹ سے''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''جوائے چھ بے ہوش افراد کو بلیک پوائنٹ پر پہنچا رہا ہے۔ تم نے ان چھ بے ہوش افراد کو جن میں دو عورتیں بھی شامل ہیں، میرے آنے تک کسی طرح بھی ہوش میں نہیں آنے دینا''...... ماتھر نے کہا۔

''آپ کتنی دیر بعد تشریف لائیں گے''...... ڈیوڈ نے پوچھا۔

''میں نے ایک آدمی اسکاٹ کے ساتھ آنا ہے اور اسکاٹ سرکاری آدمی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کچھ دیر ہو جائے تو تم نے خیال رکھنا ہے''...... ماتھر نے کہا۔

''اوکے باس۔ میں ان چھ کے چھ افراد کو مزید بے ہوشی کے انجکشن لگا دوں گا۔ پھر انہیں چوبیس گھنٹوں تک ازخود ہوش نہ آ سکے گا''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس سے پوری طرح تسلی ہو جائے گی''...... ماتھر نے کہا۔

''باس۔ انہیں راڈز چیئرز پر بھی ڈالنا ہے یا نہیں''...... ڈیوڈ نے پوچھا۔

''ہاں۔ ضرور ڈال دینا اور راڈز بھی آن کر دینا۔ ہمیں کوئی رسک نہیں لینا چاہئے''...... ماتھر نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ماتھر نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اس کے جسم میں خوشی کی لہریں سی دوڑ رہی تھیں کیونکہ ان لوگوں کے اصل چہرے دیکھ کر وہ کنفرم ہو گیا تھا کہ یہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد ہیں اور یہ سب ان کے سامنے بے بس ہو چکے تھے۔ اس لئے ماتھر کو بے پناہ خوشی ہو رہی تھی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ماتھر نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ماتھر نے کہا۔

''بلیک پوائنٹ سے ڈیوڈ کی کال ہے باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کراؤ بات''...... ماتھر نے کہا۔

''ہیلو باس۔ میں ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ آپ کے احکامات کے مطابق گرین کالونی سے لائے گئے چھ بے ہوش افراد کو راڈز والی کرسیوں پر بٹھا کر راڈز میں جکڑ دیا گیا ہے''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ خیال رکھنا انہیں ہوش میں اس وقت تک نہیں آنا چاہئے جب تک میں حکم نہ دوں''...... ماتھر نے کہا۔

''یس باس۔ میں ان سب کو طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیتا ہوں''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس طرح ہر قسم کا خطرہ ختم ہو جائے گا''۔ ماتھر نے کہا اور کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

ایک بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ماتھر بول رہا ہوں۔ اسکاٹ سے بات کراؤ''...... ماتھر نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ اسکاٹ بول رہا ہوں''...... اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔

''ماتھر بول رہا ہوں اسکاٹ۔ ایک خوشخبری سن لو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہ صرف ہم نے ٹریس کر لیا ہے بلکہ وہ بے ہوشی کے عالم میں راڈز میں جکڑے ہوئے میرے ایک سپیشل پوائنٹ پر موجود ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم انہیں اپنے ہاتھ سے گولیاں مارو''...... ماتھر نے کہا۔

''کیا یہ بات کنفرم ہے''...... اسکاٹ نے کہا۔

''ہاں۔ سو فیصد کنفرم''...... ماتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ کیسے''...... اسکاٹ نے چونک کر پوچھا۔

''میں نے ایسے کیمرے استعمال کئے ہیں جو میک اپ کے پیچھے موجود اصل چہرے سامنے لے آتے ہیں اور ان اصل چہروں میں وہ ایشیائی ہیں البتہ ایک عورت سوئس نژاد ہے''...... ماتھر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر دیر کیوں کر رہے ہو۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔

انہیں فوراً گولیوں سے اڑا دو''...... اسکاٹ نے کہا۔

''میں تمہیں لینے آ رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم خود ان کو گولیوں سے اڑاؤ۔ تاکہ کنفرم ہو سکے کہ یہ وہی لوگ ہیں''۔ ماتھر نے کہا۔

''کہاں جانا ہوگا''...... اسکاٹ نے پوچھا۔

''یہیں شہر میں ہی پوائنٹ ہے''...... ماتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آ جاؤ''...... اسکاٹ نے کہا اور رابطہ ختم ہونے پر ماتھر نے رسیور رکھ دیا۔

عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی گہری تاریکی آہستہ آہستہ روشنی میں تبدیل ہوتی جا رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد جب اس کا ذہن مکمل طور پر روشن ہو گیا تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم نے زیادہ حرکت کرنے سے انکار کر دیا تو اس کے ذہن پر فلمی مناظر کی طرح سابقہ مناظر ابھر آئے۔ اسے یاد آ گیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر موجود تھا۔ ڈورتھی انہیں بے ہوشی کے عالم میں شہر سے باہر ایک عمارت میں لے گئی تھی اور پھر وہاں صورت حال تبدیل ہو گئی اور ڈورتھی اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے اور وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ پھر ابھی وہ آئندہ کے اقدام کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ جولیا اور تنویر کا خیال تھا کہ پہلے اسکاٹ اور اس کے ہیڈکوارٹر پر ریڈ کیا جائے بعد میں لارڈ ہنٹر کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کیا جائے لیکن صفدر، کیپٹن شکیل اور صالحہ کیا خیال تھا کہ اگر لارڈ ہنٹر کا ہیڈکوارٹر تباہ کر

دیا جائے اور لارڈ ہنٹر کو ہلاک کر دیا جائے تو اسکاٹ اور اس کا سیکشن ہیڈکوارٹر خود بخود بے کار ہو جائے گا اور ابھی اس پر بحث ہو رہی تھی کہ عمران کی ناک سے نامانوس سی بُو ٹکرائی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح تیزی سے گھومنے لگا اور چند لمحوں بعد عمران کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا تھا۔ یہ سب باتیں یاد آنے پر عمران کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اسے اب وہ مناظر نظر آنے لگ گئے کہ وہ اپنی رہائش گاہ کی بجائے کسی اور جگہ ایک بڑے کمرے میں اپنے ساتھیوں سمیت راڈز میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ پہلے تو عمران نے یہ سمجھا کہ وہ مخصوص ذہنی مشقیں کرنے کی وجہ سے ہوش میں آیا ہے لیکن جب اس نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ بھی ہوش میں آنے کے پراسیس سے گزر رہے ہیں تو عمران اس نتیجے پر پہنچا کہ جس گیس سے انہیں بے ہوش کیا گیا ہے اس کے اثرات کم وقت میں ختم ہو جاتے ہیں۔ اس نے اب راڈز کھولنے کی کوشش شروع کر دی۔ پھر تھوڑی دیر میں وہ اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ ان کرسیوں کے راڈز سامنے دروازے کے ساتھ دیوار میں موجود سوئچ پینل میں موجود سرخ رنگ کے بٹنوں کی ایک قطار سے منسلک ہیں۔ یہ تمام بٹن گہرے سرخ رنگ کے تھے جبکہ دوسری قطار میں دوسرے رنگ کے بٹن تھے۔ ایسے انتظام کرنا ناقابل تسخیر سمجھا جاتا ہے کیونکہ درمیان میں فاصلہ اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ انسان کچھ بھی کر لے ناکامی ہی

سامنے آتی ہے لیکن عمران کو اس کی فکر نہ تھی کیونکہ اسے اس سسٹم سے مکمل آگاہی تھی اور تقریباً ہر مشن پر ایسے حالات سامنے آتے تھے۔ اس لئے اس نے اس سلسلے میں مسلسل تجربات کئے تھے اور تمام سسٹم کا تجزیہ کر کے ان کا حل ڈھونڈ لیا تھا۔ اس لئے اسے معلوم تھا کہ ایسے راڈز جنہیں آپریٹ کرنے کے لئے دروازے کے ساتھ سوئچ بورڈ پر موجود سرخ رنگ کا بٹن پریس کیا جاتا تھا۔ اس سسٹم میں تاریں زمین سے نکل کر ہی کرسی میں علیحدہ علیحدہ داخل کی جاتی تھیں جن کے ذریعے راڈز آپریٹ کئے جاتے تھے زمین سے نکل کر کرسی کے پائے کے اندر جاتی ہوئی تار کو پائے کے ساتھ اس طرح جوڑ دیا جاتا تھا اور اس تار پر وہی رنگ کر دیا جاتا تھا جو رنگ کرسی کا ہوتا تھا۔ اس لئے پائے کو غور سے دیکھنے کے باوجود تار نظر نہ آتی تھی اور اگر کسی کو معلوم بھی ہو جائے تو یہ تار پیروں سے نہ توڑی جا سکتی تھی اور نہ ہی اسے حرکت میں لایا جا سکتا تھا۔ صرف بٹن دبا کر ہی میکنزم کو حرکت میں لایا جا سکتا تھا لیکن عمران نے اس پر طویل عرصہ تک تجربات کئے تھے۔ اس لئے اس کے پیر میں موجود بوٹ کی نوک اس تار کے اندر پھنسا کر وہ اس انداز میں پیر کو جھٹکا دیتا تھا کہ میکنزم خود بخود حرکت میں آ جاتا تھا اور اس کی کرسی پر موجود راڈز بجلی کی سی تیزی سے غائب ہو جاتے تھے۔ اس کے ساتھی بھی اب ہوش میں آ چکے تھے اور ان سب نے عمران سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی لیکن عمران نے انہیں بتایا

کہ ابھی تک کوئی اندر نہیں آیا۔ اس لئے وہ نہیں بتا سکتا کہ انہیں ان کی رہائش گاہ سے یہاں لانے والے کون لوگ ہیں اور ان کے کیا عزائم ہیں البتہ اس نے اپنے ساتھیوں کو راڈز سے آزاد ہونے کی ترکیب بتا دی تھی۔

"لیکن یہ خیال رکھنا کہ ان کی نظریں تمہارے پیروں پر نہ پڑیں ورنہ وہ سیکنڈ میں فائر کھول دیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا بند دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے ایک اور آدمی تھا۔

"ارے۔ یہ تو ہوش میں ہیں سب کے سب۔ یہ کیا ہوا ماتھر"۔ ایک آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ہیں۔ انہیں واقعی بے ہوشی کے دوران ہی ختم کر دینا چاہئے تھا لیکن یہ راڈز میں موجود ہیں۔ اس لئے یہ حرکت تو نہیں کر سکتے"...... ماتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے تو کہا تھا کہ انہیں پہلے گیس سے بے ہوش کیا گیا اور پھر مزید تسلی کے لئے طویل عرصہ تک بے ہوش رکھنے کے لئے خصوصی انجکشن لگائے گئے ہیں"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"کیوں ڈیوڈ۔ تم نے لگائے تھے انجکشن"...... ماتھر نے عقب میں موجود ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس سر۔ میں نے خود ان تمام کو انجکشن لگائے تھے اور جنہیں یہ انجکشن لگائے جاتے ہیں وہ دس گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آتے“...... ڈیوڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ سب اتنی جلدی کیسے ہوش میں آ گئے۔ بے ہوش کرنے والی گیس سے بے ہوش ہو جانے والے کو اگر بے ہوش کر دینے والا انجکشن لگا دیا جائے تو دونوں کا اس طرح ٹکراؤ شروع ہو جاتا ہے کہ ری ایکشن کے تحت انسان عام حالات سے بھی پہلے ہوش میں آ جاتا ہے۔

”ماتھر۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ ان لوگوں کے اصل چہرے دیکھ لئے گئے ہیں لیکن یہ تو یورپی ہیں“...... دوسرے ادھیڑ عمر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”سیٹلائٹ کے ذریعے خصوصی کیمروں کی وجہ سے ان کے چہروں کو میک اپ کے بغیر دیکھا گیا اور ان کی تصویریں حاصل کر لی گئیں۔ میرے پاس ان لوگوں کے اصل چہروں کی تصویریں موجود ہیں“...... ماتھر نے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر اسکاٹ کی طرف بڑھا دیا۔

”دیکھو اسکاٹ۔ یہ ہیں ان کے اصل چہروں کی تصاویر“۔ ماتھر نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ اسکاٹ بلیک اسٹون کا چیف ہے اور اس کا بھی علیحدہ ہیڈ کوارٹر ہے۔

”یہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ میں سپر چیف

لارڈ ہنٹر کو اطلاع دے دوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی حکم دیں تو اس پر عمل کیا جا سکے“...... اسکاٹ نے کہا۔

”ٹھیک ہے“...... ماتھر نے جواب دیا تو اسکاٹ نے جیب سے سیل فون نکالا اور اسے آن کر کے نمبر شروع کر دی۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا تاکہ دوسری طرف سے جو کچھ کہا جائے وہ ماتھر بھی سن لے۔

”ہیلو“...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”لارڈ صاحب۔ میں اسکاٹ بول رہا ہوں“...... اسکاٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ کیا ہوا۔ تمہیں جو تین دن دیئے گئے تھے ان میں سے آج آخری دن ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ میں جو حکم دے دیتا ہوں اسے تبدیل نہیں کیا کرتا“...... لارڈ نے بڑے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں رعونت نمایاں تھی۔

”حکم کی تعمیل میں ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پورے گروپ کو گرفتار کر لیا ہے اور اس وقت وہ میرے سامنے راڈز میں جکڑے ہوئے موجود ہیں۔ ان کے چہروں پر ایسے میک اپ ہیں جنہیں کسی جدید ترین میک اپ واشر سے بھی واش نہیں کیا جا سکتا لیکن سپیشل سیٹلائٹ سے ہم نے ان کے اصل چہروں کی تصاویر حاصل کر لی ہیں“...... اسکاٹ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''گڈ نیوز۔ کیا وہ ابھی تک زندہ ہیں یا مردہ ہیں''...... لارڈ نے پوچھا۔

''ابھی تک انہیں اس لئے زندہ رکھا گیا ہے کہ آپ شاید اپنے ہاتھ سے انہیں ہلاک کرنا چاہیں۔ اب جیسے آپ حکم دیں''۔ اسکاٹ نے کہا۔

''میرے سامنے ان کی لاشیں لائی جائیں۔ میں انہیں مزید ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رکھوانا چاہتا۔ ان کی موت ہم سب کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہو گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے لارڈ۔ آپ کے حکم کی فوری تعمیل ہو گی''...... اسکاٹ نے کہا۔

''فوری تعمیل کر کے مجھے اطلاع دو کہ وہ سب حتمی طور پر لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں''...... لارڈ کی آواز سنائی دی۔

''یس لارڈ''...... اسکاٹ نے جواب دیا اور پھر سپیشل فون کو آف کر کے اس نے اسے جیب میں رکھ لیا۔ اس دوران عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے مخصوص انداز میں پلکیں جھپکا کر معلوم کر لیا تھا کہ اس کی ہدایت کے مطابق سب نے اپنی اپنی کرسی کے راڈز کھولنے کے لئے جو تار زمین سے نکل کر کرسی میں جا رہی ہے اس میں اپنے جوتوں کی ٹو اس طرح پھنسا لی تھی کہ ایک جھٹکے سے توڑ کر راڈز غائب کر سکتے تھے اور اب وہ وقت آ گیا تھا کہ سچویشن کو پلٹ دیں ورنہ یہ اسکاٹ اور ماتھر ان پر فائر کھول

دیں گے اور وہ بے بسی کے عالم میں یقینی طور پر مارے جا سکتے ہیں اس لئے جیسے ہی اسکاٹ نے سیل فون آف کر کے جیب میں رکھا عمران نے اپنے پیر کو زور دار جھٹکا دیا تو کمرہ کڑکڑاہٹ کی تیز آوازوں سے گونج اٹھا اور پھر یہ کڑکڑاہٹ کی آوازیں اس طرح کمرے میں گونجنے لگیں جیسے کوئی باقاعدہ بینڈ بجایا جا رہا ہو لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے کیونکہ کڑکڑاہٹ کی آواز کے باوجود ان کی کرسیوں کے راڈز اپنی جگہ پر موجود تھے اور کڑکڑاہٹ کی آوازیں سن کر اسکاٹ، ماتھر اور ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑے تھے بلکہ وہ حیرت بھری نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے۔

''یہ کیا ہوا ہے۔ یہ کیسی آوازیں ہیں''...... ماتھر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ راڈز اوپن کر رہے ہیں باس۔ انہیں فوراً ہلاک کر دیں''۔ یکلخت ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو''...... اسکاٹ اور ماتھر دونوں نے اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ جیبوں سے ہاتھ باہر نکالتے ایک بار پھر کڑکڑاہٹ کی تیز آوازیں کمرے میں گونج اٹھیں تو اسکاٹ اور ماتھر دونوں لاشعوری طور پر نہ صرف اچھل پڑے بلکہ ان کی توجہ بھی جیبوں سے مشین پسٹل

نکالنے سے ہٹ کر کرسیوں پر موجود عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف ہو گئی۔ دوسری بار کڑکڑاہٹ کی تیز آوازوں کے باوجود بھی کرسیوں کے راڈز ویسے ہی موجود تھے اور پھر وہ لمحہ آ گیا جب اسکاٹ اور ماتھر نے جیبوں سے مشین پسٹلز نکالے اور ان کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی تشویش کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ ابھی تک ویسے ہی کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے بیٹھے تھے لیکن پھر اس سے پہلے کہ اسکاٹ یا ماتھر ان پر فائر کھولتے، صالحہ اور جولیا دونوں نے جو آخر میں بیٹھی ہوئی تھیں یکلخت ایسی چیخیں مارنا شروع کر دیں جیسے انہیں کوئی ذہنی دورہ پڑ گیا ہو اور اسکاٹ اور ماتھر دونوں کی توجہ لاشعوری طور پر ان کی طرف مبذول ہو گئی لیکن پھر اسکاٹ اور ماتھر دونوں نے تیزی سے سر گھمایا اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائر کھول دیا اور کمرہ فائرنگ کی تیز آوازوں کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

لارڈ ہنٹر اپنے آفس میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہے تھے۔ اس کے چہرے پر تشویش کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔ ان کی نظریں بار بار میز پر موجود فون کی طرف اٹھ جاتی تھیں لیکن اسے خاموش دیکھ کر اس کے چہرے پر موجود غصے میں مزید شدت آتی جا رہی تھی۔

''یہ کیا مذاق ہے کہ بندھے ہوئے افراد کو گولیاں مارنے میں اتنا وقت لیتے ہیں نانسنس''...... لارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ٹہلنے کی بجائے کرسی پر بیٹھ گیا اور رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔

''یس سپر چیف''...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''دوبارہ کوشش کرو اور اسکاٹ سے میری بات کراؤ''...... لارڈ ہنٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"یس سپر چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ ہنٹر نے ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا لیکن پھر جب گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ ہنٹر نے چیختے ہوئے اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسکاٹ لائن پر ہے سپر چیف"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس۔ کیا ہوا تمہارے ساتھ۔ تم نے فوری رپورٹ کیوں نہیں دی"...... لارڈ ہنٹر نے غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سپر چیف۔ فون لائن میں کوئی خرابی ہو گئی تھی۔ اس لئے مکینک کو بلوانا پڑا۔ اب اس نے لائن ٹھیک کی ہے تو کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے اسکاٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم سیل فون پر بھی تو کال کر سکتے تھے"...... لارڈ ہنٹر نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا لیکن اب یہ غصہ پہلے سے بہت کم تھا۔

"میرے سیل فون کی بیٹری ختم ہو گئی تھی اور میں نے سوچا کہ کسی دوسرے کے سیل فون پر آپ کو کال کرنا آپ کے اعلیٰ عہدے کی توہین نہ سمجھی جائے"...... اسکاٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا اچھا۔ تم واقعی اچھے آدمی ہو۔ ہاں اب بولو۔ کیا ہوا ان لوگوں کا"...... لارڈ ہنٹر نے اس بار خاصے نرم لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ چھ افراد کو گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے"...... اسکاٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ان کی لاشوں کو میرے پاس بھجوا دو۔ ہاں۔ بلکہ خود ان کو لے آؤ۔ یہاں مین ہیڈکوارٹر میں جدید ترین میک اپ واشر موجود ہیں۔ ان کے میک اپ واش ہوں گے تو اسرائیلی حکام کو یقین آئے گا کہ واقعی ہم نے کارنامہ سرانجام دیا ہے"...... لارڈ ہنٹر نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی سپر چیف۔ لیکن مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ لائن روڈ پر پولیس اسلحہ اور منشیات کی چیکنگ کر رہی ہے۔ ہمارے پاس لاشیں ہوں گی جو ہمارے لئے مسئلہ بن سکتی ہیں البتہ ایک صورت ہو سکتی ہے کہ آپ ساتھ ہوں تو کسی کو جرأت ہی نہیں ہو گی کہ ہماری چیکنگ کرے"...... اسکاٹ نے کہا۔

"تم میرا نام لے دینا اور بس"...... لارڈ ہنٹر نے تیز اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سپر چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ ویسے اگر آپ ساتھ ہوں گے تو ایک فائدہ اور بھی ہو سکتا ہے"...... اسکاٹ نے کہا۔

"وہ کیا"...... لارڈ ہنٹر نے چونک کر کہا۔

"یہاں آئس لینڈ کے ایجنٹ بھی عمران کے خلاف کام کر رہے ہیں اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ آئس لینڈ کے ایجنٹوں کے پاس ایسی جدید مشینری ہے کہ وہ میلوں دور سے ہر چیز کا جائزہ لے سکتے ہیں

اور میرے ہیڈکوارٹر کی بھی انہوں نے نگرانی کی ہے اور انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ وہ اب ہم سے لاشیں چھین کر خود ہیرو بننا چاہتے ہیں۔ اگر آپ ساتھ ہوں گے تو آپ کا رعب اتنا ہے کہ یہ ایجنٹس حرکت کرنا تو ایک طرف منہ سے بھاپ تک نہ نکال سکیں گے''۔ اسکاٹ نے کہا۔

''آئس لینڈ کے ایجنٹوں کا عمران اور اس کے ساتھیوں سے کیا تعلق ہے''...... لارڈ ہنٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آئس لینڈ ان لوگوں کو ہلاک کرنے کا کریڈٹ خود حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ان لوگوں کی ہلاکت کی کنفرمیشن ہوتے ہی اسرائیل میں تین روز تک جشن منایا جائے گا اور صرف اسرائیل میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں جہاں جہاں بھی یہودی موجود ہیں وہاں جشن منایا جائے گا۔ اس لئے آئس لینڈ ہمارا کریڈٹ خود لینا چاہتا ہے''۔ اسکاٹ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں نے تو اس پوائنٹ پر غور ہی نہیں کیا تھا۔ اوکے۔ میں خود آ رہا ہوں تمہارے پاس۔ میں دیکھتا ہوں کہ کس میں اتنی جرأت ہے کہ ہمارا کریڈٹ چھین سکے''...... لارڈ ہنٹر نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے میز کے کنارے پر نصب ایک چھوٹا سا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی اور لارڈ ہنٹر کے

سامنے مؤدبانہ انداز میں کھڑی ہو گئی۔ یہ لارڈ ہنٹر کے ملبوسات کی انچارج تھی۔ اس کا گینی تھا۔

''گینی۔ ہم نے اسکاٹ کے ہیڈکوارٹر جانے کا فیصلہ کیا ہے اور ہم اس موقع پر سکائی سوٹ پہننا چاہتے ہیں''...... لارڈ ہنٹر نے گینی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس لارڈ۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ میں انتظامات کراتی ہوں''۔ گینی نے جواب دیا۔

''اوکے۔ جاؤ اور انتظامات کرو''...... لارڈ ہنٹر نے کہا تو گینی نے جھک کر سلام کیا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی تو لارڈ ہنٹر نے میز کے کنارے پر نصب ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بے حد ورزشی جسم کا مالک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے جینز کی پینٹ اور جینز کی ہی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ وہ سر سے گنجا تھا۔

''حکم لارڈ''...... اس آدمی نے لارڈ کے سامنے پہنچ کر سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''ہم نے اسکاٹ کے ہیڈکوارٹر جانے کا فیصلہ کیا ہے اور ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس موقع پر سکائی سوٹ پہنیں گے''۔ لارڈ ہنٹر نے کہا۔

''کیا وہاں کسی سے فائٹ کا خطرہ ہے لارڈ''...... گنجے نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"کسی کی جرأت ہے کہ لارڈ سے فائٹ کے بارے میں سوچ بھی سکے لیکن ہمیں کافی دن ہو گئے ہیں سکائی سوٹ پہنے ہوئے۔ اس لئے ہم پہن رہے ہیں"...... لارڈ ہنٹر نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی لارڈ"...... اس گنجے نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"او کے جاؤ"...... لارڈ نے کہا تو وہ گنجا تیزی سے دروازے سے باہر چلا گیا۔ لارڈ کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"رونالڈ بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہم اسکاٹ کے ہیڈکوارٹر جا رہے ہیں۔ کاریں تیار رکھنا رونالڈ"...... لارڈ ہنٹر نے تیز لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ پھر میز کی دراز کھول کر اس میں موجود شراب کی ایک چھوٹی بوتل نکالی، اس کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل منہ سے لگا لی۔ وہ اس طرح مسلسل شراب پی رہا تھا جیسے صدیوں کا پیاسا پانی دیکھ کر اسے پینے کی کوشش کرتا ہے۔ جب بوتل میں موجود شراب کا آخری قطرہ بھی اس کے حلق سے نیچے اتر گیا تو اس نے بوتل منہ سے علیحدہ کی اور سائیڈ پر پڑی ہوئی ٹوکری میں پھینک دی۔ اسی لمحے اس کے ملبوسات کی انچارج گینی اندر داخل ہوئی اور سر جھکا کر کھڑی ہو

گئی۔ لارڈ نے اسے دیکھا تو وہ چونک پڑا۔

"ہمارا سکائی سوٹ تیار ہو گیا ہے گینی"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے"...... گینی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"او کے۔ ہم پہنچ رہے ہیں"...... لارڈ نے کہا اور پھر وہ کرسی سے اٹھا اور مڑ کر آفس سے باہر نکل آیا۔ گینی اس کے پیچھے چل رہی تھی۔ پھر وہ ایک بڑے بند دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گیا تو گینی نے آگے بڑھ کر دروازے کو دھکیل کر کھولا تو اندر سے تیز خوشبو کے بھبکے اس طرح باہر نکلے جیسے کمرہ خوشبو سے بھرا ہوا ہو۔ لارڈ کے چہرے پر خوشبو کی پسندیدگی کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔ وہ اس طرح سانس لے رہا تھا جیسے کمرے میں موجود تمام خوشبو اپنے اندر سمو لینا چاہتا ہو۔ وہ آگے بڑھا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کمرے کی سائیڈ دیواروں کے ساتھ الماریاں لباسوں سے بھری ہوئی تھیں۔ ہر رنگ اور ہر سٹائل کے ملبوسات وہاں موجود تھے۔ لارڈ ایک الماری کے سامنے رک گئے۔ گینی نے آگے بڑھ کر الماری کھولی تو اندر ہلکے نیلے رنگ کا ایک سوٹ لٹکا ہوا تھا۔ لارڈ نے الماری میں سے سوٹ نکالا اور اسے نظروں ہی نظروں میں چیک کرنے کے بعد اسے واپس الماری میں لٹکا دیا تو گینی نے آگے بڑھ کر الماری بند کی اور پھر اسے دونوں ہاتھوں سے دھکیلا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی الماری دیوار میں غائب ہو گئی۔

''اوکے۔ میں آ رہا ہوں''...... لارڈ نے کہا اور وہ آگے بڑھ گیا جبکہ گینی وہیں کھڑی رہی۔ تھوڑی دیر بعد سرر کی آواز کے ساتھ الماری واپس اپنی جگہ پر پہنچ گئی تو گینی نے الماری کھولی تو اندر سوٹ موجود نہ تھا۔ گینی کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد لارڈ ہنٹر وہی ہلکے نیلے رنگ کا سوٹ پہنے واپس آ گئے۔ گینی نے جھک کر سلام کیا۔

''گڈ۔ تمہیں انعام دیا جائے گا''...... لارڈ نے گینی کی تعریف کرتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس کمرے سے باہر آ گیا۔ پھر وہ ایک راہداری میں سے گزر کر رہائش گاہ کے بیرونی حصے میں آ گیا۔ یہ ایک کافی بڑا ایریا تھا جس کے آخر میں چار دیواری اور جہازی سائز کا پھاٹک موجود تھا۔ ایک طرف بہت بڑا ایریا پارکنگ کے لئے بنایا گیا تھا اور یہاں سیاہ رنگ کی چھ انتہائی قیمتی اور جدید لیموزین کاریں موجود تھیں۔ ان کاروں کے ساتھ باوردی ڈرائیورز موجود تھے۔ اسی لمحے ایک سائیڈ سے آٹھ لمبے چوڑے اور سروں سے گنجے افراد جنہوں نے لارڈ کی طرح ہلکے نیلے رنگ کے سوٹ پہنے ہوئے تھے وہاں آئے اور ٹانگیں پھیلا کر کھڑے ہو گئے۔ جیسے ہی لارڈ برآمدے سے اتر کر پارکنگ کی طرف بڑھا۔ ان آٹھوں گنجوں نے آگے بڑھ کر لارڈ کے عقب میں نیم دائرہ سا بنا لیا اور اس طرح پارکنگ کی طرف بڑھنے لگے جیسے وہ کسی بھی لمحے آگے جانے والے لارڈ پر حملہ کرنے والوں کو اٹھا کر آسمان کی طرف اڑ

جائیں گے۔ ڈرائیوروں نے سر جھکا کر لارڈ کو سلام کیا اور پھر ایک کار کا مخصوص دروازہ کھول دیا۔ جس کی سائیڈ سیٹ پر لارڈ بیٹھا کرتا تھا۔ لارڈ کے کار میں بیٹھتے ہی آٹھوں گنجے بھی مختلف کاروں میں بیٹھ گئے اور پھر ایک ایک کر کے کاریں پھاٹک کی طرف بڑھنے لگیں۔ پھاٹک خودبخود کھل گیا اور کاریں تیزی سے باہر نکل کر دائیں طرف مڑ کر آگے بڑھنے لگیں۔ تمام کاریں ایک قطار میں آگے بڑھ رہی تھیں۔ اس لئے دوسروں کاروں میں بیٹھے افراد مڑ کر اس قافلے کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

پالینڈ کی سرکاری ایجنسی بلیک ایگل کے ایجنٹ جوزف، مورین اور ڈوچے تینوں آئر لینڈ کے اس حصے میں جہاں ماگا میوزیم اور آثار قدیمہ موجود تھے، کے ایک ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے شراب پینے اور آپس میں گپ شپ میں مصروف تھے۔

''آخر ہم کب تک یہاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے''...... مورین نے کہا۔

''جب تک عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں نہیں پہنچ جاتے''...... جوزف نے جواب دیا۔

''کیا ہم خود لوسانیا جا کر ان کا خاتمہ نہیں کر سکتے''...... اس بار ڈوچے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم انہیں لوسانیا میں جا کر مار ڈالیں۔ وہاں وہ بلیک اسٹون کے خلاف کام کر رہے ہیں کیونکہ بلیک اسٹون نے ان کے سفارت کار کو ہلاک کر دیا تھا اور مجھے

یقین ہے کہ وہ لوگ بلیک اسٹون کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں گے''۔ جوزف نے کہا۔

''وہ کیسے''...... مورین نے چونک کر کہا۔

''بلیک اسٹون دراصل یہودی تنظیم ہے۔ بظاہر تو اس کا چیف اسکاٹ ہے لیکن اصل سپر چیف لارڈ ہنٹر ہے۔ لارڈ ہنٹر اسرائیل کا نمائندہ ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے کا اس نے عہد کیا ہوا ہے اور عمران اور اس کے ساتھی بھی یہودیوں کو اپنا ازلی دشمن سمجھتے ہیں اور ان کے خلاف اس انداز میں کام کرتے ہیں کہ اسرائیلی تنظیم کو ہر لحاظ سے ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں''۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویسے بلیک اسٹون خاصی طاقتور ہے۔ میں نے دو تین بار اسے چیک کیا ہے''...... ڈوچے نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے''...... مورین نے کہا تو جوزف اور ڈوچے دونوں چونک پڑے۔

''ایسی باتیں منہ سے نہ نکالا کرو جو احمقانہ ہوں''...... ڈوچے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جب ان سے ٹکراؤ گی تو تمہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ یہ لوگ کیا ہیں اور کیا کر سکتے ہیں''...... مورین نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مورین تم ان سے بہت زیادہ متاثر لگتی ہو۔ ایسا بھی نہیں۔
آخر وہ انسان ہیں''...... جوزف نے کہا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ باس اس معاملے میں کس قدر پریشان
تھے۔ ان کی حالت دیکھی تھی۔ اس کی وجہ یہی پاکیشیا سیکرٹ سروس
ہی تھی۔ یہ حد درجہ خطرناک لوگ ہیں۔ پھر قسمت بھی ان کا ہی
ساتھ دیتی ہے''...... مورین نے باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

''جو ہوگا دیکھا جائے گا''...... ڈوچے نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر ان کا انتظار کرنے کی
بجائے خود لوسانیا پہنچ کر ان کا خاتمہ کر دیں''...... جوزف نے کہا۔

''ہاں۔ ہمارا مشن بھی یہی ہے''...... ڈوچے نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

''وہ کیسے''...... مورین نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''باس نے خصوصی طور پر ہمیں یہ مشن دیا ہے کہ ہم آئر لینڈ
پہنچنے سے پہلے ہی ان کا خاتمہ کر دیں اور اگر کسی بھی وجہ سے
پورے گروپ کا خاتمہ نہ ہو سکے تو اس گروپ کے انچارج عمران کو
لازماً ہلاک کر دیں تاکہ پالینڈ ریئر ارتھ کی چٹانیں جن پر کیمیائی
دھاتی عناصر موجود ہیں خاموشی سے نکال سکے۔ اس لئے ہمیں کم از
کم عمران کا خاتمہ ان کے یہاں آنے سے پہلے کرنا ضروری ہے''۔
ڈوچے نے کہا تو اس بار جوزف اور مورین دونوں نے اثبات میں
سر ہلا دیئے۔

''لیکن ہم انہیں کہاں تلاش کریں گے''...... مورین نے کہا۔

''ہمیں عمران کو تلاش نہیں کرنا بلکہ بلیک اسٹون کے ہیڈ کوارٹر
پہنچنا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا چاہتی ہے
اور مجھے مین ہیڈ کوارٹر کا بخوبی علم ہے کیونکہ بلیک اسٹون میں اور
خصوصی طور پر مین ہیڈ کوارٹر میں کرنل اوگرن سیکورٹی میں شامل تھے
اور وہ میرے انکل ہیں۔ اس لئے میں کئی بار ان کے پاس جا چکا
ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ وہاں سیکورٹی کا کیا سیٹ اپ ہے اور
ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن ہمیں وہاں اس وقت جانا چاہئے جب عمران اور اس
کے ساتھی وہاں موجود ہوں اور ہم ان کا خاتمہ کر کے اپنا مشن مکمل
کر سکیں''...... مورین نے کہا۔

''یہ تو مشکل کام ہے کیونکہ ہمیں اس ہیڈ کوارٹر کی طویل عرصہ
تک نگرانی کرنا پڑے گی۔ انتظار وہاں کیا جائے یا یہاں کیا جائے۔
بات تو ایک ہی ہے''...... جوزف نے کہا۔

''میرے ذہن میں ایک نئی تجویز آئی ہے''...... ڈوچے نے کہا
تو مورین اور جوزف دونوں بیک وقت ہنس پڑے۔

''تمہارے ذہن میں تو نئی نئی تجویزیں آتی ہی رہتی ہیں''۔
جوزف نے کہا تو ڈوچے بھی ہنس پڑی۔

''اچھا بتاؤ تو سہی۔ نئی تجویز کیا ہے''...... مورین نے کہا۔

''ہم بلیک اسٹون کے ہیڈ کوارٹر میں عمران اور اس کے ساتھیوں

کا خاتمہ کرنے کی بجائے ان کی مدد کریں اور ان کے ساتھ مل کر پاکیشیائی سفارت کار کا بدلہ لیں۔ اس طرح عمران اور اس کے ساتھی ہمارے ممنون ہو جائیں گے پھر اگر عمران کو پالینڈ کے خفیہ طور پر دھاتی عناصر نکالنے کا علم بھی ہو گیا تب بھی وہ اس کی نشاندہی نہیں کرے گا''...... ڈوچے نے کہا تو مورین اور جوزف دونوں ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''تم دونوں اب کیوں ہنس رہے ہو''...... ڈوچے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس لئے کہ تمہاری تجویز کے مطابق ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر لارڈ ہنٹر کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کریں تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد ہو سکے لیکن کیا تم نے یہ نہیں سوچا کہ لوسانیا ہمارا ہمسایہ اور دوست ملک ہے۔ اگر ہم ایشیائی ملک کے ساتھ مل کر ہمسایہ ملک کی تنظیم کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کریں گے تو کیا لوسانیا حکومت خاموش رہے گی اور جب اعلیٰ حکام کو اس کا علم ہو گا تو پھر ہمارا کیا انجام ہو گا''...... جوزف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تم بہت دور کی کوڑی لے آئے ہو۔ ضروری تو نہیں کہ ہم ہیڈکوارٹر کو مکمل طور پر تباہ کر دیں''...... ڈوچے نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا، میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ یہ کمرہ جوزف کے نام سے بک تھا۔

اس لئے جوزف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ جوزف بول رہا ہوں''...... جوزف نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''پالینڈ سے مسٹر جوہن کی کال ہے آپ کے لئے''...... دوسری طرف سے ہوٹل کی فون آپریٹر کی آواز سنائی دی اور جوہن کا نام سن کر مورین اور ڈوچے بھی چونک پڑی تھیں کیونکہ ان کی تنظیم بلیک ایگل کا باس جوہن تھا جس نے انہیں یہاں بھجوایا تھا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''یس باس۔ جوزف بول رہا ہوں''...... جوزف نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''تم آئر لینڈ جا کر بیٹھ گئے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بلیک اسٹون نے ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں بلیک اسٹون کے سپر ہیڈکوارٹر میں پڑی ہیں''...... باس نے کہا تو جوزف، ڈوچے اور مورین تینوں اس طرح اچھل پڑے جیسے کسی نے انہیں گیندیں بنا کر ہوا میں اچھال دیا ہو۔

''یہ کیسے ممکن ہے باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اتنی آسانی سے مار کھانے والی نہیں''...... جوزف نے کہا۔

''ایسا ہی ہوا ہے۔ یہ لوگ لوسانیا میں ایک کوٹھی میں رہائش پذیر تھے جسے بلیک اسٹون کے ایک گروپ نے جدید ترین مشین سے چیک کر لیا۔ پھر انہوں نے کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دیئے

والی گیس فائر کر کے ان لوگوں کو بے ہوش کر دیا اور گروپ لیڈر نے اسکاٹ سے رابطہ کیا۔ اس نے ان لوگوں کو اپنے ہیڈکوارٹر میں منگوا لیا اور پھر انہیں وہاں بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا۔ پھر اسکاٹ نے سپر چیف لارڈ ہنٹر کو فون کال کی اور اسے ساری تفصیل بتا دی۔ یہ کال ہمارے آدمیوں نے کیچ کر لی۔ اس طرح ہمیں حتمی طور پر معلوم ہو گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کہاں کیا ہوا ہے''...... باس نے کہا۔

''باس۔ اسکاٹ کا ہیڈکوارٹر تو ہم نے دیکھا ہوا ہے لیکن لارڈ ہنٹر کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے''...... جوزف نے کہا۔

''تم یہ سن کر حیران ہو گے کہ لارڈ ہنٹر کا ہیڈکوارٹر لوسانیا کے آخری مغربی حصے جسے فاریسکا ایریا کہا جاتا ہے، میں ریڈ کلر کی عمارت میں ہے۔ یہ پوری عمارت جو ایک شاندار محل نما عمارت ہے، میں انتہائی جدید ترین سیکورٹی آلات نصب ہیں اور ملازمین کی بھی یہاں پوری فوج موجود ہے۔ اس کی پہچان یہی ہے کہ یہ پوری عمارت گہرے سرخ رنگ میں رنگی ہوئی ہے''...... باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''باس۔ کیا اب ہم واپس آ جائیں یا ہمارے لئے کوئی کام رہ گیا ہے''...... مورین نے کہا۔

''بظاہر تو تمہارا کام ختم ہو گیا ہے کیونکہ ہمیں عمران سے خطرہ تھا کہ وہ سائنسدان بھی ہے۔ اس لئے وہ ہماری چوری نہ پکڑ لے لیکن

اب چونکہ وہ ہلاک ہو گیا ہے تو اب ہمیں احساس ہو رہا ہے کہ اس کی موت کا کریڈٹ لوسانیا کے حصے میں آیا ہے۔ یہ کریڈٹ کیوں نہ پالینڈ کے حصے میں آ جائے''...... باس نے کہا۔

''باس۔ پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتقام کا نشانہ بھی تو ہمارا ملک ہی بنے گا۔ یہ بھی سوچ لیں''...... مورین نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ اس پہلو پر تو میں نے غور ہی نہیں کیا۔ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف پانچ چھ افراد پر مشتمل نہیں ہو گی۔ نتیجہ یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دوسرا گروپ ہمارے ملک میں تباہی کا آغاز کر دے گا۔ اوکے اب تم واپس آ سکتے ہو۔ گڈ بائی''...... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''لو واقعی یہ کمال ہوا ہے کہ ہم یہاں انتظار کرتے رہے ہیں اور مشن ہی ختم ہو گیا ہے''...... جوزف نے کہا۔

''نہیں۔ میں اسے تسلیم نہیں کرتی۔ عمران اتنی آسانی سے نہیں مارا جا سکتا۔ وہ مافوق الفطرت صلاحیتوں کا مالک ہے۔ اس لئے آج تک وہ بڑے بڑے حادثات میں بھی محفوظ رہا ہے۔ یہ ساری گیم البتہ اس کی ہو گی جس طرح ہم نے مشن ختم کر دیا ہے اسی طرح بلیک اسٹون بھی اطمینان کا سانس لے کر ڈھیلے پڑے گئے ہوں گے اور پھر اچانک عمران حملہ کرے گا تو انہیں معلوم ہو گا کہ انہیں احمق بنایا جا رہا تھا اور وہ بن گئے''...... مورین نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''چیف کی رپورٹ غلط نہیں ہو سکتی مورین''...... ڈوچے نے کہا اور پھر جوزف نے بھی جب ڈوچے کا ساتھ دیا تو مورین بے اختیار اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''تمہارا مشن تو ختم ہو گیا لیکن میرا نہیں۔ میں لوسانیا جا رہی ہوں۔ میں نے اسکاٹ کا ہیڈ کوارٹر دیکھا ہوا ہے۔ میں خود وہاں پہنچ جاؤں گی۔ پھر دیکھنا کہ میں سچ کہہ رہی تھی یا نہیں''...... مورین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوکے چلو۔ ہم سب اکٹھے چلیں۔ ہو سکتا ہے کہ چیف کو واقعی عمران کے بارے میں رپورٹنگ کی گئی ہو''...... ڈوچے نے کہا اور جورف نے بھی مسکراتے ہوئے اس بار ڈوچے کا ساتھ دیا تو مورین کے چہرے پر مسرت کا آبشار سا بہنے لگا۔

عمران اور اس کے ساتھی بے حد خطرناک سچویشن میں پھنس چکے تھے۔ تار کو جھٹکا دینے سے صرف کڑکڑاہٹ کی تیز آوازیں نکلی تھیں لیکن راڈز ویسے کے ویسے ہی اپنی جگہوں پر موجود تھے اور سامنے اسکاٹ، ماتھر اور ان کے پیچھے کھڑا ڈیوڈ تینوں کے ہاتھ جیبوں میں تھے اور وہ کسی بھی لمحے مشین پسٹلز نکال کر فائر کھول سکتے تھے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہ تھا اور پھر ویسے ہی ہوا جیسے عمران نے سوچا تھا۔ اسکاٹ اور ماتھر دونوں نے جیبوں سے مشین پسٹلز نکالے اور ان کے چہروں پر سفاکی جیسے پھیلتی چلی گئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ فائر کھولتے، راڈز والی کرسیوں کے آخر میں بیٹھی صالحہ اور جولیا نے یکلخت اس طرح چیخنا شروع کر دیا جیسے ان پر سینکڑوں بھوکے بھیڑیوں نے حملہ کر دیا ہو اور ان کے اس طرح چیخنے پر چند لمحوں کے لئے اسکاٹ اور ماتھر نے نظریں ان کی طرف گھمائیں لیکن پھر

بوکھلاہٹ میں ان کے ہاتھوں نے جھٹکے کھائے اور پھر تیز فائرنگ اور انسانی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا اور ماتھر اور اسکاٹ کے ساتھ ساتھ ڈیوڈ تینوں چیختے ہوئے دھماکے سے گرے اور چند لمحوں کے لئے اس طرح تڑپے جیسے تشنج زدہ شخص کا جسم کانپتا ہے اور پھر ساکت ہو گئے۔ تیز فائرنگ ہوئی تھی لیکن ہاتھوں کو جھٹکا لگنے سے گولیاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے سروں کے اوپر سے گزرتی چلی گئی تھیں اور پھر جیسے ہی اسکاٹ، ماتھر اور ڈیوڈ نیچے گر کر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے تو اسی لمحے ایک بار پھر ہلکی سی گڑگڑاہٹ سے راڈز واپس کرسیوں میں غائب ہو گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے لیکن حقیقت یہ تھی کہ کوئی بات ان کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ وہ کیسے بچ گئے اور یہ تینوں کیسے ہلاک یا بے ہوش ہو گئے لیکن دوسرے لمحے جب عمران کی نظریں کرسی کی عقبی دیوار پر پڑیں تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ عقبی دیوار پر اس کمرے کو مکمل ساؤنڈ پروف بنانے کے لئے جدید ترین سٹیل شیٹس لگائی گئی تھیں جن میں سے آوازیں تو ایک طرف رائفل اور پسٹل کی گولی بھی کراس نہ ہو سکتی تھی۔ آج کل ساؤنڈ پروف کمرے سٹیل شیٹس سے بنائے جا رہے تھے اور وہ واقعی سو فیصد ساؤنڈ پروف بن جاتے تھے لیکن اس کا ایک کمزور پہلو بھی تھا جس کا ابھی تک کوئی حل سامنے نہ آیا تھا اور وہ کمزور پہلو یہ تھا کہ اس سٹیل شیٹ پر جب فائرنگ کی جاتی تو

گولیاں اسے کراس کر کے دیوار میں ہی ختم ہو جانے کی بجائے اس سے ٹکرا کر واپس اتنی تیزی سے ہی پلٹتی تھیں جس سپیڈ سے انہیں فائر کیا جاتا تھا اور چونکہ اسکاٹ اور ماتھر دونوں بیک وقت مشین پسٹلز کے ٹریگر دبا چکے تھے اور اگر صالحہ اور جولیا دونوں اس طرح اچانک نہ چیختیں تو بوکھلاہٹ میں ان کے ہاتھوں کو جھٹکے نہ لگتے اور گولیاں عمران اور اس کے ساتھیوں کو چاٹ جاتیں لیکن جھٹکا لگنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ گولیاں اوپر کو اٹھ گئیں اور سٹیل شیٹس سے ٹکرا کر پلٹیں اور اسکاٹ ماتھر اور ڈیوڈ تینوں کو چاٹ گئیں۔ اس وقت اگر عمران اور اس کے ساتھی بھی کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے ہو چکے ہوتے تو وہ بھی ان کی طرح گولیوں کی زد میں آ جاتے۔ یہ سب کچھ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں عمران کے ذہن میں آیا اور اس نے مختصر طور پر اپنے ساتھیوں کو بتا کر ان کی حیرت دور کی اور انہیں باہر چیکنگ کرنے اور حالات کنٹرول کرنے کے لئے جانے کے لئے کہا جبکہ وہ خود فرش پر پڑے اسکاٹ پر جھک گیا۔ اس نے اس کے دل پر ہاتھ رکھا تو اسکاٹ ابھی زندہ تھا۔ اسے دو گولیاں لگی تھیں جن میں سے ایک اس کی ران اور دوسری اس کی پسلیوں میں لگی تھی۔ خون دونوں زخموں سے نکل رہا تھا اور اس کی حالت زیادہ اچھی نہ تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر ماتھر اور ڈیوڈ دونوں کو چیک کیا لیکن یہ دونوں سینوں میں گولیاں لگنے سے ہلاک ہو چکے تھے۔ عمران اٹھ کر کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا جبکہ صالحہ اور جولیا

سمیت سب ساتھی باہر جا چکے تھے اور انہوں نے اسکاٹ، ماتھر اور ڈیوڈ کے ہاتھوں سے نکلنے والے مشین پسٹلز اٹھا لئے تھے۔ عمران کو یقین تھا کہ اس الماری میں میڈیکل باکس موجود ہو گا جس کی مدد سے اسکاٹ کو اس قابل کیا جا سکتا تھا کہ وہ عمران کے سوالوں کے جواب دے سکے اور پھر اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ الماری کے نچلے خانے میں اسے ایک بڑا سا میڈیکل باکس نظر آ گیا۔ اس نے میڈیکل باکس اٹھایا اور اسے لا کر اس جگہ رکھ دیا جہاں اسکاٹ بے ہوش پڑا تھا۔ عمران نے میڈیکل باکس کھولا اور اس نے سب سے پہلے اسکاٹ کے زخموں کو صاف کر کے ان پر ادویات لگائیں تاکہ خون کا اخراج بند ہو سکے۔ دونوں زخموں کی ڈریسنگ کرنے کے بعد اس نے ایک بار پھر اسکاٹ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر چیک کیا اور پھر میڈیکل باکس سے سرنج اور ایمرجنسی انجکشن اٹھا کر اس نے چند منٹوں کے وقفے سے دو انجکشن لگائے اور ایک بار پھر سینے پر ہاتھ رکھ کر وہ چیک کرتا رہا۔ دوسرے انجکشن کے بعد اس کے سینے سے اس نے جب ہاتھ اٹھایا تو وہ سمجھ گیا کہ اسکاٹ کے اب فوری طور پر ہلاک ہونے کا خدشہ ختم ہو گیا ہے تو اس نے دونوں ہاتھوں سے اسے اٹھایا اور لے جا کر راڈز والی کرسی پر بٹھا دیا۔ یہ وہ کرسی نہ تھی جس پر عمران یا اس کے ساتھی بیٹھے رہے تھے کیونکہ صرف ان کرسیوں کے راڈز حرکت میں آئے تھے جن کی تاروں کو توڑنے کی کوشش کی گئی تھی۔ باقی کرسیاں ویسے ہی نارمل حالت

میں تھیں۔ اسکاٹ کو ایک کرسی پر ڈال کر وہ مڑا اور دروازے کے قریب موجود سوئچ بورڈ کے نچلے حصے میں سرخ رنگ کے بٹنوں کی طویل قطار جن میں سے چند بٹن پہلے سے پریسڈ تھے، عمران انہیں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ ان کرسیوں کے بٹن ہیں جن پر وہ موجود تھے۔ بہرحال عمران نے کچھ دیر بعد جب ایک بٹن پریس کیا تو اسکاٹ کی کرسی کے راڈز سامنے آئے تو عمران واپس مڑا ہی تھا کہ جولیا اور صالحہ کمرے میں داخل ہوئیں۔

''کیا پوزیشن ہے باہر''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ ہیڈکوارٹر ہے۔ یہاں سیکورٹی کے چار افراد کے علاوہ فون سیکرٹری آفس سپرنٹنڈنٹ اور اس کا عملہ جو چار افراد پر مشتمل تھا ان سب کا فائرنگ کر کے خاتمہ کر دیا گیا ہے اور یہاں موجود ہر قسم کی مشینری کو تباہ کر دیا گیا ہے''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تنویر تمہارے ساتھ گیا تھا۔ پھر تو ایسا ہی انجام ہونا تھا ان کا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم ان کی سائیڈ لے رہے ہو جنہوں نے ہمیں مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی یہ تو ہماری کوئی نیکی کام آ گئی ہے کہ ہم زندہ سلامت موجود ہیں''...... جولیا نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا۔

''تمہارے منہ سے نکلنے والی چیخوں نے کام دکھایا ہے۔ ان کے ہاتھوں نے جھٹکے کھائے اور گولیاں ہمیں لگنے کی بجائے عقبی

دیوار سے جا لگیں اور سٹیل شیٹس کی وجہ سے ری باؤنڈ ہو کر واپس آئیں اور تینوں ان کا نشانہ بن گئے۔ ماتھر اور ڈیوڈ تو سینے پر گولیاں کھا کر فوراً ہی ختم ہو گئے جبکہ اسکاٹ کو دو گولیاں لگی ہیں۔ ایک ران پر اور وہ گوشت کو کاٹتی ہوئی باہر نکل گئی کیونکہ سٹیل شیٹس سے ٹکرا کر ری باؤنڈ ہونے سے خود بخود سپیڈ بڑھ جاتی ہے اور دوسری گولی پسلیوں میں لگی ہے اور سائیڈ سے باہر نکل گئی ہے۔ اس لئے وہ زندہ تھا لیکن اس کی حالت انتہائی خطرناک تھی۔ پھر میڈیکل باکس الماری سے نکال کر میں نے اس کے زخموں کی ڈریسنگ کر دی اور طاقت کے مخصوص انجکشنز بھی لگا دیئے ہیں۔ اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے اسے زندہ کیوں رکھا ہوا ہے۔ اسے فوراً گولی مار دو۔ اس کی وجہ سے ہمارا آدھا خون خشک ہو گیا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"اس بار واقعی کوئی نیکی کام آ گئی ہے جو بچ گئے ہیں لیکن مجھے ابھی تک کوئی سمجھ نہیں آئی کہ تم دونوں اچانک کیوں اس طرح چیخ پڑی تھیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا واقعی تمہیں نہیں معلوم کہ شور میں کتنی پاور ہوتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"شور میں پاور۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہوتے

ہوئے کہا۔

"عمران۔ حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے ایک سائنسی رسالہ میں بلند آواز، چیخ یا شور کے بارے میں پڑھا تھا کہ شور میں بھی پاور ہوتی ہے اور شور کی پاور بعض اوقات حیران کن نتائج دیتی ہے۔ ہماری کرسیوں کے راڈز باوجود کڑکڑاہٹ کے غائب نہ ہو رہے تھے اس کا مطلب تھا کہ وہ کسی وجہ سے حرکت میں نہیں آ رہے حالانکہ ہم نے تاروں کو بہت جھٹکے دیئے تھے۔ ہر جھٹکے پر کڑکڑاہٹ کی آوازیں تو سنائی دیتی رہیں لیکن راڈز نہ کھلے تو میں نے اور صالحہ نے پلکیں جھپکا کر شور پیدا کر کے ان میں حرکت لانے کا فیصلہ کیا اور ہم نے اس کا باقاعدہ صالحہ کی رہائش گاہ میں تجربہ کیا ہوا تھا کہ شور کی وجہ سے میز پر پڑا ہوا شیشے کا گلاس حرکت میں آ جاتا تھا۔ چنانچہ ہم دونوں نے بیک وقت اپنی طاقت سے بھی بڑھ کر چیخیں ماریں جس کے دو نتیجے ہمارے حق میں نکلے ایک تو یہ کہ اچانک چیخوں کا شور سن کر یہ لوگ چند لمحوں کے لئے ہماری طرف متوجہ ہو گئے لیکن چونکہ یہ تربیت یافتہ لوگ تھے اس لئے چند لمحوں بعد ہی انہوں نے دوبارہ اپنے ٹارگٹس یعنی ہماری طرف فائر کھول دیا لیکن چیخوں کے شور کی وجہ سے ہوا میں جو پاور پیدا ہوئی اس نے ان کے ہاتھوں کو جھٹکا دیا اور گولیاں ہمیں لگنے کی بجائے دیوار پر لگیں اور پلٹ کر واپس ان کو نشانہ بنا دیا جو ہمیں مارنا چاہتے تھے۔ دوسرا اس شور نے راڈز کو وہ حرکت دلا دی جو

حرکت باوجود تاریں کھینچنے کے نہ ہو رہی تھیں''...... جولیا نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ طویل عرصہ پہلے میں نے کافرستان کے خلاف ایک مشن مکمل کیا تھا جس میں آواز کے ذریعے لوگوں کو ہلاک کیا جاتا تھا۔ سائنس کے مطابق انسانی کان صرف ایک خاص حد تک آواز کا دباؤ برداشت کر سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ طاقتور آواز دماغ کو پھاڑ دیتی ہے اور دلچسپ بات یہ بھی سامنے آئی ہے کہ زیادہ طاقتور آواز سنائی بھی نہیں دیتی۔ اس لئے اس مشن کی تفصیلی رپورٹ پر مشن کا نام ہم نے خاموش چیخیں رکھا تھا۔(اس کے لئے جناب مظہر کلیم ایم اے کا ناول خاموش چیخیں ضرور پڑھیے) تم دونوں نے واقعی بروقت کام دکھایا ہے ورنہ اس بار معاملات بے حد خطرناک ہو گئے تھے''...... عمران نے ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

''اب اس اسکاٹ کا کیا کرنا ہے''...... جولیا نے اسکاٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''یہ ہیڈکوارٹر تو اس کا ہے لیکن ایک اور آدمی سپر چیف ہے جس کا نام لارڈ ہنٹر ہے اور اصل آدمی بھی وہی ہے۔ اس کا ہیڈکوارٹر بھی مین ہیڈکوارٹر ہے۔ اب اس کا خاتمہ ضروری ہے''...... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے کرسی پر راڈز میں جکڑے بے

ہوش پڑے اسکاٹ کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اسکاٹ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تم اس سے پوچھ گچھ کرو ہم باہر جا رہی ہیں''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صالحہ بھی ساتھ ہی اٹھی اور پھر وہ اور جولیا دونوں کمرے سے باہر چلی گئیں جبکہ عمران اب کمرے میں اکیلا تھا۔ اسکاٹ نے کچھ دیر بعد کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں لیکن اس کی آنکھوں میں ابھی دھند سی چھائی ہوئی تھی۔

''تمہارا نام اسکاٹ ہے اور تم بلیک اسٹون کے چیف ہو''۔ عمران نے جان بوجھ کر تعارف کراتے ہوئے کہا کیونکہ اس انداز کا تعارف سامنے موجود آدمی کے ذہن کو جھٹکا دیتا تھا اور اس کے ذہن پر چھائی ہوئی بے ہوشی کی دھند ختم ہو جاتی تھی اور ایسا ہی ہوا۔ عمران کی بات سن کر اسکاٹ کو جھٹکا لگا اور وہ کراہتے ہوئے سیدھا ہو گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ۔ وہ گولیاں دیوار سے ٹکرا کر واپس آئی تھیں۔ یہ سب کیسے ہوا''۔ اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے کمرے کو مکمل ساؤنڈ پروف بنانے کے لئے دیواروں پر جدید ترین سٹیل شیٹس چڑھائی ہوئی ہیں۔ گولیاں اس سے ٹکرا کر

ری باؤنڈ ہوئیں اور تم ان کے ٹارگٹ پر آ گئے۔ تمہارے دونوں ساتھی ماتھر اور ڈیوڈ ہلاک ہو گئے۔ یہ سامنے ان کی لاشیں پڑی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن راڈز کیسے اوپن ہو گئے''...... اسکاٹ نے کہا تو عمران نے اسے تار کو جھٹکا دینے اور شور کے ذریعے حرکت میں لانے کی تمام باتیں اس لئے بتا دیں تاکہ اس کی حیرت دور ہو سکے۔

''ہم سے واقعی غلطی ہوئی ہے کہ ہم نے خزانے کے لالچ میں تمہارا سفارت کار ہلاک کر دیا تھا۔ تم اس کے عوض جس قدر دولت کہو ہم دینے کے لئے تیار ہیں''...... اسکاٹ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہارا قصور تو صرف اتنا ہے کہ تم بلیک اسٹون کے چیف ہو لیکن مجھے معلوم ہے کہ تمہارا سپر چیف لارڈ ہنٹر اصل ذمہ دار ہے۔ تم اب مجھے بتاؤ کے کہ اس کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس کے ہیڈکوارٹر میں ایسے ایسے آلات نصب ہیں کہ صرف وہ آدمی اندر زندہ داخل ہو سکتا ہے جس کے جسم میں لارڈ صاحب نے مخصوص چپ لگائی ہوئی ہو کیونکہ وہاں کا تمام نظام سائنسی ہے''...... اسکاٹ نے کہا۔

''چلو وہاں فون تو کیا جا سکتا ہے۔ فون نمبر بتا دو''...... عمران نے کہا۔

''وہ تمہاری بات سنے گا ہی نہیں۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ کسی اجنبی کو وہ براہ راست لفٹ ہی نہیں کراتا''...... اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم سے تو بات کرے گا یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''مجھ سے کیوں نہ کرے گا۔ میں تو اس کا نائب ہوں''۔ اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم اسے سپر چیف کہہ کر بات کرتے ہو یا لارڈ کہہ کر''۔ عمران نے کہا تو اسکاٹ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ میں سمجھا نہیں۔ تمہارے اس سوال کا مطلب کیا ہے''...... اسکاٹ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس لئے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تم دونوں کے درمیان کس قسم کے تعلقات ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں انہیں سپر چیف بھی کہتا ہوں اور لارڈ صاحب بھی۔ یہ ان کا پسندیدہ لقب ہے''...... اسکاٹ نے کہا۔

''چلو دیکھتے ہیں کہ تم کس طرح ان سے بات کرتے ہو اور وہ کس طرح تم سے بات کرتے ہیں۔ نمبر بتاؤ۔ فون تو یہاں میز پر موجود ہے''...... عمران نے کہا تو اس بار اسکاٹ نے فون نمبر بتا دیا۔ اس کے چہرے پر اچانک ایک چمک سی آ گئی تھی اور عمران یہ چمک دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ فون نمبر بتاتے ہوئے اسکاٹ نے لازماً یہ سوچا ہو گا کہ وہ کوڈ میں لارڈ سے

مدد مانگ لے گا۔ اس طرح وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں ہلاک ہونے سے بچ جائے گا۔ عمران نے ایک بار پھر نمبر دوہرا کر اس کو کنفرم کیا اور پھر وہ مڑ کر دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ دروازہ کھلا اور صفدر کمرے میں داخل ہوا۔

''کیا ہو رہا ہے عمران صاحب۔ ہمیں جلدی یہاں سے نکلنا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''پہلے تم اسکاٹ کا منہ بند کرو۔ میں تمہیں بلانے کے لئے ہی باہر جا رہا تھا''...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے کرسی کے عقب میں جا کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے اسکاٹ کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پہلے جب لارڈ ہنٹر اور اسکاٹ کے درمیان بات ہو رہی تھی اس وقت عمران راڈز میں جکڑا کرسی پر بیٹھا ضرور تھا لیکن اس کے کان ان دونوں کی آوازیں بخوبی سن رہے تھے اس لئے اسے معلوم تھا کہ پہلے کیا باتیں ہوئی تھیں اور اب اس کے ذہن میں ایک اور پوائنٹ ابھر رہا تھا کہ اگر کسی طرح لارڈ ہنٹر اپنے حواریوں سمیت یہاں اسکاٹ کے ہیڈکوارٹر پر پہنچ جائے تو اس ہیڈکوارٹر سمیت ان سب کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ پھر ان کا مین ہیڈکوارٹر زیادہ آسانی سے اڑایا جا سکتا ہے۔ اس نے اسکاٹ کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔

''اسکاٹ بول رہا ہوں۔ سپر چیف سے بات کراؤ''...... عمران نے اسکاٹ کی آواز اور لہجے کی نقل کرتے ہوئے کہا تو کرسی پر بیٹھے اسکاٹ کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید اسکاٹ کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ کوئی شخص دوسرے کی آواز اور لہجے کی اس قدر کامیاب نقل کر سکتا ہے۔ اب بھی اگر وہ خود یہاں موجود نہ ہوتا تو وہ کبھی یقین نہ کرتا کہ وہ خود نہیں بول رہا تھا بلکہ اس کے لہجے اور آواز کی نقل کرتے ہوئے کوئی دوسرا بول رہا تھا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ییس۔ کیا ہوا تمہارے ساتھ۔ تم نے فوری رپورٹ کیوں نہیں دی''...... چند لمحوں بعد لارڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن عمران نے اسکاٹ کی آواز اور لہجے میں لارڈ سے بات کرتے ہوئے جب اسے آئس لینڈ کے ایجنٹوں کے بارے میں بتایا کہ وہ کریڈٹ چھین لینا چاہتے ہیں تو لارڈ ہنٹر، اسکاٹ کے ہیڈکوارٹر آنے کے لئے تیار ہو گیا اور پھر جب یہ کال ختم ہوئی تو صفدر نے اسکاٹ کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

''تم۔ تم جادوگر ہو جادوگر۔ یہ سب تم کیسے کر لیتے ہو۔ لارڈ ہنٹر پہچان ہی نہیں سکا۔ کمال ہے''...... منہ پر رکھا ہوا ہاتھ ہٹتے ہی اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو اسکاٹ۔ اب لارڈ ہنٹر خود یہاں آ رہا ہے۔ کیا وہ ہیلی کاپٹر پر آئے گا یا کار پر اور اس کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کے پاس آٹھ لیموزین کاریں ہیں اور وہ ان کاروں کے قافلے کی صورت میں چلتا ہے اور لوگ اس قدر تعداد میں دنیا کی سب سے مہنگی ترین کاریں لیموزین کا پورا قافلہ دیکھتے ہیں تو بیحد مرعوب ہوتے ہیں اور لارڈ صاحب ہر وہ کام کرتے ہیں جس نے دوسرا مرعوب ہو سکے"...... اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنا وقت انہیں یہاں پہنچنے میں لگ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"چار گھنٹوں کا سفر ہے اور وہ بھی تیز رفتاری سے۔ لارڈ صاحب کا ہیڈکوارٹر کارسان علاقے میں ہے۔ یہ پورا علاقہ لارڈ صاحب کی ملکیت ہے۔ لارڈ صاحب کا محل اور ہیڈکوارٹر کارسان میں ہے۔ اس کی مخصوص نشانی اس کے ایک اونچے مینار پر اڑتی ہوئی پری بنی ہوئی ہے۔ یہ محل ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہے۔ یہاں اس قدر سائنسی آلات نصب ہیں کہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ اس لئے یہاں ہر کام کمپیوٹر کے ذریعے ہوتا ہے"...... اسکاٹ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تمہارا ہیڈکوارٹر انہوں نے دیکھا ہوا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ کئی بار آئے ہیں یہاں"...... اسکاٹ نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"صفدر۔ اسے آف کر کے باہر لے آؤ تاکہ لارڈ صاحب کے شایان شان استقبال کی حکمت عملی تیار کی جا سکے"...... عمران نے کہا اور پھر مڑ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ پھر وہ دروازے سے نکل ہی رہا تھا کہ اس نے اپنے عقب میں فائرنگ اور انسانی چیخ کی آواز سنی۔

"سوری اسکاٹ۔ تم پاکیشیائی سفارت کار کی ہلاکت میں شامل تھے اس لئے تمہیں یہ سزا دینی ضروری تھی"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھتا چلا گیا۔

لوسانیا کے چیف سیکرٹری سر جیرالڈ اپنے آفس میں بیٹھے اپنے کام میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سر جیرالڈ نے نظریں اٹھا کر ایک بار فون کی طرف دیکھا پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف سیکرٹری نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"جناب۔ ملکی سلامتی کے مشیر جناب آرنلڈ آپ سے ملنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"بھیج دو انہیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور مزید کچھ کہے بغیر انہوں نے رسیور رکھ دیا اور فائل پر جھک گئے۔ کچھ دیر بعد آفس کے بند دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس۔ کم ان"...... چیف سیکرٹری نے قدرے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا۔

"آیئے۔ تشریف رکھیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا تو آنے والا ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سر۔ ایک اہم بات میرے نوٹس میں آئی ہے۔ اس سلسلے میں آپ کی ہدایات کی ضرورت ہے۔ اسی لئے حاضر ہوا ہوں"۔ قومی سلامتی کے مشیر آرنلڈ نے کہا تو چیف سیکرٹری بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا ہے۔ کھل کر بات کیجئے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"بلیک اسٹون کے دونوں ہیڈکوارٹر تباہ کر دیئے گئے ہیں اور دونوں چیفس اسکاٹ اور لارڈ ہنٹر کو ان کے ساتھیوں سمیت ہلاک کر دیا گیا ہے"...... آرنلڈ نے کہا تو چیف سیکرٹری کا چہرہ بری طرح بگڑ سا گیا۔

"یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا آپ نشے میں ہیں"۔ چیف سیکرٹری نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ انہیں شاید زندگی میں اتنا غصہ پہلے کبھی نہ آیا ہو گا کیونکہ وہ انتہائی نرم خو طبیعت کے مالک تھے لیکن اب انہوں نے قومی سلامتی کے مشیر پر باقاعدہ شاؤٹ کیا تھا۔

"سوری سر۔ میں تو شراب پیتا ہی نہیں اور جو کچھ میں نے بتایا ہے وہ درست ہے۔ لارڈ ہنٹر، اس کے آٹھ ساتھیوں اور ان کی کاروں کے آٹھ ڈرائیور سب کی لاشیں اسکاٹ کے ہیڈکوارٹر میں اب بھی موجود ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دونوں ہیڈکوارٹرز کے تمام

عملے کو بھی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ آپ یقین کیجئے کہ قتل عام کیا گیا ہے''...... آرنلڈ نے قدرے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں یہ کیسے ممکن ہے۔ لارڈ ہنٹر، اسکاٹ کے ہیڈکوارٹر کیسے جا سکتے ہیں۔ وہ تو اسکاٹ کو خود کال کر لیتے تھے۔ پھر ان کے باڈی گارڈ تو خود زبردست فائٹر تھے۔ وہ سب کیسے مارے گئے۔ کہاں ہیں ان کی لاشیں۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اصل حقائق کیا ہیں۔ یہ تو ہمارے ملک کے لئے بہت بڑا سانحہ ہے اور بلیک اسٹون کی آڑ میں ہم بے شمار سرکاری مسائل حل کر لیا کرتے تھے۔ اب تو پوری دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ تنظیم سرکاری تھی''...... چیف سیکرٹری نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''آیئے سر۔ باہر ہیلی کاپٹر تیار کھڑا ہے۔ میں وہاں خود جا رہا تھا کہ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں اور آپ سے ہدایات بھی لے لوں''...... آرنلڈ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''ویری بیڈ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ کون ایسا کر سکتا ہے۔ کس میں اتنی جرأت ہے کہ وہ لارڈ ہنٹر کو ہلاک کر دے۔ یہ واقعی بہت بڑا سانحہ ہے''...... چیف سیکرٹری نے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے میز کی دراز میں رکھتے ہوئے کہا۔

''سر۔ یہ ساری کارروائی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہے''۔ آرنلڈ

نے کہا تو چیف سیکرٹری چونک پڑے۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہمارے ملک کی کسی تنظیم سے کیا تعلق''...... چیف سیکرٹری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''تو آپ کو اس سارے کیس کا علم ہی نہیں ہے۔ کسی نے آپ کو بریف ہی نہیں کیا حالانکہ میں نے لوسانیا کی سرکاری ایجنسی ڈاٹ کو بھی ان کی یہاں آمد اور موجودگی کی اطلاع دی تھی''۔ آرنلڈ نے کہا۔

''آپ نے مجھے کیوں اطلاع نہیں دی''...... چیف سیکرٹری نے آرنلڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''سر۔ میں نے آپ کو رپورٹ دینے کی کوشش کی تھی لیکن پچھلے دو ہفتوں میں آپ غیر ملکی مہمانوں سے مذاکرات میں بے حد مصروف رہے ہیں''...... آرنلڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ چلیں پہلے وہ جگہ دکھائیں۔ پھر مزید سوچیں گے''۔ چیف سیکرٹری نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ آرنلڈ اس کے پیچھے مؤدبانہ انداز میں چل رہا تھا۔ باہر سامنے ہی ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا جس پر ایک ہیلی کاپٹر بھی موجود تھا۔ چیف سیکرٹری اس ہیلی کاپٹر کی طرف چل پڑے۔ آرنلڈ ان کے پیچھے تھا۔ ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچتے ہی ہیلی کاپٹر کے ساتھ کھڑے اس کے پائلٹ نے چیف سیکرٹری اور قومی سلامتی کے مشیر آرنلڈ کو سیلوٹ کیا تو دونوں

نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیئے۔

''اسکاٹ کا ہیڈکوارٹر تم نے دیکھا ہوا ہے یا نہیں''...... چیف سیکرٹری نے پائلٹ سے پوچھا۔

''یس سر۔ کئی بار تو آپ خود بھی وہاں تشریف لے گئے ہیں۔ ایڈن کالونی کی کوٹھی نمبر تین سو دس''...... پائلٹ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے چلو۔ ہم نے وہیں جانا ہے''...... چیف سیکرٹری نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئے۔ ان کے عقب میں آرنلڈ بیٹھ گیا تو پائلٹ نے ہیلی کاپٹر سٹارٹ کیا اور تھوڑی دیر بعد وہ فضا میں اٹھتا چلا گیا۔ پھر وہ ایک طرف کو بڑھنے لگا۔

''اب وہاں کس کا کنٹرول ہے''...... چیف سیکرٹری نے پوچھا۔

''میں نے ملٹری انٹیلی جنس کو کہا تھا کہ وہ یہاں اس وقت تک پہرہ دیں جب تک حکومت اس سلسلے میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں کر لیتی۔ کرنل رچرڈ اور ان کی کمپنی اسکاٹ کے ہیڈکوارٹر کا کنٹرول سنبھالے ہوئے ہے''...... آرنلڈ نے کہا اور چیف سیکرٹری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک کوٹھی کے اوپر پہنچ کر رک گیا۔ اسی وقت ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر آن ہو گیا۔

''ہیلو۔ ہیلی کاپٹر میں کون موجود ہے۔ اوور''...... ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

''میں پائلٹ جیسمین بول رہا ہوں۔ ہیلی کاپٹر میں چیف سیکرٹری صاحب اور قومی سلامتی کے مشیر جناب آرنلڈ موجود ہیں۔ اوور''۔ پائلٹ نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر نیچے سبز بلب جل اٹھا تو پائلٹ نے ہیلی کاپٹر نیچے بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتار دیا۔ چیف سیکرٹری اور ان کے پیچھے آرنلڈ بھی ہیلی کاپٹر سے باہر آ گئے۔ سامنے کرنل رچرڈ اور اس کے عقب میں دس فوجی موجود تھے جنہوں نے چیف سیکرٹری کو سیلوٹ کیا۔

''میرا نام کرنل رچرڈ ہے جناب اور میں یہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کے حکم پر موجود ہوں''۔ کرنل رچرڈ نے سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... چیف سیکرٹری نے کہا اور آگے بڑھ گئے اور پھر انہوں نے آرنلڈ اور کرنل رچرڈ کے ہمراہ پورے ہیڈکوارٹر کا دورہ کیا۔ ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ لارڈ ہنٹر کی لاش کا چہرہ بے حد مسخ ہو گیا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے لارڈ ہنٹر کسی خوفناک اذیت سے گزرا ہو۔ اس کے باڈی گارڈز کی لاشیں بھی وہاں بکھری پڑی تھیں۔ اسکاٹ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا جبکہ اس کے دو زخموں پر باقاعدہ مرہم پٹی کی گئی تھی۔

''آپ نے کیسے اندازہ لگایا کہ یہ کام پاکیشیا سیکرٹ سروس کا

ہے کیونکہ یہاں ان کا کوئی آدمی تو ہلاک نہیں ہوا''...... چیف سیکرٹری نے آرنلڈ سے پوچھا۔

''جناب۔ ہیڈکوارٹر میں خفیہ آلات موجود ہیں جو نہ صرف یہاں کی آوازیں ٹیپ کرتے ہیں بلکہ یہاں ہونے والی تمام کارروائی کی تصویریں بھی بناتے ہیں۔ میں نے انہیں دیکھا ہے''۔ آرنلڈ نے کہا۔

''کہاں ہیں وہ تصویریں اور ٹیپ''...... چیف سیکرٹری نے چونک کر کہا۔

''آیئے۔ ادھر ایک علیحدہ کمرہ ہے جس میں ان کو آپریٹ کیا جاتا ہے''...... آرنلڈ نے کہا اور پھر وہ چیف سیکرٹری کو ساتھ لے کر ایک علیحدہ کمرے میں پہنچ گیا۔ وہاں چیف سیکرٹری کے سامنے بیٹری سے چلنے والے پروجیکٹر کو ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا گیا تو سامنے دیوار پر ایک برآمدے نما جگہ کا منظر ابھر آیا۔ پھر مختلف مناظر چلتے رہے۔ چیف سیکرٹری خاموش بیٹھے یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔

''لارڈ ہنٹر اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں کیا کر رہا تھا''۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

''میں دکھاتا ہوں کہ کیا ہوا ہے۔ یہ ساری کارروائی عمران کی ہے۔ وہ دوسروں کی آواز اور لہجے کی نقالی اس قدر کامیابی سے کرتا ہے کہ سننے والا حیران رہ جاتا ہے اور اس عمران نے خود اسکاٹ

بن کر لارڈ ہنٹر کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہلاکت کی رپورٹ دی اور پھر اس نے ایسی باتیں کیں کہ لارڈ ہنٹر اس کے چکر میں آ گئے اور وہ اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ گئے لیکن یہاں ان کا استقبال گولیوں نے کیا اور وہ سب مارے گئے''...... آرنلڈ نے کہا اور ایک فلم پروجیکٹر میں ڈال کر اس نے پروجیکٹر کو آن کر دیا تو سامنے دیوار پر ایک منظر ابھر آیا اور ساتھ ہی آوازیں بھی سنائی دینے لگیں۔ چیف سیکرٹری خاموش بیٹھے یہ سب دیکھتے رہے۔

''وری بیڈ۔ مجھے اطلاع ہی نہیں دی گئی حالانکہ اوور آل انچارج میں ہوں۔ آرنلڈ۔ تم بتاؤ کہ اصل مسئلہ کیا تھا۔ کیوں بلیک اسٹون کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آئی''...... چیف سیکرٹری نے آرنلڈ سے مخاطب ہو کر کہا جو اب پروجیکٹر کو دوسری میز پر رکھنے میں مصروف تھا۔

''یس سر۔ میں نے اس سلسلے میں کئی گھنٹے کام کیا ہے۔ پھر مجھے اصل حقائق کا علم ہو سکا ہے''...... آرنلڈ نے چیف سیکرٹری کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''تفصیل بتائیں۔ شروع سے لے کر اب تک''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''جناب۔ یہ سلسلہ آئر لینڈ کے مشہور آثار قدیمہ ماگا کی تلوار چوری ہونے سے شروع ہوا ہے۔ ماگا میوزیم میں سے قدیم ترین تلوار سوڈ ماگا چوری کر لی گئی جس پر آئر لینڈ کی حکومت نے پاکیشیا

سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کرنے کے لئے اپنی سفیر کو پاکیشیائی اعلیٰ حکام کے پاس بھیجا۔ آپ سے پہلے چیف سیکرٹری سر کافن تھے جو اچانک ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئے تھے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بہت الرجی تھے۔ انہیں جب یہ اطلاع ملی کہ سوڈ ماگا کی برآمدگی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آنے والی ہے تو انہوں نے دیگر اعلیٰ حکام سے مشاورت کر کے جس طرح تلوار میوزیم سے اٹھائی گئی تھی ویسے ہی خاموشی سے واپس رکھوا دی گئی تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں نہ آئے لیکن بلیک اسٹون کے دو سپر ایجنٹس آسکر اور ڈیمی حرکت میں آ گئے اور انہوں نے آئر لینڈ کے معروف ماہر آثار قدیمہ پروفیسر شاربی کو اغوا کر لیا۔ ان کا خیال تھا کہ اسے اس عظیم خزانے کا علم ہے جو ماگا قبیلے کا ہے اور کہیں دفن ہے لیکن پروفیسر شاربی کو اس کا علم نہ تھا اور پروفیسر پڑھنے پڑھانے والا آدمی تھا۔ وہ اس تشدد سے ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد جو اصل حماقت ان سپر ایجنٹوں سے ہوئی وہ یہ کہ انہوں نے پاکیشیا سفارت خانے کے ایک اعلیٰ عہدیدار کو اغوا کر لیا۔ چونکہ یہ عہدیدار ماگا خزانے میں بہت دلچسپی لیتا تھا اور اس بارے میں پروفیسر شاربی سے گفتگو کرتا رہا تھا اس لئے ان سپر ایجنٹوں نے اسے اغوا کیا اور پھر خزانے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے اس پر بے رحمانہ تشدد کیا گیا جس سے وہ ہلاک ہو گیا اور اس کی لاش سفارت خانے کو مل گئی۔ پاکیشیا کے اعلیٰ حکام نے

سفارت کار کی اس طرح ہلاکت کا نوٹس لیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے آدمی کی ہلاکت کا انتقام لینے کے لئے یہاں پہنچ گئی۔ بلیک اسٹون کے چیف اسکاٹ اور سپر چیف لارڈ ہنٹر ان کے مقابل اپنی تنظیم لے آئے لیکن پہلے دونوں سپر ایجنٹوں آسکر اور ڈیمی ان کے ہاتھوں ہلاک ہوئے پھر اسکاٹ اور لارڈ ہنٹر کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ یہاں اس ہیڈکوارٹر میں تو مشینری کو بھی فائرنگ کر کے تباہ کر دیا گیا۔ لیکن لارڈ ہنٹر کے محل کو تو انہوں نے خوفناک میزائلوں سے مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا ہے۔ یہاں بھی تمام مشینری کے ساتھ ساتھ ریکارڈ کو بھی آگ لگا کر راکھ کر دیا گیا ہے''...... آرنلڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اب یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کہاں ہو گی''...... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد چیف سیکرٹری نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ پاکیشیا جانے سے پہلے آئر لینڈ ضرور جائیں گے''...... آرنلڈ نے کہا۔

''کیوں۔ وہاں کیا ہے''...... چیف سیکرٹری نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آئر لینڈ کے چیف سیکرٹری کے پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کے ساتھ بے حد دوستانہ تعلقات ہیں اور پاکیشیا بھی ترقی پذیر ملک ہے اسی طرح آئر لینڈ بھی ترقی پذیر ملک ہے اور موجودہ دور میں ترقی یافتہ ہونے کے لئے بے پناہ وسائل کی

ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے میرا ذاتی خیال ہے کہ آئر لینڈ نے لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے معاہدہ کیا ہو گا کہ وہ ماگا خزانہ تلاش کر دے تو آدھا آدھا خزانہ دونوں ملک خاموشی سے آپس میں بانٹ لیں گے۔ اس طرح دونوں ملک ترقی یافتہ بننے کے لئے بے پناہ وسائل کے مالک ہو جائیں گے''...... آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو چیف سیکرٹری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اور اس کے ساتھی دو ٹیکسیوں میں سوار آئر لینڈ کے ایئر پورٹ سے ایور گرین ٹاؤن کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پہلی ٹیکسی میں ڈرائیور کی سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹ پر صالحہ اور جولیا بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ دوسری ٹیکسی میں سائیڈ سیٹ پر صفدر اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب خاموش تھے کیونکہ ٹیکسی ڈرائیور کے سامنے وہ کوئی بات نہ کرنا چاہتے تھے۔ ایور گرین سے ملحقہ ایک چھوٹا سا ٹاؤن تھا جو دورِ جدید کی رہائش گاہوں کا نمونہ تھا۔ آئر لینڈ کی آمدنی میں ایک بڑا حصہ سیاحوں سے ملتا تھا۔ اس لئے آئر لینڈ میں سیاحوں کو ہر طرح کی سہولت دی گئی تھی اور سیاحوں کو تنگ کرنے پر وہاں کی پولیس انتہائی سخت نوٹس لیتی تھی۔ اس لئے یہاں آنے والے سیاح ہر لحاظ سے مطمئن اور محفوظ رہتے تھے۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد ٹیکسیاں ایور گرین ٹاؤن پہنچ گئیں۔

''آپ نے کہا جانا ہے صاحب''...... ڈرائیور نے ساتھ بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کہاں جانا ہے۔ اس کا فیصلہ ایک تین رکنی کمیٹی کرے گی کیونکہ بڑے لوگوں کے فیصلے کمیٹیاں کرتی ہیں۔ ویسے بھی کہا یہی جاتا ہے کہ جس معاملے کو ٹالنا ہو اس پر کمیٹی بنا دی جائے اور تمہاری ٹیکسی کے گدے بہت آرام دہ ہیں اس لئے جب تک کمیٹی یہ فیصلہ کرے گی تمہاری ٹیکسی کے گدے بھی عام ٹیکسیوں جیسے ہو جائیں گے''...... عمران کی زبان جو نجانے کب سے خاموش تھی سیلابی پانی کی طرح رواں ہو گئی اور ڈرائیور کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔ اسے شاید سمجھ نہ آ رہی تھی کہ عمران نے جو بظاہر تو انتہائی معزز آدمی دکھائی دے رہا تھا، کیا باتیں کرنی شروع کر دی ہیں۔

''صاحب۔ اب میں کیا کہوں''...... ڈرائیور نے کچھ کہتے کہتے بات روک دی۔

''ڈرائیور کو بتا دو۔ کیوں اسے تنگ کر رہے ہو''...... عقبی سیٹ پر بیٹھی جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''لو بھئی۔ اب کمیٹی کا سکوپ تو ختم ہو گیا کیونکہ فیکٹ فائینڈنگ کمیشن کا فیصلہ آ گیا ہے جسے نہ موڑا جا سکتا ہے اور نہ ہی بدلا جا سکتا ہے۔ اس لئے پروفیسر شاربی کی کوٹھی شاربی ہاؤس پر ٹیکسی روک دینا''...... عمران نے کہا تو ڈرائیور نے اس بار اثبات میں سر

ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ منزل طے ہو گئی تھی اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک دو منزلہ رہائش گاہ کے جہازی سائز کے پھاٹک کے سامنے ٹیکسیاں رک گئیں تو عمران اور اس کے ساتھی ٹیکسیوں سے نیچے اتر آئے۔ صفدر نے ڈرائیور کو پیمنٹ کر دی اور ٹیکسیاں واپس چلی گئیں تو عمران نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ پھاٹک کے سائیڈ ستونوں میں سے ایک ستون پر پروفیسر کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔

''عمران صاحب۔ آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔ کیا پروفیسر صاحب کا انتقام بھی آپ لیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ پروفیسر صاحب کی بیوہ سے ملنا تھا کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ پروفیسر صاحب نے پندرہ بیس سال ماگا آثار قدیمہ پر ورک کیا ہے اور ان کے کام کو پوری دنیا میں سراہا گیا ہے''۔ عمران نے کہا پھر اس سے پہلے کہ کوئی جواب دیتا، چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا جو اپنے انداز اور لباس سے ملازم دکھائی دیتا تھا۔

''پروفیسر شاربی صاحب کی بیگم سے ملنا ہے۔ فون پر بات ہو چکی ہے انہیں کہو کہ پاکیشیائی مہمان آئے ہیں''...... عمران نے ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جی صاحب۔ آئیں تشریف لے آئیں۔ وہ ہمیں پہلے ہی ہدایات دے چکی ہیں''...... ملازم نے کہا اور واپس مڑ کر اندر چلا گیا

تو اس کے پیچھے عمران اور اس کے باقی ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے
تو ملازم نے پھاٹک بند کیا اور عمارت کے ایک کونے کی طرف چل
پڑا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کی پیروی کر رہے تھے۔ عمارت گو
شاندار تھی لیکن لگتا تھا کہ کافی عرصہ پہلے بنائی گئی تھی اور دوبارہ کبھی
مرمت نہیں کرائی گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ملازم انہیں ایک بڑے
کمرے میں لے آیا جسے ڈرائینگ روم کے طور پر سجایا گیا تھا۔

''آپ کیا پینا پسند کریں گے''...... ملازم نے عمران سے مخاطب
ہو کر پوچھا۔

''کولڈ ڈرنکس جو آپ پلا دیں''...... عمران نے کہا تو ملازم نے
مؤدبانہ انداز میں سر جھکایا اور واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور ملازم کے ساتھ واپس آیا۔ دونوں
ملازمین کے ہاتھوں میں کولڈ ڈرنکس تھیں جو انہوں نے عمران اور
اس کے تمام ساتھیوں کے سامنے میز پر رکھیں اور پھر مڑ کر کمرے
سے باہر چلے گئے۔ عمران نے کولڈ ڈرنک لی تو اس کے ساتھیوں
نے بھی کولڈ ڈرنکس اٹھا کر سپ کرنا شروع کر دیں اور پھر خالی
بوتلیں نیچے رکھ دی گئیں۔ چند لمحوں بعد پردہ ہٹا تو ایک بزرگ
عورت اندر داخل ہوئیں۔ ان کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری
تھی۔ یہ یقیناً پروفیسر شاربی کی بیوہ تھیں۔ عمران ان کے استقبال
کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تو اس کے تمام ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے
ہو گئے۔ پروفیسر صاحب کی بیگم نے سب کو سلام کیا اور صالحہ اور

جولیا کے ساتھ باقاعدہ ہاتھ ملایا اور پھر سامنے صوفے پر بیٹھ گئیں۔

''بیگم صاحبہ۔ پروفیسر صاحب سے ہماری بہت یاد اللہ تھی۔ وہ
جب بھی آثار قدیمہ کی کانفرنسوں میں شریک ہوتے تھے تو ان سے
ملاقات ہو جایا کرتی تھی۔ مجھے افسوس ہے کہ احمقوں نے اس قدر
جوہر قابل کو ضائع کر دیا ہے لیکن اب وہ اپنی قبر میں اس لئے
پرسکون ہوں گے کہ وہ لوگ جنہوں نے انہیں بے گناہ ہلاک کیا تھا
وہ بھی اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں اور ہم یہی اطلاع دینے کے لئے
حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ کو بھی سکون مل سکے کہ آپ کو بیوہ کرنے
والے انصاف سے بچ نہیں سکے''...... عمران نے کہا۔

''بھائی صاحب۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ جب آپ نے فون پر
بات بتائی تھی تو مجھے واقعی بے حد سکون ملا تھا۔ آپ نے کہا تھا کہ
آپ کو پروفیسر صاحب کے کچھ نوٹس چاہئیں تو میں تو گھریلو خاتون
ہوں۔ مجھے تفصیل کا تو علم نہیں ہے البتہ ان کے کمرے میں ہر چیز
موجود ہے جس پر وہ کام کرتے رہتے تھے۔ میں آپ کو وہاں بھجوا
دیتی ہوں۔ آپ کو وہاں سے جو چیز چاہئے لے جائیں بغیر مجھ سے
پوچھے کیونکہ وہ آپ کے تو کام آئے گی لیکن میرے نہیں اور یوں
ہی پڑے پڑے ضائع ہونے سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے کام آ
جائے''...... بیگم صاحبہ نے کہا تو عمران نے ان کے بڑے پن کی
بڑی تعریف کی کیونکہ خواتین اپنے مرحوم شوہروں کے کاغذات کو
ہاتھ تک نہیں لگانے دیتیں۔ حالانکہ انہیں خود بھی ان کی اہمیت کا علم

تک نہیں ہوتا۔

''عمران صاحب۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ آپ جا کر اس کمرے میں کام کیجئے''...... صفدر نے کہا۔

''میں بھی ساتھ جاؤں گی''...... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''تم چاہو تو وہاں کی بجائے یہاں بیگم صاحبہ سے گپ شپ لگا لو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ تو گیا تھا کہ جولیا نے ساتھ جانے کا اعلان اس لئے کر دیا ہے کہ عمران اکیلا نہ ہو۔ اسے کمپنی دی جائے۔ یہ جولیا کا لاشعوری فیصلہ تھا۔ اب وہ بعض اوقات لاشعوری طور پر ایسے اقدامات کر گزرتی تھی کہ دوسرا حیران رہ جاتا تھا۔ پھر عمران بیگم پروفیسر کے ساتھ جولیا کے ہمراہ پروفیسر صاحب کے سٹڈی روم پہنچا تو انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے وہ کسی آثار قدیمہ میں داخل ہو چکے ہیں لیکن وہاں افراتفری کا کوئی عمل دخل نہ تھا۔ ہر چیز بڑے مناسب انداز، انتہائی سلیقے اور قرینے سے وہاں موجود تھی۔

''آیئے ہم دونوں دوسرے کمرے میں بیٹھ کر گپ شپ کریں۔ آپ مجھے سوئس نژاد لگتی ہیں''...... بیگم صاحبہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں سوئس نژاد تھی لیکن اب پاکیشیائی ہوں''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران بیٹے کے ساتھ آپ کی شادی کب ہوئی''...... بیگم صاحبہ نے کہا تو عمران جو میزوں کی درازیں کھول کھول کر ان میں موجود ڈائریاں اور دوسرا سامان چیک کر رہا تھا، بے اختیار مسکرا دیا۔

''ہم میں سے کوئی بھی شادی شدہ نہیں ہے''...... جولیا نے کہا تو بیگم صاحبہ کے چہرے پر حیرت کے جیسے سمندر ٹوٹ پڑے ہوں۔

''اوہ۔ وری سوری۔ عمران کے لئے آپ کا رسپانڈ بتا رہا تھا کہ آپ دونوں شادی شدہ ہیں اور میاں بیوی ہیں۔ بہرحال آیئے''۔ بیگم صاحبہ نے معذرت کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ جولیا کو لے کر کمرے سے چلی گئیں تو عمران نے باقاعدہ کام کا آغاز کیا ہی تھا کہ صفدر آ گیا۔

''عمران صاحب۔ میں نے سوچا کہ شاید آپ کو میری مدد کی ضرورت پڑے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے بیگم پروفیسر کی بات بتا دی تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''عمران صاحب۔ آپ یہاں سے کیا تلاش کرنا چاہتے ہیں''۔ صفدر نے کہا۔

''پروفیسر صاحب سے میری بڑی تفصیلی ملاقات ہوئی تھی۔ جب سوڈ ماگا کی چوری کی برآمدگی کی بات ہم نے شروع کی تھی اور انہوں نے خود مجھے بتایا تھا کہ ماگا کے قدیم پتھروں پر موجود قدیم تحریر میں ماگا خزانے کے بارے میں لکھا ہوا ملتا ہے لیکن پانچ ہزار سال سے اب تک۔ باوجود کوشش کے اس خزانے کا کوئی اتہ پتہ نہیں

معلوم ہو سکا۔ خود پروفیسر صاحب نے اس پر بڑی طویل ریسرچ
کی تھی لیکن وہ بھی اسے تلاش نہ کر سکے تھے۔ اس لئے وہ خاموش
ہو گئے تھے اور شاید لوسانیا کی تنظیم بلیک اسٹون کو بھی ایسی ہی
اطلاعات ملی ہوں گی جس پر انہوں نے پروفیسر صاحب کو اغوا کر
کے ان پر تشدد کیا اور وہ ہلاک ہو گئے''...... عمران نے کہا۔

''یہ ڈائری بہت اہم ہے۔ اس ڈائری میں شاید پروفیسر
صاحب کی زندگی بھر کی محنت موجود ہے''۔ عمران نے کہا اور ڈائری
بند کر کے اس نے ایک سائیڈ پر رکھ لی۔

''عمران صاحب۔ مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے کہ آپ جیسا
سائنسدان بھی مدفون خزانوں کے پیچھے جا رہا ہے''...... صفدر نے کہا
تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اسی لئے تو سائنسدان بے چارے ساری زندگی پریشان حالی
میں ہی گزار دیتے ہیں کہ وہ نہ خزانے تلاش کرتے ہیں اور نہ انہیں
خرچ کر سکتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بھی
بے اختیار ہنس پڑا۔

پالینڈ اور آئر لینڈ کی مغربی سرحدیں آپس میں ملتی تھی اور یہاں
جو سرحدی شہر پالینڈ کی حدود میں تھا اس کا نام واران تھا۔ واران
سے آئر لینڈ تقریباً دس کلو میٹر کے فاصلے پر تھا جہاں قدیم دور ماگا
کے آثار موجود تھے جس میں ایک بڑا میوزیم بھی شامل تھا اور محکمہ
آثار قدیمہ کے دفاتر بھی وہاں موجود تھے۔ اس کے علاوہ وہاں
سیاحوں کے لئے آثار قدیمہ کے متعلق دستاویزی فلمیں نہ صرف
دکھائی جاتی تھیں بلکہ جو انہیں خریدنا چاہے انہیں فروخت بھی کر دی
جاتی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سیاحوں کے لئے ریسٹ روم اور
رہائش گاہیں بھی موجود تھیں۔ واران ٹاؤن کے عقب میں آئر لینڈ
تھا جہاں باقاعدہ امیگریشن کے دفاتر تھے کیونکہ پالینڈ کے سیاح
واران شہر سے ہو کر آئر لینڈ میں داخل ہوتے تھے۔ امیگریشن کی
یہاں گو باقاعدہ کارروائی کی جاتی تھی لیکن چونکہ یہ سب لوگ سیاح
ہوتے تھے جن سے آئر لینڈ کی معقول آمدنی ہوتی تھی۔ اس لئے وہ

بس امیگریشن کی کارروائی ظاہر کرتے تھے ورنہ وہ اس معاملے میں
بہت نرمی سے کام لیتے تھے۔

واران کے ایک ہوٹل کے کمرے میں پالینڈ کی سرکاری تنظیم
بلیک ایگل کی دو ایجنٹ مورین اور ڈوچے بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ ان کا
مرد ساتھی جوزف کمرے سے باہر تھا۔

"یہ انتظار آخر کب ختم ہو گا۔ میں تو مر جانے کی حد تک بے
زار ہو چکی ہوں"...... ڈوچے نے کہا۔

"یہی حال میرا ہے۔ ویسے اب مجھے یقین آتا جا رہا ہے کہ یہ
ایشیائی لوگ کام کم کرتے ہیں پروپیگنڈا زیادہ کرتے ہیں۔ عمران
اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کام دیکھو تو لگتا تھا کہ چند گھنٹوں میں
بلیک اسٹون کے دونوں ہیڈ کوارٹرز اور تنظیم سب ختم ہو جائے گا لیکن
کتنے دن ہو گئے ہیں کوئی خبر ہی نہیں آئی"...... موین نے کہا۔

"ہمیں کہا تو یہی گیا تھا کہ ہم عمران کا خاتمہ کر دیں۔ اس کے
علاوہ اور کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو ہمارے اس نایاب پتھروں
والے پراجیکٹ کو چیک کر سکے یا سمجھ سکے اور یہ انتظار تو لوسانیا
میں بھی ہو سکتا تھا لیکن ہم یہاں واران میں آ کر بیٹھ گئی ہیں کہ
جب عمران اور اس کے ساتھی بلیک اسٹون تنظیم کا خاتمہ کر کے آئر
لینڈ آئیں گے تو ہم ان کا خاتمہ کر دیں گے"...... ڈوچے نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور جوزف داخل
ہوا۔

"کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات"...... مورین نے اس کا چہرہ
دیکھتے ہوئے چونک کر کہا۔

"خاص ہی نہیں۔ بہت ہی خاص بات"...... جوزف نے کہا تو
مورین اور ڈوچے دونوں چونک پڑیں۔

"کیا ہوا ہے۔ جلدی بتاؤ"...... مورین نے کہا۔

"بلیک اسٹون کا مکمل خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ پہلے آسکر اور ڈیی
کا خاتمہ کیا گیا۔ پھر اسکاٹ اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا گیا۔
پھر لارڈ ہنٹر کا خاتمہ اس کے حواریوں سمیت کر دیا گیا ہے اور یہ
تمام کارروائی اسکاٹ کے ہیڈ کوارٹر میں ہوئی ہے۔ وہاں ایک لحاظ
سے قتل عام کیا گیا ہے"...... جوزف نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ہم یہی باتیں کر رہی تھیں کہ ہم انتظار کرتے کرتے
شدید بور ہو چکی ہیں۔ چلو اچھا ہوا۔ اب ہم بھی حرکت میں آ سکتی
ہیں"...... مورین نے کہا۔

"وہ لوگ لوسانیا سے آئر لینڈ جائیں گے یا وہاں سے سیدھے
پاکیشیا واپس چلے جائیں گے کیونکہ ان کا آئر لینڈ میں تو کوئی کام
نہیں ہے"...... ڈوچے نے کہا۔

"انہوں نے شام چار بجے کی فلائٹ سے بکنگ کرا لی ہے اور
چھ بجے یہ فلائٹ آئر لینڈ بین الاقوامی ایئرپورٹ پر لینڈ کرے
گی"...... جوزف نے مزید بتایا تو مورین اور ڈوچے دونوں چونک
کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں۔

''مطلب ہے کہ ہم ایئرپورٹ پر ہی اپنی کارروائی کر سکتے ہیں''...... مورین نے کہا۔

''ہاں۔ بڑی آسانی سے۔ لیکن اگر ہم ناکام رہے تو پھر سوچ لو کہ کیا رزلٹ نکلے گا''...... جوزف نے کہا۔

''ایک آدمی کو اچانک گولیاں مارنا اور اس حالت میں کہ اسے اس کا اندازہ ہی نہ ہو کہ اس طرح کا کام بھی ہو سکتا ہے، کون سا مشکل کام ہے اور اگر ہم ناکام بھی رہے تو دوبارہ بھی کوشش کی جا سکتی ہے''...... مورین نے کہا۔

''تمہیں اندازہ نہیں ہوا شاید کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنے کا انجام بلیک اسٹون کے ساتھ کیا ہوا ہے اور اگر ہم نے اس کے خلاف جنگ لڑی تو ہماری تنظیم بلیک ایگل کا کیا حشر ہو سکتا ہے اور ہم ایئر ارتھ یا نایاب پتھر حاصل کرتے کرتے خود بھی ماضی کا قصہ بن سکتے ہیں''...... جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ واقعی بلیک اسٹون ہماری تنظیم بلیک ایگل سے زیادہ فعال اور منظم تھی لیکن ایک پہلو اور بھی ہے کہ بلیک اسٹون میں مورین، ڈوچے اور جوزف نہیں تھے''...... مورین نے کہا۔

''ایک کام اور ہو سکتا ہے جو یقیناً زیادہ محفوظ رہے گا کہ ہم ان کی نگرانی کریں۔ یہ یہاں آ کر ٹھہریں گے تو کسی رہائش گاہ میں ٹھہریں گے یا کسی ہوٹل میں۔ وہاں ان پر بے ہوشی کی گیس پھیلا کر بے ہوش کر دیا جائے اور پھر ان پر فائر کھول دیا جائے تو کام

بھی یقینی ہو گا اور نتائج بھی یقینی نکلیں گے''...... ڈوچے نے کہا۔

''ویسے جب وہ واران سے ماگا تک گھومیں پھریں گے تب ہی بطور عمران سائنسدان ایئر ارتھ یا نایاب پتھروں کے بارے میں چیک کر سکتا ہے اور اگر وہ ادھر آتے ہی نہیں تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مخالفت ہمارے لئے اچھی ثابت نہیں ہو گی''۔ جوزف نے کہا تو مورین اور ڈوچے دونوں چونک پڑیں۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... مورین نے کہا۔

''یہی کہ فرض کیا کہ ہم نے عمران کو ہلاک کر دیا تو کیا اس کے باقی ساتھی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف خاموش رہے گا۔ ایک سفارت کار کے مرنے پر انہوں نے ایک یہودی تنظیم کا تختہ کر دیا ہے تو کیا عمران کے ہلاک ہونے پر وہ خاموش بیٹھے رہیں گے''...... جوزف نے کہا۔

''بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ ہمیں واقعی سوچ سمجھ کر اقدامات کرنے چاہئیں لیکن انہیں کیسے معلوم ہو گا کہ یہ کارروائی ہم نے کی ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہی سمجھیں گے کہ عمران نے بلیک اسٹون کا قتل عام کیا تو بلیک اسٹون نے انتقامی کارروائی کی ہے''...... مورین نے کہا۔

''تو اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے''۔ ڈوچے نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایئرپورٹ چلیں۔ وہاں جا کر جو سمجھ میں آئے وہ کر لیں

گے''...... مورین نے کہا۔

''نہیں۔ پہلے چیف سے بات کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی ہدایت دے دیں''...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''یس''...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''جوزف بول رہا ہوں باس۔ واران کے ہوٹل سے''۔ جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا مشن کا۔ تم نے اب تک کوئی رپورٹ ہی نہیں دی''۔ چیف نے کہا تو جوزف نے مختصر طور پر تمام کارروائی کے بارے میں بتا دیا۔

''ہاں۔ مجھے بھی اطلاع ملی ہے کہ لارڈ ہنٹر، اسکاٹ اور بلیک اسٹون سب کو انہوں نے انتہائی صفائی سے ختم کیا ہے لیکن اب تم حرکت میں آ جاؤ اور اس عمران کا لازماً خاتمہ کر دو تاکہ پالینڈ اطمینان سے ایئر ارتھ نکال کر اپنے ملک کو ترقی دے سکے''۔ چیف نے کہا تو جوزف نے مورین اور ڈوچ اور اپنے تبصروں کے بارے میں بتا دیا۔

''تمہیں معلوم نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اصل آدمی عمران ہے۔ وہ اگر ہلاک ہو جائے تو پھر کوئی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا''۔ چیف نے کہا۔

''یس باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... جوزف نے کہا۔

''جلدی کرو۔ ورنہ وہ اپنا کام تو مکمل کر چکے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ فوری واپس پاکیشیا چلے جائیں''...... چیف نے کہا۔

''اگر ایسا ہو گا چیف تو پھر ہمیں تو کوئی پریشانی نہیں ہے۔ پریشانی تو عمران کی یہاں موجودگی کی وجہ سے ہے''...... جوزف نے کہا۔

''اس قدر اہم پراجیکٹ ہم صرف اتفاق پر نہیں چھوڑ سکتے اور ہم نے پالینڈ کی پوری سرزمین کو خصوصی طور پر چیک کرایا ہے۔ ہمارے علاقے میں کہیں بھی ایئر ارتھ کے کیمیائی عناصر موجود نہیں ہیں اور نہ ہمارے پاس اتنی دولت ہے کہ ہم ان ذروں کو خرید سکیں۔ اس طرح تو ہم ترقی کی دوڑ میں باقی ہمسایہ ملکوں سے بہت پیچھے رہ جائیں گے''...... چیف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... جوزف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''چلو۔ اب ہمیں ایئر پورٹ پر کام کرنا ہو گا لیکن وہاں ہم نے کوئی کارروائی نہیں کرنی البتہ وہ جس جگہ رہائش رکھیں گے وہاں بے ہوش کرنے والی گیس فائر کر کے اطمینان سے نہ صرف عمران بلکہ اس کے تمام ساتھیوں کا بھی خاتمہ کر دیں۔ اس طرح کسی کو بھی

یہ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ یہ تمام کارروائی ہماری ہے۔ لامحالہ اس کا ذمہ دار بلیک اسٹون کو ہی ٹھہرایا جائے گا''...... جوزف نے کہا تو مورین اور ڈوچے نے بھی اس کی تصدیق کر دی۔

''ہمیں میک اپ میں ہونا چاہئے''...... مورین نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ضروری ہے تاکہ کسی طرح کا شک بھی ہم پر نہ آ سکے''...... ڈوچے نے کہا تو جوزف نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں کار میں سوار ایئرپورٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر مورین اور عقبی سیٹ پر ڈوچے بیٹھی ہوئی تھی۔

''مورین۔ تمام متعلقہ اسلحہ رکھ لیا ہے نا''...... جوزف نے ساتھ بیٹھی ہوئی مورین سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ انتہائی زود اثر بے ہوش کرنے والی گیس کے پسٹلز، مکمل میگزین کے ساتھ مشین پسٹلز، ماسک میک اپ''...... مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... جوزف نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا خیال تھا کہ ایک دور مار رائفل بھی ہمارے پاس ہوتی تو ہم زیادہ آسانی سے یہ مشن یقینی طور پر مکمل کر لیتے کیونکہ یہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ قریب سے انہیں بارود کی بُو بھی آ سکتی ہے''...... ڈوچے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مطلب ہے کہ تم پورے ملک کو بتانا چاہتی ہو کہ یہ قتل ہم نے

کیا ہے کیونکہ دور مار رائفل کا دھماکہ کیسا اور کتنا ہوتا ہے۔ معلوم تو ہو گا تمہیں''...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا تو مورین ہنس پڑی۔

''تم ہنس رہی ہو تو چلو یہ بتاؤ کہ مشین پسٹل کی فائرنگ کی آواز تو سرے سے آتی ہی نہیں ہو گی''...... ڈوچے نے کہا۔

''ایئرپورٹ آ رہا ہے۔ ہم نے وہاں اکٹھے نہیں رکنا۔ علیحدہ علیحدہ رہیں گے اور یہاں چونکہ ہم نے کوئی اقدام نہیں کرنا اس لئے اسلحہ کار میں ہی رہے گا''...... جوزف نے کہا تو مورین اور ڈوچے دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایئرپورٹ پہنچ گئے۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ تینوں نیچے اترے۔ جوزف نے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیا اور پھر وہ تینوں علیحدہ علیحدہ چلتے ہوئے پسنجر لاؤنج میں جا کر کھڑے ہو گئے۔ تینوں نے اپنے اپنے طور پر سرکٹ کی مدد سے فلائٹس کی آمدورفت کے بارے میں اطلاع دینے والے بورڈ کو دیکھا تو وہ چونک پڑے کیونکہ فلائٹ پہنچنے ہی والی تھی۔ مورین اور ڈوچے علیحدہ تھیں جبکہ جوزف دوسری طرف کھڑا تھا۔ پھر فلائٹ کی آمد کی اطلاع دی گئی اور اس کے ساتھ ہی پورے ایئرپورٹ پر گہما گہمی میں تیزی آ گئی۔ جوزف وہاں موجود تھا جہاں سے پسنجر روم میں داخل ہوتے تھے جبکہ مورین اور ڈوچے دونوں پسنجر لاؤنج کے بیرونی گوشے کے سامنے کھڑی تھیں۔ ان کی نظریں ہر فرد پر جمی

هوئی تھیں کیونکہ انہوں نے اب تک عمران کا اصل چہرہ نہیں دیکھا تھا البتہ جوزف نے عمران کا اصلی چہرہ دیکھا ہوا تھا۔ اس لئے وہ گیٹ کے قریب کھڑا تھا تاکہ جب عمران اور اس کے ساتھی باہر آئیں تو وہ اشارہ کر کے انہیں بتا سکے کہ ان میں عمران کون ہے۔ تھوڑی دیر بعد مسافروں نے پبلک لاؤنج میں پہنچنا شروع کر دیا تو جوزف اور اس کے ساتھی الرٹ ہو گئے۔ جوزف کی نظریں گیٹ پر جیسے فکس ہو کر رہ گئی تھیں اور پھر ایک گروپ کو اندر آتے دیکھ کر اس نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص شارہ کیا تو سامنے کونے میں موجود مورین اور ڈوچے دونوں کی نظریں اس گروپ پر جم گئیں۔ یہ چھ افراد تھے جن میں چار مرد اور دو عورتیں تھیں اور یہ چھ کے چھ یورپی تھے۔ جوزف نے جس آدمی کی طرف اشارہ کیا تھا وہ سامنے موجود تھا اور یقیناً اشارے کے مطابق یہ عمران ہی تھا۔ ایک لمحے کے لئے جوزف کو خیال آیا کہ یہیں عمران کو ڈھیر کر دے لیکن پھر اس نے اس کے ساتھیوں کے ردعمل سے بچنے کے لئے ارادہ ملتوی کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اس لئے جوزف نے جیب میں موجود سپیشل آلے کو آن کر دیا۔ اس آلے کی موجودگی میں کم از کم پچاس میٹر کے فاصلے پر ہونے والی بات چیت نہ صرف اس کے کانوں تک پہنچ جاتی تھی بلکہ ریکارڈ بھی ہو جاتی تھی۔ اس لئے اس آلے کی موجودگی میں قریب جا کر باتیں سننے کی ضرورت نہ رہتی تھی۔ عمران اور اس کے

ساتھی ٹیکسی سٹینڈ تک پہنچ چکے تھے اور جوزف وہاں سے کچھ فاصلے پر تھا۔ اسے عمران اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے درمیان ہونے والی بات چیت سے پتہ چلا کہ عمران نے دو ٹیکسیاں ایور گرین ٹاؤن کے لئے بک کی ہیں اور عمران کی اپنے ساتھیوں سے بات چیت سے اسے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ پروفیسر شاربی کی بیوہ سے ملنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس نے ان کے پیچھے جانے کا اس لئے فیصلہ کر لیا کہ پروفیسر شاربی کی رہائش گاہ ان کے لئے آسان ٹارگٹ ثابت ہو گی کیونکہ وہاں کسی قسم کی مزاحمت یا سائنسی آلات کی تنصیب کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے جانے کے بعد جوزف نے مورین اور ڈوچے کو اشارے سے پارکنگ میں بلایا اور خود بھی وہاں پہنچ گیا۔

''آؤ چلیں''...... جوزف نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے مورین اور ڈوچے سے کہا تو مورین، کار کی سائیڈ سیٹ پر اور ڈوچے پہلے کی طرح عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

''وہ تو نکل گئے اور تم اطمینان سے یہاں پھر رہے ہو۔ انہیں کیسے تلاش کرو گے''...... مورین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میرے پاس وائڈ رینج وائس رسیور ہے''...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یوں کہو کہ ڈبلیو آر رسیور جیب میں رکھے پھر رہے ہو۔ ویری گڈ۔ تو کیا پتہ چلا کہ کہاں جا رہے ہیں وہ''...... مورین

نے پوچھا۔

''ایور گرین ٹاؤن میں پروفیسر شاربی کی بیوہ سے ملنے جا رہے ہیں''...... جوزف نے جواب دیا۔

''تو پھر اب تمہارا کیا پروگرام ہے''...... مورین نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ اس کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی جائے۔ یہاں کوئی مزاحمت نہ ہو گی اور ہم اطمینان سے انہیں ہلاک کر کے نکل جائیں گے اور کسی کو ہمارے بارے میں خیال تک نہ آئے گا''...... جوزف نے کہا تو مورین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اور جولیا، پروفیسر شاربی کے سٹڈی روم میں موجود تھے۔ جولیا ایک الماری کے خفیہ خانے کو کھول کر اس کی تلاشی لینے میں مصروف تھی لیکن وہاں بھی صرف کاغذات کے علاوہ کچھ نہ تھا جبکہ عمران کو الماری کے ہی ان خفیہ خانوں سے ایک اور ڈائری ملی تھی جس میں پروفیسر صاحب نے ماگا تہذیب کے بارے میں نوٹس لکھے ہوئے تھے۔

''عمران۔ میرا دم گھٹ رہا ہے۔ یہاں کیا ہوا''...... اچانک جولیا کی گھٹی گھٹی سی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ اسی لمحے اس کے ناک میں بھی نامانوس سی گیس ٹکرائی۔

''یہ کمرہ بند رہا ہے اس لئے یہاں گھٹن پیدا ہو گئی ہے''۔ عمران نے کہا لیکن اسی لمحے جولیا وہیں فرش پر گر گئی تو عمران نے سانس روک لیا۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ذہن میں بگولے سے ناچ رہے تھے لیکن آخر کار وہ اپنے ذہن کو کنٹرول کرنے میں

کامیاب ہو گیا اور ایسا جولیا کی وجہ سے ہوا تھا۔ اگر جولیا سٹڈی
روم میں موجود نہ ہوتی تو عمران جو اپنے کام میں مصروف تھا اسے
سنبھلنے کا موقع نہ مل سکتا تھا اور وہ لازماً بے ہوش ہو جاتا۔ چند لمحوں
بعد جب اس کے ذہن پر پڑنے والا دباؤ کم ہونا شروع ہو گیا تو
اس نے آہستہ سے سانس لینا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ
پوری طرح سانس لینے کے قابل ہو گیا۔ اس نے ہاتھوں میں موجود
ڈائری کو جیب میں رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ ڈرائنگ روم میں
پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ وہاں اس کے دوسرے
ساتھی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھے۔ ایک اور کمرے میں
پروفیسر صاحب کی بیوہ اور ان کا ایک ملازم دونوں بے ہوش پڑے
ہوئے تھے۔ اسی لمحے دور سے عمران کے کانوں میں ہلکی سی آواز
پڑی تو وہ چوکنا ہو گیا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے مشین
پسٹل نکالا تو اسے ایک خیال آ گیا۔ اس نے مشین پسٹل واپس
جیب میں رکھا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب میں موجود ایمرجنسی
گیس پسٹل نکال لیا۔ یہ قلم کی صورت اور سائز کا ایمرجنسی گیس
پسٹل تھا اور چھوٹے ایریئے میں کام کرتا تھا لیکن پھر بہرحال اس
کی اتنی رینج ضرور تھی کہ پروفیسر کی کوٹھی کی رینج میں کام دکھا جاتا۔
عمران آگے بڑھ ہی رہا تھا کہ اسے ایک مرد اور عورت کی آوازیں
سنائی دیں۔ یہ آوازیں باہر سے آ رہی تھیں۔ عمران آگے بڑھا اور
پھر وہ ایک برآمدے کی اوٹ میں رک گیا۔ سامنے دو لڑکیاں اور

ایک مرد اکٹھے کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ چند لمحوں بعد عمران کو
معلوم ہو گیا کہ یہ تینوں اس کے یعنی عمران کے پیچھے آئے ہیں اور
عمران کو ختم کرنا ان کا مشن ہے۔ عمران نے گیس پسٹل کا رخ ان
کی طرف کر کے خود سانس روک لیا اور قلم نما گیس پسٹل کے آخری
حصے کو انگوٹھے سے پریس کر دیا۔ عمران کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا لگا
اور ایک چھوٹا سا کیپسول ان تینوں کے قدموں میں جا گرا اور
دوسرے لمحے وہ تینوں ہلکی سی آواز میں چیختے ہوئے وہیں زمین پر
ڈھیر ہو گئے جبکہ عمران نے سانس روک لیا تھا۔ پھر اس نے کچھ دیر
بعد سانس لینا شروع کر دیا۔ وہ واپس ڈرائنگ روم میں گیا۔ وہاں
سوائے جولیا کے سب ساتھی موجود تھے۔ عمران کے پاس قلم سے
بے ہوش کرنے والی گیس کا اینٹی اس قلم میں ہی موجود تھا۔ اس
نے باری باری قلم کا رخ بیہوش پڑے اپنے ساتھیوں کی ناک سے
لگا کر قلم کو پریس کرنا شروع کر دیا اور ایک ایک بار ایسا کرنے کے
بعد اس نے قلم جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد اس کے سارے
ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آتے چلے گئے۔

''یہ۔ یہ کیا ہوا ہے عمران صاحب۔ یہ ہم اچانک بے ہوش
کیسے ہو گئے''...... تقریباً سب نے ہی ہوش میں آتے ہوئے ایک
ہی سوال کیا تھا۔

''صفدر۔ تم ساتھیوں کو لے کر باہر بے ہوش پڑے ہوئے تین
افراد ایک مرد اور دو عورتوں کو اٹھا کر اندر لے آؤ اور کرسیوں پر بٹھا

کر رسیوں سے باندھ دو۔ میں جولیا کو ہوش میں لا کر یہاں پہنچا دیتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ تینوں کون ہیں جنہوں نے یہاں ہم پر وار کیا ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جو کچھ میں نے سنا ہے وہ اتنا ہی ہے کہ وہ مجھے یعنی عمران کو ہلاک کرنا چاہتے تھے۔ اب یہ خود بتائیں گے کہ کیا معاملات ہیں''...... عمران نے کہا۔

''وہ پروفیسر صاحب کی بیگم اور ان کے ملازمین۔ ان کا کیا ہوا''...... صفدر نے پوچھا۔

''وہ بے ہوش پڑے ہیں پڑے رہیں۔ پہلے ہم ان تینوں سے معلومات حاصل کر لیں پھر دیکھیں گے کہ کیا کرنا ہے. اور کیا نہیں''...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر پروفیسر صاحب کے سٹڈی روم کی طرف بڑھ گیا۔ اسے دراصل یہ پریشانی تھی کہ ان تینوں حملہ آوروں کے اور ساتھی باہر موجود نہ ہوں اور زیادہ وقت گزر جانے پر وہ اندر حملہ نہ کر دیں لیکن جولیا کو ہوش میں لانا بھی ضروری تھا۔ اس نے جولیا کی ناک کی طرف قلم کا سامنے کا رخ کیا اور پچھلے حصے کو پریس کر دیا اور پھر قلم کو واپس جیب میں رکھ لیا۔ چند لمحوں بعد ہی جولیا کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے۔

''ہوش میں آؤ جولیا۔ وقت نازک ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں پھر وہ تیزی سے اٹھ کھڑی

ہوئی۔

''کیا ہوا ہے۔ میں بے ہوش کیوں ہو گئی تھی۔ کیا ہوا ہے''۔ جولیا نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار پوچھا تو عمران نے اسے ان تینوں افراد کے بارے میں بتایا جو اندر آ چکے تھے اور عمران نے اپنے مخصوص ایمرجنسی گیس پسٹل سے انہیں بے ہوش کر دیا تھا۔

''لیکن یہ ہیں کون اور کیوں آئے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''یہی تو ان سے معلوم کرنا ہے کہ یہ پروفیسر صاحب کی وجہ سے یہاں آئے ہیں یا ہمارے تعاقب میں آئے ہیں''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ڈرائینگ روم میں پہنچے تو وہاں ان تینوں حملہ آوروں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا گیا تھا۔

''یہ لوگ تربیت یافتہ بھی ہو سکتے ہیں اس لئے گانٹھیں سپیشل باندھنا تھیں''...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں نے گارنش گانٹھیں لگا دی ہیں''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

''اب تم کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر عقبی طرف سے باہر جاؤ جہاں سے یہ لوگ اندر داخل ہوئے ہیں اور چیک کرو کہ ان کے ساتھی تو باہر نہیں ہیں۔ خاص طور پر پارکنگ چیک کرو۔ میں ان سے پوچھ گچھ کرتا ہوں''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

''تنویر۔ تم صالحہ کے ساتھ اس انداز میں ڈیوٹی دو کہ باہر سے اگر کوئی حملہ ہو تو تم اسے بروقت سنبھال سکو''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آؤ صالحہ''...... تنویر نے کہا اور پھر وہ بھی صالحہ کے ساتھ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے اٹھ کر اس مرد کی ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ کر انہیں بند کر دیا تو چند لمحوں بعد ہی اس مرد کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ گیا۔

''اب اس کی ساتھیوں کو تم ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے جولیا سے کہا۔

''کیا ضرورت ہے انہیں ہوش میں لانے کی۔ یہ ان کا مرد ساتھی ہی سب کچھ بتا دے گا''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بعض اوقات خواتین منہ سے ایسے الفاظ نہ چاہتے ہوئے بھی نکال دیتی ہیں جن سے بڑے بڑے مسئلے حل ہو جاتے ہیں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم خواہ مخواہ خواتین پر الزام لگا رہے ہو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن ساتھ ہی وہ اٹھی اور اس نے پہلے ایک لڑکی اور پھر دوسری لڑکی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کیا اور پھر حرکت کے آثار نمودار ہونے پر اس نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آ کر عمران کے ساتھ موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔ عمران کی نظریں مرد کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ اس طرح غور سے اس مرد کو دیکھ رہا تھا

جیسے آج سے پہلے اس نے انسان کو نہ دیکھا ہو لیکن ساتھ بیٹھی جولیا سمجھ گئی تھی کہ عمران اس مرد کے ذہن میں موجود تمام معاملات خیالات اور واقعات آئی ٹی ای کی مدد سے معلوم کر رہا ہے۔ شاید اس لئے وہ ایسا کر رہا تھا کہ وقت کم سے کم خرچ ہو۔ ادھر مرد کی نظریں بھی اب سامنے بیٹھے ہوئے عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ کچھ دیر تک دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے۔ نہ عمران کی پلکیں جھپک رہی تھیں اور نہ ہی اس بندھے ہوئے مرد کی اور پھر جیسے ہی وہ دونوں عورتیں جو اس مرد کی ساتھی تھیں اور کرسیوں پر بندھی ہوئی بیٹھی تھیں ہوش میں آئیں تو عمران نے ایک جھٹکے سے اپنا چہرہ موڑا اور پھر چند لمحوں بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''میں ابھی آ رہا ہوں جولیا''...... عمران نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

جوزف اپنی ساتھیوں مورین اور ڈوچے کے ساتھ عمران کے
تعاقب میں ایورگرین ٹاؤن پہنچ گیا۔ اسے حیرت اس بات کی تھی
کہ یہ کوٹھی ماہر آثار قدیمہ پروفیسر شاربی کی تھی۔ اس ماہر آثار قدیمہ
کو لوسانیا حکومت کے تحت بلیک اسٹون کے سپر ایجنٹوں نے ہلاک
کیا تھا۔ ان کی ہلاکت اس تشدد کے باعث ہوئی تھی جو خزانے کا
پتہ معلوم کرنے کے لئے آسکر اور ڈیمی نے پروفیسر شاربی پر کیا تھا
لیکن انہیں خزانے کا علم نہ ہوسکا اور پروفیسر شاربی بھی ہلاک ہوگیا
تو پھر یہ کام بلیک اسٹون نے پاکیشیائی سفارت کار کے ساتھ دوہرایا
گیا اور وہاں بھی یہی نتیجہ نکلا کہ سفارت کار تشدد کی بنا پر ہلاک
ہوگیا۔ اس کا انتقام لینے کیلئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس لوسانیا
پہنچی اور اس نے وہاں پہلے بلیک اسٹون کے سپر ایجنٹس آسکر اور
ڈیمی کو ہلاک کیا پھر ان کے چیف اسکاٹ اور اس کے ہیڈکوارٹر
سمیت سپر چیف لارڈ ہنٹر اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا

اور اب عمران اور اس کے ساتھی پالینڈ پہنچ کر ایئرپورٹ سے
سیدھے پروفیسر شاربی کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے تھے اور ان کا
تعاقب پالینڈ کی ایجنسی بلیک ایگل کے سپر گروپ جوزف، مورین
اور ڈوچے نے کیا۔ ان کا عمران کو فوری ہلاک کرنے کا ارادہ تھا۔
ان کے چیف کے مطابق پالینڈ حکومت دراصل خفیہ طور پر آئر لینڈ
کی قیمتی کیمیائی دھاتی عناصر چرانے کی کوشش کر رہی ہیں اور عمران
وہاں چکر لگاتا تو لامحالہ سائنسدان ہونے کی وجہ سے اسے معلوم ہو
جاتا اور پھر آئر لینڈ، پالینڈ کے درمیان تعلقات کو شدید ضرب
پہنچتی۔ اس لئے وہ عمران کا وہاں جانے سے پہلے خاتمہ کرنا چاہتے
تھے۔ یہ کوٹھی پروفیسر شاربی کی تھی۔ اس لئے جوزف سمجھتا تھا کہ
یہاں نہ کوئی باقاعدہ سیکورٹی گارڈ ہوگا اور نہ ہی کوئی سائنسی آلات
نصب ہوں گے۔ اس لئے اس نے فوری طور پر اندر گیس فائر کر
کے اندر موجود تمام افراد کو پہلے بے ہوش کرنے اور پھر انہیں ہلاک
کرنے کا پلان بنایا۔ چنانچہ اس نے کار کی فرنٹ سیٹ کے نیچے
موجود باکس کھول کر اس میں سے زود اثر بے ہوش کرنے والی
گیس کا پسٹل نکالا اور اسے جیب میں رکھ کر اس نے ایک مشین
پسٹل بھی اٹھا کر جیب میں ڈال لیا۔ اس کے ساتھ ہی باکس سے
اس نے ماسک میک اپ نکالے۔ وہ اس تمام کارروائی کے دوران
اپنے اصل چہرے سامنے نہ لانا چاہتے تھے۔ اس لئے ان تینوں
نے ماسک میک اپ کئے۔ اب ان کے چہروں کے نقوش اور

بالوں کے رنگ اور انداز بھی تبدیل ہو گئے تھے۔ پھر وہ تینوں پارکنگ سے نکل کر سائیڈ روڈ پر آ گئے۔ انہوں نے پہلے چیک کر لیا تھا کہ عقبی طرف سے آسانی سے اندر داخل ہوا جا سکتا تھا۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ جوزف نے گیس پسٹل نکال کر اس کا رخ پروفیسر شاربی کی کوٹھی کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ پسٹل میں سے ایک نیلے رنگ کا کیپسول نکل کر دیوار کے پیچھے غائب ہو گیا تو جوزف نے دوسرا کیپسول فائر کر دیا اور پھر گیس پسٹل کو واپس جیب میں ڈال کر وہ ایک ایک کر کے عقبی دیوار کے قریب موجود کوڑا کرکٹ کے ڈرموں پر چڑھ کر کوٹھی کے اندر کود گئے۔ عقبی دیوار زیادہ اونچی نہ تھی اس لئے انہیں اندر اترنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی تھی۔ پھر وہ تینوں سائیڈوں سے ہوتے ہوئے فرنٹ کی طرف پہنچ گئے۔ کوٹھی پر خاموشی طاری تھی۔

''اس کا مطلب ہے کہ سب بے ہوش ہو گئے ہیں۔ عمران کو تلاش کرو تاکہ اس کا فوری خاتمہ کیا جا سکے''...... جوزف نے اونچی آواز میں کہا کیونکہ اس کوٹھی میں سوائے مورین اور ڈوچے کے اور کوئی سننے والا ہی نہ تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمارت تک پہنچتے اچانک جوزف کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنا شروع ہو گیا۔ اس کے کانوں میں مورین اور ڈوچے کی آوازیں بھی پڑیں لیکن پھر خاموشی طاری ہو گئی اور جوزف کا گھومتا ہوا ذہن گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا لیکن پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں بجلی کی لہر چمکتی

ہے اس طرح جوزف کے ذہن میں بھی دھماکہ ہوا اور روشنی کی لہریں دماغ میں پھیلنے لگ گئیں۔ کچھ دیر بعد جوزف کا شعور جاگا تو اس نے حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھا۔ یہ ایک کمرہ تھا جو ڈرائینگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ اس نے دائیں بائیں دیکھا تو ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ اس کی بائیں سائیڈ پر مورین اور اس کے آگے ڈوچے رسیوں سے بندھی ہوئی بیٹھی تھیں۔ جوزف کے ذہن میں یہ دیکھ کر دھماکے سے ہونے لگے تھے۔ سامنے جو عورت اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھی یہ عمران کے گروپ میں موجود دو عورتوں میں سے ایک تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ جوزف اور اس کی ساتھی پروفیسر شاربی کی رہائش گاہ میں ہی ہیں۔ اندر تو وہ خود داخل ہوئے تھے لیکن پوری کوٹھی پر خاموشی طاری تھی کیونکہ جوزف نے اندر گیس فائر کی تھی لیکن اچانک ان پر گیس کا اٹیک ہوا اور اب وہ ہوش میں آئے ہیں تو وہ کرسیوں پر بندھے ہوئے بیٹھے ہیں۔

''یہ سب کیا ہے۔ تم کون ہو''...... جوزف نے سامنے بیٹھی عورت سے کہا تو وہ بے اختیار ہنس پڑی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے جوزف نے بچوں جیسی بات کی ہو۔

''تم ہنس کیوں رہی ہو۔ ہمیں بتاؤ کہ تم کون ہو اور ہمیں کرسیوں پر رسیوں سے کیوں باندھا گیا ہے''...... جوزف نے

قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہارا تعلق کس ملک سے ہے اور اس کی کس تنظیم سے ہے“...... اس عورت نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ہم سیاح ہیں۔ ایور گرین ٹاؤن سے گزر رہے تھے کہ اچانک بے ہوش ہو گئے اور اب ہوش آیا ہے تو ہم اس حالت میں یہاں موجود ہیں“...... جوزف نے جواب دیا جبکہ اس کی ساتھی عورتیں بھی اب ہوش میں آ چکی تھی لیکن وہ دونوں خاموش تھیں۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، عمران کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمایاں تھی۔ وہ اپنی ساتھی عورت کے ساتھ موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

”پہلے میں اپنا تعارف کرا دوں تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ میں کون ہوں۔ میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے اور میں تمہارا تعارف کرا دوں“۔ عمران نے کہا تو جوزف، مورین اور ڈوچے تینوں بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ ان کا ٹکراؤ پہلی بار عمران اور اس کے ساتھیوں سے ہو رہا تھا۔ پھر وہ ان کے بارے میں کیسے جان سکتا تھا۔

”تمہارا نام جوزف ہے اور تم پالینڈ کی سرکاری ایجنسی بلیک ایگل کے سپر گروپ کے ایجنٹ ہو۔ تمہاری ساتھی عورتوں کے نام مورین اور ڈوچے ہے اور تمہیں تمہارے چیف نے حکم دیا ہے کہ علی عمران کو ہلاک کر دیا جائے تاکہ اس چوری کا آئر لینڈ والوں کو پتہ

نہ چل سکے جو پالینڈ کی حکومت کر رہی ہے اور میں تمہارا ٹارگٹ اس لئے تھا کہ صرف میں ہی سائنس دان ہوں اور میں اس چوری کی اطلاع آئر لینڈ والوں کو دے سکتا ہوں۔ چنانچہ تم نے یہاں ایئر پورٹ پر ہمیں مارک کیا اور پھر ہمارا تعاقب کرتے ہوئے یہاں ایور گرین ٹاؤن آ گئے۔ تم نے یہیں واردات کرنے کا فیصلہ کیا اور کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی۔ پھر عقبی دیوار پھلانگ کر اندر آ گئے۔ یہاں کوٹھی پر خاموشی طاری تھی اس لئے تم مطمئن ہو گئے کہ سب بے ہوش پڑے ہیں لیکن میں اپنی اس ساتھی جولیا کے ساتھ اندر تلاشی لے رہا تھا کہ تمہاری گیس کی بو ہم نے چیک کر لی تو میں نے سانس روک کر اپنے آپ کو اس گیس سے بے ہوش ہونے سے بچا لیا۔ پھر میں باہر آیا تو وہاں تم تینوں موجود تھے۔ میں نے وہاں گیس فائر کر کے تم تینوں کو بے ہوش کر دیا اور پھر اندر لا کر تمہیں کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا۔ اب تم بتاؤ کہ تم تینوں کو کس انداز میں موت چاہئے۔ گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے یا گردنیں توڑ دی جائیں“...... عمران نے کہا۔

”یہ سب غلط ہے۔ ہم نے اگر تمہیں ہلاک کرنا ہوتا تو یہ کام بڑی آسانی سے ایئر پورٹ پر ہی کر دیتے“...... جوزف نے کہا۔

”اور پکڑے جاتے یا نشاندہی ہو جاتی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بلیک ایگل کو اسی طرح تباہ کر دیتی جس طرح بلیک اسٹون کو کیا گیا

ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں لیکن تمہیں ہمارے ناموں اور ہمارے مقاصد کے بارے میں یہ سب کیسے معلوم ہوا ہے۔ تمہارا ہمارا ٹکراؤ تو پہلی بار یہاں ہو رہا ہے۔ پھر"...... جوزف نے کہا۔

"میں ایک علم جانتا ہوں جس کا نام آئی ٹی ای ہے۔ مطلب ہے کہ آئیڈیاز ٹرانسفر بائی آئیز۔ یعنی آنکھوں کے ذریعے ایک دوسرے کے ذہن سے تمام آئیڈیاز حاصل کر لینا۔ میں نے تمہارے ہوش میں آتے ہی تمہارے ذہن سے تمام معلومات حاصل کر لیں۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ تمہاری ٹھوڑی کی ساخت اور شیپ اس انداز کی ہے کہ علم قیافہ شناسی میں ایسے آدمی بے حد ضدی بلکہ احمقانہ حد تک ضدی آدمی سمجھا جاتا ہے۔ تم مر تو جاؤ گے لیکن ضد پر آ گئے تو کچھ نہیں بتاؤ گے اور موت قبول کر لو گے اس لئے میں نے تمہیں پوری طرح ہوش میں آنے سے پہلے آئی ٹی ای کے عمل سے تمہارے ذہن میں موجود تمام معلومات اور خیالات وصول کر لئے۔ اس لئے اب تم سے کوئی بات معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ تم اپنے چیف کا فون نمبر دینا چاہو تو دے دو تاکہ میں اس سے بات کر کے اسے سمجھاؤں کہ فضول قسم کی باتیں سوچ کر اس طرح احمقانہ انداز میں اپنی ایجنسی کو اس میں جھونک دینا سراسر حماقت ہے اور اگر تم نہ بتاؤ گے تو ہم تمہاری ساتھی خواتین سے پوچھ لیں گے اور اگر وہ بھی نہ بتائیں گی تو پھر آئی ٹی

ای کا دوبارہ عمل کیا جائے گا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس عمل کے دوران بے حد دباؤ انسانی ذہن پر پڑتا ہے اس لئے تمہارا ذہن ختم ہو سکتا ہے۔ تم مکمل طور پر پاگل ہو سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"چھوڑو۔ کیوں وقت ضائع کر رہے ہو۔ خود ہی انہیں ضدی کہہ رہے ہو اور خود ہی اس سے پوچھ رہے ہو۔ انہیں گولی مارو اور لاشیں اٹھا کر یہاں سے روانہ ہو جاتے ہیں۔ راستے میں کہیں پھینک دیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"میں ان کے چیف سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ چلو میں خود ہی نمبر معلوم کر لیتا ہوں۔ یہ کون سا مشکل کام ہے"...... عمران نے کہا اور پھر میز پر موجود فون کا رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے آئر لینڈ کا رابطہ نمبر اور دارالحکومت کا رابطہ نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آپریٹر نے دونوں نمبرز بتا دیئے تو عمران نے کریڈل دبا کر کال کاٹی اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... اس بار بھی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بلیک ایگل کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھے

ہوئے جوزف اور اس کی ساتھی لڑکیاں تینوں چونک پڑے۔ ان
کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران ان کے
چونکنے پر بے اختیار مسکرا دیا۔ دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو
عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے شاید لاؤڈر کا بٹن بھی
پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سب کو
سنائی دے رہی تھی۔

”بلیک ایگل کلب“...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

”جوہن سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس
سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ جوہن بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔

”تمہاری فون سیکرٹری نے شاید میرا تعارف نہیں کرایا۔ میں علی
عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“۔ عمران
نے کہا۔

”تم۔ تم عمران۔ تم نے یہ نمبر کہاں سے حاصل کر لیا“۔ دوسری
طرف سے جوہن نے واقعی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

”تمہاری ایجنسی بلیک ایگل کے سپر ایجنٹس جوزف، مورین اور

ڈوچے میرے سامنے بندھے ہوئے بیٹھے ہیں۔ میں نے جوزف کی
ٹھوڑی دیکھ کر سمجھ لیا تھا کہ یہ بے حد ضدی آدمی ہے اس لئے اس
نے اپنی جان تو دے دینی ہے لیکن اپنی مرضی کے خلاف کچھ نہیں
بتائے گا۔ اس کی ساتھی عورتوں پر میں تشدد کرنا نہیں چاہتا تھا اس
لئے میں نے جوزف کے ہوش میں آتے ہی اس کے ذہن سے
اپنے مطلب کی تمام معلومات اور خیالات اپنے ذہن میں ٹرانسفر کر
لئے۔ تم نے انہیں میری موت کا ٹاسک دیا تھا۔ اس لئے کہ
تمہارے خیال میں تمہارا ملک آئر لینڈ کی سرزمین کی نچلی تہہ میں
موجود ان چٹانوں میں کیمیائی دھاتی ذرات کو چوری کر رہا ہے اور
میں چونکہ سائنس دان ہوں اس لئے مجھے معلوم ہو جائے گا اور میں
اس کی اطلاع آئر لینڈ حکومت کو دے دوں گا۔ اس طرح تم مزید
یہ چوری نہ کر سکو گے۔ یہی بات ہے نا تمہارے ذہن میں“۔ عمران
نے کہا۔

”تم درست کہہ رہے ہو لیکن مجھے یقین تھا کہ تم اپنا مشن جو
بلیک اسٹون کے خلاف مکمل کر کے فوراً واپس پاکیشیا چلے جاؤ گے۔
اس طرح میرے ایجنٹ بھی بچ جائیں گے اور میں بھی۔ کیونکہ
چیف سیکرٹری سر جیمز ان کیمیائی ذرات کے حصول کے لئے پاگل ہو
رہے ہیں۔ میں نے پہلے انہیں سمجھانے کی کوشش کی تھی لیکن انہوں
نے مجھے بھی ایجنسی سے ہٹا کر جیل میں ڈالنے کی دھمکی دے دی
تھی۔ اس لئے مجبوراً مجھے یہ ٹاسک جوزف اور اس کی ساتھیوں کو

دینا پڑا۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم چاہو تو ہمیں سزا دے دو، چاہو تو نہ دو۔ اصل بات یہی ہے جو میں نے تمہیں بتائی ہے۔ تم بے شک چیف سیکرٹری سے معلوم کر لو“...... دوسری طرف سے جوہن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے تم پر یقین ہے کہ تم درست کہہ رہے ہو کیونکہ جتنا میں تمہیں جانتا ہوں اتنا تمہاری بیوی میکال بھی تمہیں نہیں جانتی ہو گی“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جوہن بے اختیار ہنس پڑا۔

”اگر تم نے مجھے فون کرنے کی بجائے براہ راست اسے فون کر دیا ہوتا تو اب تک وہ مجھ پر طلاق کا دعویٰ کر چکی ہوتی۔ وہ ہمیشہ یہی کہتی اور سمجھتی ہے کہ عمران غلط بات کر ہی نہیں سکتا“...... جوہن نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”او کے۔ ویسے اپنی حکومت کو یہ سمجھا دو کہ دوسروں کے وسائل چوری کرنے کی بجائے اپنے ملک کے وسائل تلاش کریں۔ چوروں کو آج تک کسی نے بھی خوش و خرم نہیں دیکھا۔ یہ ناممکن ہے کہ برائی کا انجام اچھائی ہو۔ برائی کا انجام بُرا ہی ہوتا ہے اور میں تمہارے آدمیوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں لیکن اگر انہوں نے دوبارہ میرے یا میرے ساتھیوں کے خلاف کوئی کارروائی کی تو پھر اس کے ذمہ دار بھی یہ خود ہی ہوں گے۔ گڈ بائی“...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ جوزف، مورین اور ڈوچے تینوں مجسموں کی طرح

ساکت بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے اٹھ کر جوزف کی طرف قدم بڑھایا اور پھر اس کے عقب میں جا کر رسی کی گانٹھیں کھول دیں۔

”جولیا۔ ان دونوں کی گانٹھیں کھول دو“...... عمران نے مورین اور ڈوچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”ان کے ساتھی کو تم نے آزاد کر دیا ہے۔ وہ خود ہی ان کی رسیاں کھول دے گا“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ مخصوص گانٹھیں ہیں اس سے نہ کھل سکیں گی“...... عمران نے کہا تو جولیا اٹھ کھڑی ہوئی اور عمران مڑ کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ماگا آثار قدیمہ کو گھوم پھر کر دیکھنے اور خصوصی سپاٹس کی فوٹو گرافی کرنے کے بعد اب حکومت آئر لینڈ کے مہمان کے طور پر ماگا میں بنے ہوئے ریسٹ ہاؤس کے ایک کمرے میں موجود تھا اور ماگا آثار قدیمہ پر ہی بات ہو رہی تھی۔ اس گفتگو کا بنیادی نکتہ یہ تھا کہ پانچ چھ ہزار سال قبل بھی اس دنیا میں رہنے والے کتنی مہذب زندگی گزار رہے تھے۔

''اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔ واپسی کا بگل کب بجایا جائے گا''...... صفدر نے کہا۔

''بس ماگا کے آثار قدیمہ دیکھنے تھے۔ وہ دیکھ لئے ہیں اب یہاں رہ کر مزید کیا کرنا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے ماگا خزانے کے بارے میں کیا سوچا ہے جس کے لئے پروفیسر شاربی کو ہلاک کیا گیا اور ہمارے سفارت کار کے ساتھ بدترین سلوک کیا گیا''...... کیپٹن شکیل نے کہا

تو سب چونک پڑے۔

''یہ مدفون خزانے اور ان کو تلاش کرنا تو اس دور کی بات ہے جب الف لیلیٰ جیسی کہانیاں لکھی جاتی تھیں۔ موجودہ ترقی یافتہ دور میں کوئی اپنا وقت نہیں ضائع کر سکتا''...... جولیا نے کہا۔

''ویسے عمران صاحب چاہیں تو خزانہ تلاش کر سکتے ہیں''۔ صالحہ نے کہا۔

''وہ کیسے''...... سب نے چونک کر کہا۔

''خزانے کا مطلب صرف اشرفیاں اور سونے چاندی کے ڈھیر ہی نہیں ہوتا بلکہ اس سے ماورا بھی خزانے موجود ہیں''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب شاید جولیا سے ہے''...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

''صالحہ۔ فضول باتیں نہ کیا کرو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

''عمران صاحب۔ کیا واقعی اس جدید دور میں بھی حکومتیں مدفون خزانوں کی بات کو درست سمجھ سکتی ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیوں نہیں سمجھ سکتیں۔ آثار قدیمہ ہم نے دیکھے ہیں ہو سکتا ہے کہ واقعی کوئی بڑا خزانہ یہ سوچ کر مدفون کیا گیا ہو کہ جب برا وقت آئے گا تو اسے نکال کر استعمال میں لایا جائے گا''...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر تو سب سے پہلے سلیمانی خزانہ تلاش کرنا چاہئے۔ حضرت سلیمان کا خزانہ یقیناً بہت بڑا خزانہ تھا''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب ہنس پڑے۔

''اپنے سلیمان تک یہ خبر نہ پہنچا دینا ورنہ وہ واقعی خزانہ تلاش کرنے چل پڑے گا''...... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ اسی لمحے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب اس لئے چونک پڑے کہ یہاں سے کوئی فون کیا ہی نہ تھا۔ پھر یہاں کس کا فون آ گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ میں پاکیشیا سے پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ سر سلطان بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کیجئے''...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے سر سلطان کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

''کتنی بار دست بستہ عرض کیا ہے کہ سلطان بولا نہیں کرتے فرمان شاہی صادر فرمایا کرتے ہیں''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''سنجیدگی سے میری بات سنو۔ تمہیں آئر لینڈ کے چیف سیکرٹری

سر والڈ نے پیغام بھجوایا تھا کہ تم ان سے ملاقات کرو لیکن تم نے انہیں ٹال دیا۔ کیوں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ پاکیشیا اور آئر لینڈ کے درمیان کتنے ایسے معاہدے ہیں جن کی وجہ سے پاکیشیا ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہونے کے لئے تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے''...... سر سلطان نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے انکار تو نہیں کیا البتہ انہیں صرف اتنا عرض کیا تھا کہ میں پہلے ماگا آثار قدیمہ کو اپنے طور پر گھوم پھر کر دیکھ لوں بعد میں آپ سے بھی ملاقات ہو جائے گی اور ابھی تو میں نے پورے آثار قدیمہ دیکھے ہی نہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سنو عمران۔ یہ ملک پاکیشیا بے پناہ قربانیاں دے کر حاصل کیا گیا ہے اور اب بھی بے شمار ملک اور لوگ اس کی سلامتی کے خلاف کام کر رہے ہیں اور یہ تم جیسے محب وطن ہیں جو اپنی محنت سے کام کر کے اس ملک کو ترقی کی طرف لے جا رہے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم سر والڈ کو اب انکار نہیں کرو گے اور کوشش کر کے جلد ملاقات کرو گے تاکہ آئر لینڈ سے ہمارے تعلقات مزید بہتر ہو سکیں''...... سر سلطان نے کہا۔

''آپ کا فرمان سر آنکھوں پر۔ لیکن آپ نے نجانے میرے بارے میں آئر لینڈ کے چیف سیکرٹری کو کیا بتا دیا ہے کہ وہ یہ سمجھ رہے ہیں میں پانچ چھ ہزار سالوں سے زندہ چلا آ رہا ہوں اور خزانہ میں نے دفن کیا تھا اور اب مجھے ہی معلوم ہے کہ خزانہ کہاں

مدفن ہے۔ یہاں ڈاکٹر شاربی جیسے ماہر موجود رہے ہیں اور وہ باوجود کوشش کے اس خزانے کا پتہ نہیں چلا سکے تو میں جس نے آج زندگی میں پہلی بار ماگا آثار قدیمہ دیکھے ہیں، کیسے معلوم کر سکتا ہوں کہ خزانہ کہاں ہے''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرا پختہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تم پر خصوصی رحمت ہے۔ جب بھی تم کسی معاملے میں ہاتھ ڈالتے ہو تو ہمیں خود بخود اطمینان ہو جاتا ہے کہ تم کامیاب رہو گے۔ اس کے علاوہ تم جب بطور چیلنج کسی معاملے کو ہاتھ میں لیتے ہو تو کامیابی اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم سے تمہارے قدم چومتی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم اگر چاہو تو خزانے کو تلاش کر سکتے ہو''...... سر سلطان نے کہا۔

''یہ آپ کی محبت ہے سر سلطان کہ آپ میرے بارے میں ایسے خیالات رکھتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ اب آپ کی خاطر میں ماگا خزانہ تلاش کرنے کی کوشش کروں گا''...... عمران نے کہا۔

''اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ ویسے مجھے چیف سیکرٹری صاحب نے آفر کی ہے کہ وہ نصف خزانہ پاکیشیا کو دینے کے لئے تیار ہیں لیکن میں نے انہیں واشگاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ ہم اپنی محنت پر یقین رکھتے ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے آپ کی طرف سے تعریف کے الفاظ ہی خزانے جیسی اہمیت رکھتے ہیں''۔ سر سلطان نے کہا۔

''آپ نے درست کہا ہے۔ ویسے بھی دوسروں کے مال پر

نظریں رکھنے والا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ تمام خزانوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہماری سرزمین اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھاری خزانے اگل دے''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ میں نے ایک اہم میٹنگ اٹنڈ کرنی ہے۔ اللہ حافظ''۔ سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ آپ سے سب ہی بے پناہ توقعات رکھ لیتے ہیں۔ اگر خزانہ نہ ملا تو سر والڈ تو سر والڈ پاکیشیا کے سر سلطان جیسے آفیسر یہی سمجھیں گے کہ آپ نے دانستہ خزانہ تلاش نہیں کیا''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سر سلطان نے اس کا بندوبست کر دیا ہے۔ وہ بے حد سینئر اور تجربہ کار ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

''بندوبست کون سا''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''انہوں نے آئر لینڈ کے چیف سیکرٹری کی آدھے خزانے والی آفر خوبصورت انداز میں مسترد کر دی ہے اس لئے اب آئر لینڈ والے یہی سمجھیں گے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کوئی لالچ تو ہے نہیں۔ اس لئے خزانے کا نہ ملنا قدرتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے یہی سمجھیں کہ انہیں چونکہ

لالچ نہیں تھا اس لئے انہوں نے خزانہ تلاش کرنے کی سنجیدہ کوشش ہی نہیں کی''...... تنویر نے کہا۔

''ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن اس وقت جب خزانہ نہیں ملے گا اور اگر مل گیا تو پھر آئر لینڈ والے کیوں نہیں مانیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اگر یہ خزانہ سامنے پڑا ہوتا تو یہاں کے ماہرین کو لازماً مل چکا ہوتا''...... تنویر نے کہا۔

''بعض اوقات خزانہ سامنے ہوتا ہے لیکن تلاش کرنے والے کو نظر ہی نہیں آتا۔ وہ مشکل کام سمجھ کر آسان کام کو اہمیت ہی نہیں دیتا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اب آپ اس پر کیسے کام کریں گے''۔ صفدر نے کہا۔

''تم بتاؤ کیا کیا جائے''...... عمران نے سوال الٹا صفدر پر ڈال دیا۔

''مجھے تو نہیں معلوم کہ خزانے کہاں ہوتے ہیں اور کیسے تلاش کئے جاتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہم نے ماگا آثار قدیمہ دیکھ لئے ہیں اور میوزیم میں ان کے بارے میں پمفلٹ اور کتابیں بھی موجود ہیں۔ ایک کتاب میں ماگا تہذیب کا پھیلاؤ دس ہزار مربع میل ایریئے میں لکھا گیا ہے اور یہ جگہ جہاں ہم اس وقت موجود ہیں ماگا تہذیب کا مرکز تھی۔ اب

جس نے یا جنہوں نے خزانہ چھپایا ہو گا اس نے یہاں مرکز میں تو نہیں چھپایا ہو گا۔ یہاں تو ہر وقت لوگ آتے جاتے رہتے ہوں گے۔

لازمی بات ہے کہ طویل مشاورت کے بعد خزانے کو چھپانے کی جگہ تجویز کی گئی ہو گی اور پھر یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے باہر نکالنے کے لئے بھی کوئی خصوصی انتظامات کئے گئے ہوں تا کہ جب اس کی ضرورت ہو تو اسے آسانی سے واپس نکالا جا سکے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خزانے کے مدفون ہونے کی بات درست ہو لیکن اسے نکال لیا گیا ہو اور کسی کو معلوم نہ ہو سکا ہو۔ اس لئے خزانے کی تلاش تک ہی معاملات محدود رہیں اور اب سر سلطان جیسے عقلمند میری تعریف میں چند الفاظ کہہ کر آئر لینڈ کو اتنا بھاری اور تاریخی خزانہ دلا کر خاموش نہ بیٹھ جائیں گے بلکہ پاکیشیا کے مجموعی مفاد اور سلامتی کے لئے اس خزانے سے بھی زیادہ مفاد معاہدہ جات کی صورت میں حاصل کر لیں گے''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ سر سلطان جیسے آفیسر بھی کسی ملک کو شاذ ہی میسر آتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو بجائے انہیں ریٹائر کرنے کے ہر بار قومی اسمبلی ان کی مدت ملازمت میں توسیع کر دیتی ہے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''عمران صاحب۔ اب آپ خزانے کی تلاش کا کام کب شروع کریں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب چونک پڑے۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''میں آئر لینڈ کے چیف سیکرٹری سر والڈ کا فون سیکرٹری بول رہا ہوں۔ سر والڈ سے بات کیجئے''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ والڈ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''سر والڈ۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ میری سر سلطان سے بات چیت ہو چکی ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں پوری ایمانداری سے ماگا خزانے کو تلاش کرنے کی کوشش کروں گا۔ آپ میرے صرف دو کام کر دیجئے''...... عمران نے کہا۔

''آپ بتائیں کون سے کام ہیں''...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''ایک تو ماگا تہذیب پر کام کرنے والے ڈاکٹر جوزف جو بیمار

ہونے کی وجہ سے اپنے آبائی علاقے میں چلے گئے ہیں میں نے ان سے ملنا ہے۔ آپ کسی ایسے ڈرائیور کو ہماری طرف بھیج دیں جو ہمیں ان تک لے جائے اور دوسری بات یہ کہ آپ نے خزانے کی تلاش کے سلسلے میں کارمن سیٹلائٹ کے ذریعے ماگا تہذیب کے تمام علاقے کو چیک کرایا تھا اس کی تفصیلی رپورٹ مجھے چاہئے۔ بس۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا اور آپ کا خزانہ انشاء اللہ آپ کو مل جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''آپ کی دونوں باتیں پوری کرنے کے لئے میں خود آپ کے پاس آ رہا ہوں''...... سر والڈ نے جذباتی لہجے میں کہا۔

''آپ ناراض نہ ہوں۔ خزانہ ملنے کے بعد آپ سے لازمی ملاقات ہو گی۔ اب اگر آپ خود آ کر مجھ سے ملے تو وہ لوگ یا وہ ملک جو اس خزانے کے حصول کے لئے نکلے ہوئے ہیں سمجھ جائیں گے کہ ہم کن اقدامات کے ذریعے خزانہ تلاش کر رہے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اس سے آپ کو اور آپ کے ملک کو کوئی نقصان پہنچ جائے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ درست کہہ رہے ہیں۔ مجھے بھی رپورٹ ملی ہے کہ یورپی ملک آئس لینڈ اس خیال میں ہے کہ جیسے ہی خزانہ ٹریس ہو گا وہ ہم سے پہلے اسے اڑا لے جائے گا''...... سر والڈ نے کہا۔

''پھر آپ پلیز اس موقع پر خیال رکھیں''...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ آپ چھ افراد ہیں۔ میں ایک بڑی جیپ ڈرائیور سمیت بھجوا رہا ہوں۔ ڈرائیور آپ کو وہ بیگ بھی دے گا جس میں سیٹلائٹ کی رپورٹ موجود ہے"...... سر والڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے "اوکے" کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا۔

آئس لینڈ کی سرکاری ایجنسی ریڈ سٹار کی ایجنٹ ڈیسی اپنی ساتھی مارگریٹ کے ساتھ آئر لینڈ کے دارالحکومت کی رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھی۔ انہیں اس کوٹھی میں رہتے ہوئے کافی دن ہو گئے تھے اور انہوں نے آئر لینڈ کے چیف سیکرٹری سر والڈ کے عملے کی ایک خاتون جو ریکارڈ کیپر تھی، کو بھاری معاوضہ دے کر اپنی مخبر بنا لیا تھا۔ اس خاتون کا نام جیکولین تھا۔ جیکولین بے حد ذہین خاتون ثابت ہو رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ سر والڈ ماگا خزانے کی تلاش کے لئے بے چین ہیں لیکن پاکیشیائی ایجنٹ عمران نے جب سر والڈ سے ملاقات کرنے سے ہی صاف انکار کر دیا تو چیف سیکرٹری سمیت سب لوگ مایوس ہو گئے لیکن پھر پاکیشیا کے سیکرٹری خارجہ سر سلطان نے عمران کو رضامند کر لیا۔ اس وقت رہائش گاہ کے ایک کمرے میں ڈیسی اور مارگریٹ دونوں بیٹھی اسی سلسلے میں بات چیت کر رہی تھیں۔

’’عجیب چکر میں پھنس کر رہ گئی ہیں ہم ڈیسی۔ ہم خود کچھ نہیں کرسکتیں۔ جو کچھ کرنا ہے اس عمران نے ہی کرنا ہے اور وہ ویسے ہی سیر وساحت کرتا پھر رہا ہے۔ ہم نے اس سے ملاقات کی تاکہ اس سے دوستی کر کے آگے بڑھا جائے لیکن اس کا رویہ ایسے تھا کہ جیسے ہم حسین اور متناسب جسم رکھنے والی لڑکیوں کی بجائے کسی چھوت چھات پر مبنی بیماریاں ہوں‘‘...... مارگریٹ نے کہا تو ڈیسی بے اختیار ہنس پڑی۔

’’ابھی اسے ہم سے کوئی کام نہ تھا ورنہ وہ ہمیں اس انداز میں ٹریٹ کرتا جیسے مس ورلڈ ہم ہیں لیکن یہ ایوارڈ غلطی سے کسی اور کو الاٹ کر دیا گیا ہے‘‘...... ڈیسی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیسی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’یس۔ ڈیسی بول رہی ہوں‘‘...... ڈیسی نے کہا۔ وہ چونکہ یہاں کوئی جرم کرنے نہ آئی تھیں اس لئے وہ اپنے اصل ناموں سے ہی یہاں رہ رہی تھیں۔

’’جیکولین بول رہی ہوں‘‘...... دوسری طرف سے جیکولین کی آواز سنائی دی تو ڈیسی اور مارگریٹ دونوں چونک پڑیں۔

’’کیا ہوا جیکولین۔ آفس ٹائم میں ہی فون کر رہی ہو۔ کوئی خاص بات‘‘...... ڈیسی نے کہا۔

’’ہاں۔ آپ کو بتانا تھا کہ آپ کے کام کا آغاز کر دیا گیا

ہے‘‘...... جیکولین نے کہا تو دونوں بے اختیار اچھل پڑیں۔

’’کیا کہہ رہی ہو۔ کھل کر بات کرو‘‘...... ڈیسی نے کہا۔

’’میں نے تمہیں رپورٹ دی تھی کہ چیف سیکرٹری سر والڈ نے پاکیشیائی ایجنٹ عمران کو اپنے آفس کال کیا تھا لیکن اس نے آنے سے انکار کر دیا۔ پھر سر والڈ نے اس کی شکایت پاکیشیا کے سیکرٹری خارجہ سر سلطان سے کی کیونکہ سر سلطان پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج ہیں۔ انہوں نے خود فون پر عمران سے بات کی اور پھر سر والڈ کو بتایا کہ عمران خزانے کی تلاش پر کام کرنے کیلئے تیار ہو گیا ہے جس پر سر والڈ نے عمران کو کال کیا تو اس نے اپنی رضا مندی ظاہر دے دی لیکن ساتھ ہی اس نے دو مطالبے کر دیئے۔ ایک تو یہ کہ ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر جوزف سے جو بیمار ہونے کی وجہ سے اپنے آبائی علاقے میں چلے گئے ان کی ملاقات کرائی جائے اور دوسرا یہ کہ آئر لینڈ نے خزانے کی تلاش کے لئے کارمن سیٹلائٹ سے جو رپورٹ تیار کرائی تھی اس کی ایک کاپی اسے دی جائے۔ اس کے دونوں مطالبے سر والڈ نے منظور کر لئے اور ایک خصوصی پیغامبر کے ذریعے ڈاکٹر جوزف عمران کے بارے میں تفصیل اور ملاقات کے بارے میں بھی بات کی۔ ڈاکٹر جوزف نے رضامندی ظاہر کی ہے کہ وہ عمران سے ہر ممکن تعاون کریں گے اور سر والڈ نے ایک بڑی اور لگژری جیپ عمران کو بھجوا دی ہے جس کے ساتھ ڈرائیور پال ہنری ہو گا جو اس سارے علاقے کو اچھی

طرح جانتا ہے اور اس پال ہنری کے ذریعے کارمن سیٹلائٹ رپورٹ بھی عمران کو بھجوا دی جائے گی اور کل صبح یہ لوگ یہاں سے روانہ ہوں گے اور دوپہر کو راسٹن نامی علاقے میں پہنچ جائیں گے جس کے ایک شہر کراش میں ڈاکٹر جوزف اس وقت رہ رہا ہے اور یہی اس کا آبائی علاقہ ہے''۔ جیکولین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہم اس ڈاکٹر جوزف کی رہائش گاہ تک کیسے پہنچ سکتی ہیں اور ہاں۔ کیا تم اس جیپ تک پہنچ سکتی ہو یا کسی دوسرے کو بھجوا سکتی ہو تاکہ ہم اس جیپ پر وسیع رینج کے ڈکٹا آلات لگا دیں اور جیپ میں ہونے والی گفتگو ساتھ ساتھ ہم تک پہنچتی رہے اور دوسری بات یہ کہ کیا تم ساتھ جا سکتی ہو تاکہ تمہارے لباس کے اندر وائڈر رینج ڈکٹا کی چپ لگا دی جائے اور ہم اپنی گاڑی میں بیٹھے سب کچھ سنتے بھی رہیں اور دیکھتے بھی رہیں''...... ڈیسی نے کہا۔

''میرا جانا تو ناممکن ہے کیونکہ میرے جانے کا کوئی جواز نہیں بنتا اور یہ لوگ جو ساتھ جائیں گے بے حد ہوشیار اور تیز ہیں۔ وہ مشکوک ہو گئے تو میری نوکری بھی جا سکتی ہے اور مجھے سزا بھی ہو سکتی ہے البتہ اگر آپ دس ہزار ڈالرز مزید دیں تو میں ڈرائیور پال ہنری کو اس معاملے پر رضا مند کر سکتی ہوں۔ اس پر کسی کو شک بھی نہیں ہو گا''...... جیکولین نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم پیمنٹ کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن ڈرائیور پال ہنری کو تم نے بتانا ہے کہ وہ جیپ کے اندر نہ بیٹھا رہے بلکہ وہ

ان کے ساتھ ساتھ رہے''...... ڈیسی نے کہا۔

''اوہ۔ وہ ڈرائیور کو ساتھ نہیں رہنے دیں گے البتہ اگر آپ ایک لاکھ ڈالرز دیں تو میں چیف سیکرٹری سر والڈ سے اس کی خصوصی اجازت لے لوں گی۔ وہ میری بات بہت مانتے ہیں''...... جیکولین نے کہا۔

''اتنے پیسے تو نہیں ہیں۔ چلو بیس ہزار ڈالرز لے لینا''۔ ڈیسی نے باقاعدہ سودے بازی کرتے ہوئے کہا۔

''پھر مجھے اس ڈیل کا کیا فائدہ ہو گا''...... جیکولین نے کہا۔

''اوکے۔ آخری بات پچاس ہزار ڈالرز۔ ہاں کرو یا نہ''۔ ڈیسی نے کہا۔

''تم بہت سخت ہو۔ ٹھیک ہے دیں پچاس ہزار ڈالرز''۔ جیکولین نے کہا تو ڈیسی بے اختیار ہنس مسکرا دی۔

''کب جائیں گے یہ لوگ''...... ڈیسی نے پوچھا۔

''کل صبح نو بجے یہاں سے روانہ ہوں گے کیونکہ راسٹن کا راستہ بہت خطرناک ہے۔ وہ سب پہاڑی علاقہ ہے''...... جیکولن نے جواب دیا۔

''تم ہمارے پاس آ جاؤ۔ میں تمہیں رقم بھی دے دیتی ہوں اور آلات کے ساتھ ساتھ چپ بھی''...... ڈیسی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں آ رہی ہوں''...... جیکولین نے کہا تو ڈیسی نے رسیور رکھ دیا۔

"تم کرنا کیا چاہتی ہو جو اس طرح دولت ضائع کر رہی ہو"۔ مارگریٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم عمران کے ساتھ ساتھ رہنا چاہتی ہیں تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ خزانہ کہاں موجود ہے۔ عمران تو چیف سیکرٹری کو بتا کر واپس چلا جائے گا اور یہاں کی حکومت اطمینان سے کارروائی کرے گی لیکن ہماری حکومت فوری طور پر آگے بڑھ کر خزانہ نکال لے گی"۔ ڈیسی نے کہا۔

"یہ عمران بے حد خطرناک آدمی ہے اس لئے تم جیکولین کا چکر چھوڑو ورنہ وہ تمہاری چال واپس تم پر بھی الٹ سکتا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم اس سے ملنے گئیں تو اس نے ہمیں باتوں ہی باتوں میں بتا دیا کہ ہمارا تعلق آئس لینڈ کی ایجنسی ریڈ سٹار سے ہے حالانکہ وہ کبھی آئس لینڈ آیا ہی نہیں۔ کیا ہماری شکلوں پر یہ سب کچھ لکھا ہوا تھا۔ ظاہر ہے ہمارے فون کے بعد کہ ہم اس سے ملنے آ رہی ہیں اس نے کسی سے ہمارے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی۔ ایسے آدمی کو تم کیسے ڈاج دے سکتی ہو"...... مارگریٹ نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا"...... ڈیسی نے کہا اور پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد جیکولین وہاں پہنچ گئی اور وہ اپنے ساتھ ڈرائیور پال ہنری کو بھی لے آئی تھی۔

"پہلے مجھے مزید معاوضہ دو۔ پھر آگے بات ہو گی کیونکہ پال

ہنری کو میں نے بڑی مشکل سے منایا ہے"...... جیکولین نے کہا تو ڈیسی نے الماری کھول کر اس میں موجود بیگ میں سے پچاس ہزار ڈالرز نکال کر جیکولین کو دے دیئے۔

"اب پال ہنری کو بھی پانچ ہزار ڈالرز دے دو"...... جیکولین نے کہا۔

"یہ طے تو نہیں ہوا تھا"...... ڈیسی نے کہا۔

"لیکن اس کے بغیر یہ کچھ کرنے کے لئے تیار نہیں ہو رہا"۔ جیکولین نے کہا تو ڈیسی نے بیگ میں سے مزید پانچ ہزار ڈالرز نکال کر جیکولین کو دے دیئے۔ پھر اس نے پال ہنری کو ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرولر نما آلہ دیا۔

"اب تم نے اسے اپنی جیب کے نچلے حصے میں اس طرح رکھنا ہے کہ یہ باہر سے کسی کو نظر نہ آئے۔ اس پر میگنٹ لگا ہوا ہے اس لئے تم جیسے ہی اس کا کور ہٹاؤ گے یہ جیب کی باڈی سے چمٹ جائے گا اور پھر تم نے صرف اس کا بٹن پریس کر دینا ہے۔ پھر تمہارا کام ختم۔ باقی کام یہ خود ہی کرتا رہے گا"...... ڈیسی نے کہا۔

"کیا کام کرے گا یہ"...... پال ہنری نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ان لوگوں کے درمیان جو باتیں ہوں گی وہ ہم یہاں بیٹھی سنتی رہیں گی"...... ڈیسی نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ میں تو ڈر گیا تھا کہ کہیں یہ بم نہ ہو"...... پال ہنری نے کہا۔

’’ایسا کام کرنے کے لئے اس تمام کارروائی کی ضرورت تھی۔ ویسے گولی نہیں ماری جا سکتی‘‘...... ڈیسی نے کہا اور پال ہنری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’اب ایک اور بات۔ کیا تم ان لوگوں کے ساتھ رہ سکتے ہو۔ جب وہ ڈاکٹر جوزف سے ملاقات کریں‘‘...... ڈیسی نے کہا۔

’’ہاں۔ ڈاکٹر جوزف میرے ملنے والے ہیں۔ میری ان کے ساتھ خاندانی رشتہ داری ہے۔ میں ان کو پوچھنے کے بہانے ان کے قریب رہوں گا‘‘...... پال ہنری نے کہا تو ڈیسی کا چہرہ کھل اٹھا۔

’’گڈ۔ ویری گڈ۔ یہ ہوئی نا بات‘‘...... ڈیسی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے بغیر کسی کے مانگے اپنی خوشی سے بیگ میں سے دس ہزار ڈالرز نکال کر پال ہنری کو گفٹ کر دیئے اور پال ہنری کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت حکومت آئر لینڈ کی طرف سے بھیجی گئی ایک بڑی جیپ میں موجود تھا جبکہ پال ہنری نامی آدمی جیپ ڈرائیو کر رہا تھا جو چیف سیکرٹری کی طرف سے بھیجا گیا تھا کیونکہ وہ اس علاقے کا ہی رہنے والا تھا۔ اس لئے وہ یہاں کے چپے چپے کو نہ صرف جانتا تھا بلکہ اس خطرناک پہاڑی علاقے کا تربیت یافتہ ڈرائیور بھی تھا۔ یہی وجہ تھی کہ انتہائی خطرناک پہاڑی راستے پر وہ خاصی بڑی جیپ کو اس طرح چلا رہا تھا کہ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھرے آئے تھے۔ جیپ میں عمران ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر جبکہ عقبی سیٹوں پر صالحہ اور جولیا اور ان کے بعد سیٹوں پر تنویر اور کیپٹن شکیل اور سب سے آخر میں صفدر موجود تھا۔ جیپ ایک گھنٹے تک تو میدانی علاقے میں رہی جبکہ راسٹن کا علاقہ نہ صرف پہاڑی علاقہ تھا بلکہ انتہائی خطرناک پہاڑی علاقہ تھا۔ اس لئے یہاں پہنچنے کے بعد پہلے تو سب سنبھل کر بیٹھ

گئے لیکن جب انہیں احساس ہوا کہ ڈرائیور پال ہنری جیپ کو نہ صرف بڑے ماہرانہ انداز میں چلا رہا ہے بلکہ راستوں کو بھی جانتا ہے تو وہ سب ایزی ہو گئے اور پھر موجودہ مشن کے ساتھ ساتھ دوسری باتیں بھی ہوتی رہیں۔

''عمران صاحب۔ آپ وہ سیٹلائٹ نقشہ دیکھ رہے تھے۔ اس سے کچھ معلومات بھی ملی ہیں یا نہیں''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ سیٹلائٹ رپورٹ میں کوئی مصنوعی خزانہ زیر زمین موجود نہیں ہے''...... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

''مصنوعی۔ کیا مطلب''...... تقریباً سب نے ہی چونک کر پوچھا۔

''قدرتی خزانے تو ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔ میرا مطلب معدنیات یا کیمیائی دھاتوں سے ہے البتہ یہ سونا چاندی اور اشرفیاں وغیرہ کو مصنوعی خزانہ ہی کہا جا سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو سب ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ آپ کو امید ہے کہ خزانہ آپ تلاش کر لیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ ناکام ہو جائیں اور آپ کے ساتھ ساتھ ہم سب کی بھی بے عزتی ہو جائے''...... صالحہ نے کہا۔

''ہمارے ساتھ ساتھ ایک اور پارٹی بھی خزانہ تلاش کرنے کی تگ و دو میں مصروف ہے۔ یہ دونوں خواتین ہیں اس لئے مجھے

یقین ہے کہ یہ خواتین ہی خزانہ تلاش کر لیں گی''...... عمران نے کہا۔

''کون ہیں وہ''...... اس بار جولیا نے چونک کر پوچھا اور عمران کے باقی سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

''آئس لینڈ کی سرکاری ایجنسی ریڈ سٹار کی دو ایجنٹس ہیں ڈیسی اور مارگریٹ''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اتنی تفصیل سے آپ انہیں کیسے جانتے ہیں''...... صالحہ نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہوں نے اپنا تعارف کرایا تھا ورنہ ان کے چہروں پر لکھا ہوا تو نہیں تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''کب کرایا تھا تعارف عمران صاحب۔ آپ تو مسلسل ہمارے ساتھ رہے ہیں۔ ہمارے سامنے تو کسی خاتون نے تعارف نہیں کرایا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ کب ملاقات ہوئی تھی تمہاری ان سے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''انہوں نے فون کر کے ملاقات کا وقت لیا اور میں نے ظاہر ہے انہیں وہ وقت دیا ہو گا۔ جب ان سے تعارف ہو سکتا ہو۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ خزانے کے حصول کے لئے میری خدمات حاصل کرنا چاہتی ہیں تو میں نے ان کو کہہ دیا کہ میں رضا کارانہ طور پر انہیں خزانے کے بارے میں اطلاع دے دوں گا۔

انہیں اس سلسلے میں بھاگ دوڑ کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن جو لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی ٹیڑھی پسلی سے بنایا ہے شاید درست ہی کہتے ہیں۔ وعدے کے باوجود انہیں یقین نہیں آیا اور اس وقت بھی یہ دونوں ہمارے عقب میں ہیں اور یہاں جیپ کے اندر ہونے والی ہماری گفتگو بھی نہ صرف سنی جا رہی ہے بلکہ اسے ٹیپ بھی کیا جا رہا ہے''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''آپ مذاق تو نہیں کر رہے''...... صفدر نے کہا۔

''میں مذاق کروں بھی سہی تب بھی کوئی اسے تسلیم نہیں کرتا البتہ اگر سنجیدگی سے بات کی جائے تو اسے مذاق سمجھ لیتے ہیں''۔ عمران نے گول مول سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر چند دیگر موضوعات پر باتیں ہونے لگ گئیں۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد جیپ ایک پہاڑی شہر پہنچ گئی۔ یہ ڈاکٹر جوزف کا آبائی شہر تھا۔ ڈاکٹر جوزف کو شاید حکومت کی طرف سے فون پر عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اطلاع دی جا چکی تھی اس لئے ڈاکٹر صاحب پہلے سے تیار تھے۔

''عمران صاحب۔ پروفیسر شاربی اکثر آپ کا ذکر کرتے تھے۔ آپ سے وہ بے حد متاثر تھے جبکہ پروفیسر شاربی صاحب میرے استاد بھی رہے ہیں''...... ڈاکٹر جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آپ نے سوڈ ماگا پر خصوصی کام کیا ہے۔ ایسا کام جو پروفیسر شاربی نے بھی نہیں کیا۔ کیا آپ نے اسے مکمل کر لیا ہے یا ابھی اس پر کام جاری ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے اس پر کام مکمل کر لیا ہے۔ مسودے پر بھی نظر ثانی کر لی گئی ہے۔ اب صرف اس کی اشاعت ہونی ہے''...... ڈاکٹر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب۔ آپ نے یقیناً بہت بڑا کام کیا ہے۔ کیا آپ مجھے اس مسودے کی کاپی دیں گے اس وعدے کے ساتھ کہ آپ کا کام آپ کے نام کے ساتھ ہی اوپن ہو گا۔ میں اپنی ذات کے علاوہ اور کسی پر بھی اسے اوپن نہیں کروں گا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ کسی تحقیق کار کے لئے تقریباً یہ ناممکن ہوتا ہے کہ وہ اپنی محنت کو اوپن ہونے سے پہلے کسی دوسرے کے حوالے کر دے لیکن مجھے آپ پر اعتماد ہے کہ آپ جو کہہ رہے ہیں وہی کریں گے اس لئے آپ کے لئے کاپی حاضر ہے''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس پوزیشن میں یہ ڈاکٹر جوزف کا ظرف ہے کہ اس نے عمران پر اس اعتماد کا اظہار کیا ہے ورنہ شاید عمران بھی کسی دوسرے پر اس پوزیشن میں اعتماد نہ کرتا۔ کھانا کھانے کے بعد ڈاکٹر جوزف نے الماری میں سے ایک بڑا سا لفافہ نکالا اور لفافے میں موجود ٹائپ شدہ مسودہ جو شاید دو ڈھائی سو صفحات پر مشتمل تھا، عمران کی طرف

بڑھا دیا۔

"یہ کاپی ہے یا اصل ہے"...... عمران نے لفافہ لیتے ہوئے پوچھا۔

"یہ اصل ہے۔ یہاں کاپی کرنے کی مشین موجود نہیں ہے البتہ راستے میں کاپی کرنے والی مشین بھی موجود ہے اور آپ کے ڈرائیور پال ہنری کو بھی اس کا علم ہے۔ کیوں ہنری"...... ڈاکٹر جوزف نے ڈرائیور پال ہنری سے مخاطب ہو کر کہا جو اس ملاقات میں سب کے ساتھ موجود تھا۔

"یس سر۔ مجھے معلوم ہے۔ آپ مجھے دیں میں اس کی کاپی کرا لاتا ہوں"...... ڈرائیور نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں جاؤ۔ البرٹ کو ساتھ لے جاؤ"...... ڈاکٹر جوزف نے اپنے آدمی کا نام لیتے ہوئے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈرائیور اور البرٹ مسودے کا لفافہ لے باہر چلے گئے۔

"ڈاکٹر صاحب۔ سوڈ ماگا پر جو عبارت لکھی گئی ہے اس کا ترجمہ تو آپ نے کیا ہو گا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر جوزف چونک پڑے۔

"ہاں۔ ظاہر ہے۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کوئی خاص بات ہے"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ جب سوڈ ماگا چوری ہوئی تھی تو آئر لینڈ کی سفیر صاحبہ

نے ہماری خدمات اسے واپس لانے کے لئے حاصل کیں تو میں نے ان سے سوڈ ماگا کی تصویر مانگی جو انہوں نے مجھے دے دی۔ اس تلوار پر تحریر بھی تھی جو ماگا زبان میں تھی۔ اس کا ترجمہ بھی لکھا گیا تھا۔ پھر میں آئر لینڈ پروفیسر شاربی سے ملنے گیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس تحریر کو انہوں نے ہی پہلی بار ڈی کوڈ کیا تھا۔ انہوں نے اس کا جو ترجمہ بتایا ہے وہ پہلے والے ترجمے سے مختلف تھا۔ ہم بڑے حیران ہوئے لیکن پھر ہم نے یہی سوچا کہ سفیر صاحبہ نے جس تلوار کی تصویر دی ہے اور جو ترجمہ کیا گیا ہے یہ کسی نقلی تلوار کا ہو گا۔ اصل ترجمہ وہی ہو گا جو پروفیسر شاربی نے کیا ہو گا۔ اب آپ بتائیں کہ آپ نے کیا ترجمہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ دونوں ترجمے کیا ہیں"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ کو یہ ترجمہ اس لئے نہیں بتا رہا کہ خدانخواستہ آپ کا امتحان لے رہا ہوں۔ میں نے اس لئے نہیں بتائے تھے کہ آپ ذہنی طور پر الجھ نہ جائیں۔ بہرحال سفیر صاحبہ نے جو تصویر دی تھی اور جس کے ساتھ اس پر موجود تحریر کا ترجمہ بھی موجود تھا وہ ترجمہ تھا کہ سوڈ ماگا ہماری حفاظت کے لئے کافی ہے اور پروفیسر شاربی نے جو ترجمہ کیا تھا وہ تھا کہ سوڈ ماگا سب سے طاقتور ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اصل ترجمہ تو وہ ہے جو پروفیسر شاربی نے کیا ہے لیکن پہلے

واقعی یہی ترجمہ کیا گیا تھا کہ سوڈ ماگا ہماری حفاظت کے لئے کافی ہے۔ یہ ایک لفظ کے علیحدہ علیحدہ معنی ہیں۔ پہلے اس لفظ کا ترجمہ حفاظت کیا گیا اور پھر پروفیسر شاربی نے اس کا ترجمہ طاقتور کیا۔ اس پر بحث ہوئی تو پروفیسر شاربی کا کیا ہوا ترجمہ ماگا زبان کے اصول و قواعد کے تحت درست تھا البتہ میں نے جو ترجمہ کیا ہے وہ پروفیسر شاربی کے ترجمے سے عین مطابقت تو نہیں رکھتا لیکن میرے خیال کے مطابق قریب ترین ضرور ہے''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

''مطلب ہے کہ آپ نے جو ترجمہ کیا ہے وہ ان دونوں ترجموں سے بہر حال مختلف ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ میں نے جو ترجمہ کیا ہے وہ ان دونوں سے واقعی مختلف ہے''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''پھر بتائیں کہ آپ نے کیا ترجمہ کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''سوڈ ماگا سب کی ماں ہے''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

''لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ کا ترجمہ پرفیسر شاربی کے ترجمہ کے قریب ترین ہے۔ کیوں ایسا ہوا ہے یا ہو رہا ہے کہ تین ترجمے سامنے آئے ہیں اور تینوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ یہ کیسے ترجمے ہیں''...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر جوزف بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم اس کی بنیادی وجہ سمجھ نہیں پا رہے۔ ماگا زبان کا براہ

راست ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ ہر لفظ کے مفہوم سامنے لائے جاتے ہیں۔ اب دیکھو سوڈ ماگا میں جو لفظ ماگا زبان میں استعمال کیا گیا ہے وہ ہے کاریش اور ماگا۔ تحریروں میں کاریش کا مطلب لیا جاتا ہے اونچا، طاقتور، محافظ، پہاڑ جیسا، مضبوط اور طاقتور۔ اس لئے تم نے پہلے جو مطلب پڑھا اس میں کاریش کا مطلب محافظ نکالا گیا۔ پروفیسر نے مطلب طاقتور لیا جبکہ میں نے اس کا ترجمہ کیا کہ سوڈ ماگا سب کی ماں ہے۔ ماگا تہذیب میں ماں کو اونچی اور مضبوط سطح پر رکھا گیا ہے۔ مطلب تینوں ترجموں کا ایک ہی ہے البتہ الفاظ مختلف ہیں''...... ڈاکٹر جوزف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''لفظ کاریش کا مطلب کس طرح سمجھا گیا۔ آپ نے تو کاریش کے مطالب اونچی، طاقتور، محافظ، پہاڑ جیسا مضبوط اور طاقتور وغیرہ بتائے ہیں۔ یہ مطلب کیسے نکالے اور درست سمجھے گئے''...... عمران نے کہا۔

''تم نے شاید زبانوں کا علم کبھی پڑھا نہیں ہے''...... ڈاکٹر جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ میں نے زبانوں کے بارے میں کافی کچھ پڑھا ہے۔ مختلف زبانوں کے علیحدہ گروپس ہوتے ہیں جو مختلف حیثیت رکھتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تم نے پوچھا ہے کہ کاریش کے یہ مطالب میں نے کہاں

سے حاصل کیے ہیں۔ ماگا تہذیب کو جس دور کے گروپ میں شامل
کیا گیا ہے وہ چار زبانوں کا گروپ ہے اور ان چاروں زبانوں
میں کاریش کے لفظ کو وہ چار معنی دیئے گئے ہیں جو میں نے پہلے
بتائے ہیں یعنی اونچا، طاقتور اور محافظ اور کاریش قدیم ترین دور کے
ایک دیوتا کا نام بھی رہا ہے۔ اسے پہاڑوں کا دیوتا کہا جاتا تھا۔
اس لئے زبانوں کے ایک گروپ میں کاریش کو پہاڑوں کی جگہ
استعمال کیا گیا ہے''...... ڈاکٹر جوزف نے کہا تو عمران نے اس
انداز میں سر ہلا دیا جیسے کوئی اہم بات سامنے آ گئی ہو۔ تھوڑی دیر
بعد ڈرائیور واپس آ گیا تو ڈاکٹر جوزف نے اس سے مسودے کی
نقل لے کر عمران کو دے دی اور عمران نے ڈاکٹر جوزف کا خصوصی
شکریہ ادا کیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں سوار واپس جا
رہے تھے۔

''عمران صاحب۔ آپ نے تو اچھی خاصی بحث کی ہے ڈاکٹر
جوزف کے ساتھ۔ اس کا کوئی نتیجہ بھی نکلا ہے یا نہیں''...... صفدر
نے کہا۔

''تمہارے سامنے سب باتیں ہوئی ہیں۔ تم بتاؤ کہ ان باتوں
سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے اور کیا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''اگر آپ سچ پوچھیں تو مجھے یہ بھی سمجھ نہیں آ سکی کہ آخر آپ یہ
بحث کیوں کر رہے ہیں۔ آپ کا اب مشن صرف خزانے کی تلاش
ہے لیکن اس ساری گفتگو میں خزانے کا ذکر کہیں بھی نہیں ہوا''۔

صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ کر ڈاکٹر جوزف کی ریسرچ
پڑھیں گے اور پھر یہ بات حکومت کے سامنے رکھ دیں گے کہ
خزانے کی بات جھوٹی ہے ورنہ پروفیسر شاربی اور ڈاکٹر جوزف جیسے
عالم ضرور اسے تلاش کر لیتے''...... عمران نے کہا تو اس بار صفدر کے
ساتھ ساتھ تمام ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ڈیسی اور مارگریٹ دونوں ڈاکٹر جوزف کے علاقے سے واپس دارالحکومت پہنچ کر اس کوٹھی میں پہنچ گئی تھیں جہاں انہوں نے باقاعدہ رہائش رکھی ہوئی تھی کیونکہ ماگا تہذیب کی سیر و سیاحت اور ریسرچ کے لئے یہاں رہائشی کالونیاں بنائی گئی تھیں جن کے کرایے بہت سستے رکھے گئے تھے اور وہاں سیاحوں کو ہر قسم کی سہولتیں بھی بہم پہنچائی گئی تھیں جو بڑے بڑے شہروں میں ہی دستیاب ہوتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ ماگا آثار قدیمہ کو دیکھنے دنیا بھر سے سیاح یہاں مسلسل آتے رہتے تھے۔ چونکہ یہاں کا موسم بھی زیادہ تر اچھا رہتا تھا اس لئے سیاح موسم کو بھی انجوائے کرنے کے لئے یہاں کافی دن رہ جاتے تھے۔ ایسی ہی ایک رہائشی کوٹھی ڈیسی اور مارگریٹ کے پاس بھی تھی جس میں جافرے نام کا ایک آدمی انہیں کافی، چائے اور دیگر مشروبات دیا کرتا تھا جبکہ کھانا وہ دونوں باہر جا کر اچھے ہوٹلوں میں کھایا کرتی تھیں۔ چونکہ انہوں نے جانے سے

پہلے کھانا نہیں کھایا تھا۔ انہیں خطرہ تھا کہ وہ کہیں ہوٹل میں کھانا کھاتی رہ جائیں اور عمران وغیرہ وہاں پہنچ ہی جائیں اور پھر چونکہ راستہ بھی خاصا طویل اور پہاڑی تھا۔ اس لئے واپس آنے تک ان کا بھوک سے برا حال ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے تو ڈاکٹر جوزف کے گھر کھانا کھا لیا تھا لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتی تھیں۔ اس لئے واپسی پر وہ سیدھی یہاں رہائش گاہ پر پہنچ گئیں اور پال ہنری ڈرائیور بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان کی رہائش گاہ پر چھوڑ کر جیپ لے کر پہلے ان کے پاس آیا تھا۔ جیپ کے نیچے میگنٹ سے چسپاں ڈکٹا فون اور اپنی کمر پر بندھی ہوئی چپ بھی اس نے انہیں واپس کر دی اور پھر ان سے اجازت لے کر وہ جیپ سمیت واپس چلا گیا تو وہ دونوں کار لے کر ہوٹل پہنچیں کیونکہ بھوک سے ان کی حالت بری ہو رہی تھی۔ کھانا کھانے کے بعد انہوں نے ہاٹ کافی لی تو انہیں کچھ سکون ملا۔

''یہ سفر بھی وقت کا ضیاع ثابت ہوا ہے''...... مارگریٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران نے ڈاکٹر جوزف سے بحث تو بہت کی لیکن یہ ساری بحث خزانے کی بجائے سوڈ ماگا پر تحریر کے بارے میں تھی۔ نجانے اس سے عمران کا کیا مقصد تھا''...... ڈیسی نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ ایشیائی اصل میں چھوٹے لوگ ہوتے ہیں۔ ذہنی طور پر اور

نفسیاتی طور پر بھی لیکن اپنے آپ کو بڑا آدمی ظاہر کرنے کے چکر میں اس طرح کی فضول باتیں کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے بارے میں بھی فضول باتیں وہ کرتا رہا ہے''...... مارگریٹ نے کہا۔

''وہ تو کرتا رہا ہے لیکن اب ہم کیا کریں۔ کیا ناکامی کا اعلان کر کے واپس چلے جائیں''...... ڈیسی نے کہا۔

''اور کیا کیا جا سکتا ہے البتہ ایک کام کرنا ہو گا کہ جیکولین کو باقاعدہ اپنی ایجنٹ بنا کر اسے مستقل ماہانہ معاوضہ دیا جائے تاکہ وہ یہاں کے حالات سے ہمیں آگاہ کرتی رہے۔ اگر کہیں کوئی خزانے کی بات کرے تو ہمیں فوری اس کا علم ہو سکے''...... ڈیسی نے کہا۔

''ارے نہیں۔ کوئی خزانہ وغیرہ نہیں ہے۔ یہ سب دوسروں کو بے وقوف بنانے کا کھیل ہے۔ خزانے کے لالچ میں ہم انہیں رقومات دیتے رہیں۔ خزانہ ہمیں ملے یا نہ ملے لیکن ان کا کام ہوتا رہے''...... مارگریٹ نے کہا۔

''اوکے۔ اب چلو۔ گھر جا کر باس سے بات کرتی ہیں۔ پھر آئندہ کا لائحہ عمل سوچیں گے''...... ڈیسی نے اٹھتے ہوئے کہا تو مارگریٹ بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ بل وہ پہلے ہی دے چکی تھیں۔ اس لئے اطمینان سے چلتی ہوئیں مین گیٹ کی طرف بڑھ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ رہائش گاہ پر پہنچتے ہی جافرے نے انہیں بتایا کہ ان کی عدم موجودگی میں جیکولین کا فون آیا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ

جب آئیں تو انہیں فون کر لیں۔

''ٹھیک ہے۔ کر لیتے ہیں فون۔ تم جاؤ''...... ڈیسی نے کہا تو جافرے سلام کر کے واپس چلا گیا۔ ڈیسی نے سامنے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

''یس''...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ آواز اور لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والی جیکولین ہے۔

''ڈیسی بول رہی ہوں۔ ہم ابھی ہوٹل سے کھانا کھا کر واپس آئی ہیں تو جافرے نے بتایا ہے کہ تم نے ہماری عدم موجودگی میں کال کیا ہے کہ ہم آتے ہی تمہیں کال کریں۔ کیا ہوا ہے۔ کوئی ایٹم بم پھٹ پڑا ہے''...... ڈیسی نے مسلسل بولتے ہوئے آخر میں طنزیہ فقرہ کہہ دیا۔

''ایٹم بم نہیں بلکہ ہائیڈروجن بم کہیں۔ عمران نے ڈاکٹر رضا کو فون کر کے کہا ہے کہ اس نے ریسرچ کر کے ماگا خزانہ نہ صرف تلاش کر لیا ہے بلکہ وہ انہیں وہاں تک اپنے ساتھ بھی لے جا سکتا ہے''...... جیکولین نے کہا تو ڈیسی اور مارگریٹ دونوں ایک دوسرے کو اس طرح دیکھنے لگیں جیسے صدیوں بعد ان کی پہلی بار ملاقات ہو رہی ہو۔

''میں نے اس کال کو ٹیپ کیا ہے۔ آپ چاہیں تو میں فون پر

سنا سکتی ہوں''...... جیکولین نے کہا۔

''سناؤ''...... ڈیسی نے بے ساختہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے جیکولین کی آواز سنائی دی اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کی آواز سنائی دی تو ڈیسی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ پھر ڈاکٹر رضا کی آواز سنائی دی اور پھر ان دونوں کی گفتگو ڈیسی اور مارگریٹ سنتی رہیں۔ پھر کلک کی آواز کے ساتھ ہی گفتگو ختم ہوگئی تو اس کے ساتھ ہی رابطہ بھی ختم ہوگیا تو ڈیسی اور مارگریٹ ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں جیسے انہیں اپنے آپ پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''میں آپ کے پاس پہنچ رہی ہوں تاکہ مزید کارروائی کی جا سکے''...... جیکولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا تو ڈیسی نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

''میرا خیال ہے کہ عمران فراڈ کر رہا ہے صرف اپنی عزت قائم رکھنے کے لئے''...... ڈیسی نے کہا۔

''وہ کہہ رہا تھا کہ ڈاکٹر رضا کو وہ ساتھ لے جائے گا''۔ مارگریٹ نے کہا۔

''میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ یہ خزانہ جسے صدیوں سے تلاش کیا جا رہا ہے اس عمران کو گھر بیٹھے بٹھائے علم ہو جاتا ہے اور یہ ایسی جگہ پر ہے کہ عمران نہ صرف خود آسانی سے خزانے تک

پہنچ سکتا ہے بلکہ ڈاکٹر رضا کو بھی ساتھ لے جا سکتا ہے۔ آخر یہ کون سی جگہ ہو سکتی ہے''...... ڈیسی نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں چیف سے بات کرنی چاہئے اور وہ جیسے حکم دیں ویسے ہی کیا جائے''...... مارگریٹ نے کہا۔

''ابھی تو صرف بات ہوئی ہے۔ ہمیں بہرحال معلوم کرنا پڑے گا کہ عمران نے کون سی جگہ بتائی ہے اور خزانے تک پہنچنے کا راستہ بھی معلوم ہو تو پھر وضاحت سے چیف کو رپورٹ دی جائے''۔ ڈیسی نے کہا تو مارگریٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جیکولین ان کی رہائش گاہ پر پہنچ گئی۔

''کیا بتایا ہے عمران نے''...... ڈیسی نے جیکولین سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ابھی جگہ کے بارے میں تو کوئی بات سامنے نہیں آئی البتہ عمران نے چیف سیکرٹری سر والڈ کو بتایا ہے کہ یہ خزانہ بہت بڑا ہے اور آسانی سے باہر نکالا جا سکتا ہے جس پر ڈاکٹر رضا حیران رہ گئے اور انہوں نے چیف سیکرٹری سے بات کی اور انہیں خوشخبری سنائی تو انہوں نے خود ان کے آفس آنے کا کہا''...... جیکولین نے کہا۔

''یہ ڈاکٹر رضا تمہارے باس ہیں نا۔ ڈائریکٹر جنرل آثار قدیمہ''...... ڈیسی نے کہا اور جیکولین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں''...... ڈیسی نے کہا۔

''انہوں نے عمران کے سامنے چیف سیکرٹری کو فون کر کے

عمران کے دعویٰ کے بارے میں بتایا۔ پھر چیف سیکرٹری نے براہ راست عمران سے بات کی۔ اس نے انہیں بتایا کہ اس نے خزانہ تلاش کر لیا ہے اور اسے آسانی سے باہر نکالا جاسکتا ہے۔ اس پر انہوں نے عمران سے کہا کہ وہ ان کے آفس میں آ جائیں لیکن عمران نے انہیں کہا کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر رہیں گے وہ وہاں آ جائیں''...... جیکولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان کی رہائش گاہ کہاں ہے۔ تمہیں معلوم ہے''...... ڈیسی نے پوچھا۔

''نہیں۔ لیکن معلوم کیا جاسکتا ہے''...... جیکولین نے کہا۔

''کیسے معلوم کرو گی''...... ڈیسی نے پوچھا۔

''باس کا ڈرائیور ایک بار عمران کو یہاں سے ان کی رہائش گاہ پر چھوڑ آیا تھا اس سے فون پر معلوم کیا جاسکتا ہے''...... جیکولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو معلوم کرو''...... ڈیسی نے کہا۔

''لیکن آپ کرنا کیا چاہتی ہیں۔ آپ نے مجھ سے تو کوئی وعدہ نہیں کیا''...... جیکولین نے کہا تو ڈیسی بے اختیار ہنس پڑی جبکہ مارگریٹ کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

''ہم ابھی یہ بات کر رہی تھیں کہ باس سے اجازت لے کر تمہیں آئس لینڈ کی مستقل ایجنٹ بنوا دیا جائے تاکہ یہاں آئس لینڈ کے مفادات کا تم مسلسل خیال رکھ سکو اور کوئی بھی مسئلہ ہو تو

چیف سے مزید ہدایات لے سکو۔ تمہیں بھاری تنخواہ، بھاری انعام اور دیگر تمام مراعات دی جائیں گی۔ اب یہ سوچ لو کہ اگر تم چھوٹے چھوٹے معاوضے کو ہی سب کچھ سمجھتی ہو تو تمہیں ساتھ ساتھ معاوضہ دیا جاسکتا ہے''...... ڈیسی نے کہا۔

''کیا آپ وعدہ کرتی ہیں کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ ویسے ہی ہو گا۔ آپ کا چیف آپ کی بات مان جائے گا''...... جیکولین نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں سو فیصد یقین ہے''...... ڈیسی نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میں اب آپ کے ساتھ مل کر کام کروں گی تاکہ آئس لینڈ کو مفاد پہنچایا جاسکے''...... جیکولین نے کہا۔

''تو پھر عمران کی رہائش گاہ کے بارے میں معلوم کرو تاکہ وہ جگہ تعین کرنے کے بعد ہم اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا بھی خاتمہ کر دیں''...... ڈیسی نے کہا تو جیکولین نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ساتھ بیٹھی ڈیسی نے خود ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز کچھ دیر تک سنائی دیتی رہی۔ پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

''جیکولین بول رہی ہوں''...... جیکولین نے کہا۔

''اوہ آپ۔ میں رچرڈ ڈرائیور بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''رچرڈ تم ایک بار پاکیشیائی مہمانوں کو آفس سے لے کر ان کی رہائش گاہ پر چھوڑنے گئے تھے۔ یاد ہے نا تمہیں''...... جیکولین نے کہا۔

''یس میڈم''...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے ان مہمانوں کی رہائش گاہ کا پتہ چاہئے۔ اس لئے تمہیں فون کیا ہے''...... جیکولین نے کہا۔

''وہ بگ باس کی طرف سے دی گئی رہائش گاہ سوپر کالونی کوٹھی نمبر آٹھ میں رہائش پذیر ہیں۔ انہیں دو نئی جیپیں بھی دی گئی ہیں''...... ڈرائیور نے کہا۔

''تم بھول تو نہیں رہے۔ کنفرم ہو''...... جیکولین نے کہا۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیکولین نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

''اب آپ کیا کرنا چاہتی ہیں۔ مجھے بتائیں۔ میں اس سلسلے میں آپ کی کیا خدمات کر سکتی ہوں''...... جیکولین نے کہا۔

''ہم وہ سپاٹ جاننا چاہتی ہیں جہاں کی نشاندہی عمران کرے گا۔ ویسے کیا تمہیں معلوم ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں لانے لے جانے کے لئے کون کون سے ڈرائیور کام کر رہے ہیں''...... ڈیسی نے کہا۔

''ان کے پاس کوئی ڈرائیور نہیں ہے۔ وہ خود گاڑی چلاتے ہیں''...... جیکولین نے کہا۔

''تو پھر آخری صورت یہی رہ جاتی ہے کہ ہم عمران کو گھیر کر اس پر تشدد کر کے مکمل معلومات حاصل کر لیں''...... ڈیسی نے کہا۔

''عمران سے تشدد کے ذریعے کچھ اگلوایا جاسکتا ہے یا نہیں۔ اس بارے میں اچھی طرح سوچ لو''...... مارگریٹ نے کہا۔

''آپ ان کی نگرانی کریں۔ وہ سپاٹ پر بھی جائیں گے۔ آپ بھی نگرانی کر کے سپاٹ چیک کر لیں۔ پھر آپ جو کرنا چاہیں اطمینان سے کر لیں۔ یہ خزانہ تو نجانے کتنے عرصے کے دوران نکلے جو صدیوں سے مدفون ہے''...... جیکولین نے کہا اور ڈیسی کے ساتھ ساتھ مارگریٹ نے بھی اس کی تائید کر دی۔

عمران جب سے ڈاکٹر جوزف سے ملاقات کر کے واپس آیا تھا۔ وہ ایک کمرے میں میز پر فائلیں اور کچھ کاغذات کے ڈھیر رکھے ان کو بار بار چیک کرنے میں مسلسل مصروف تھا۔ چونکہ مشن ختم ہو گیا تھا اور اب صرف خزانے کی تلاش کا کام باقی تھا۔ اس لئے عمران نے اپنا نام اور اپنے ساتھیوں کے نام اور میک اپ بھی ختم کر دیئے تھے۔

''عمران صاحب۔ یہ خزانہ تلاش کرنا آپ کے بس میں نہیں ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کے باقی ساتھی بھی اسی کمرے میں موجود تھے لیکن وہ اپنے طور پر باتیں کرنے اور ہنسنے ہنسانے میں مصروف تھے۔ صفدر کی بات سن کر وہ سب اپنی باتیں چھوڑ کر ادھر متوجہ ہو گئے۔

''خزانہ پہاڑوں میں چھپا ہوتا ہے چاہے وہ پہاڑ آئر لینڈ کے ہوں یا سوئٹزر لینڈ کے۔ ایک خزانہ تو مل گیا ہے۔ دوسرا بھی مل

جائے گا''...... عمران نے کن انکھیوں سے سامنے بیٹھی جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''میں سن رہی ہوں تمہاری فضول نانسنس باتیں''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن صاف دکھائی دے رہا تھا کہ عمران نے اسے خزانہ کہہ کر اس کے دل کو چھو لیا ہے۔

''مس جولیا۔ آپ کے آباؤ اجداد اور آپ بھی کافی عرصہ تک پہاڑوں کی سرزمین پر رہی ہیں۔ کیا آپ خزانہ تلاش کرنے میں عمران صاحب کی مدد نہیں کر سکتیں''...... صفدر نے شاید بات کو مزید آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر بات موڑی نہ گئی تو عمران مسلسل بولتا رہے گا اور جولیا کا غصہ بڑھتا چلا جائے گا۔

''یہ خزانے وغیرہ دور جاہلیت کی باتیں ہیں۔ ترقی یافتہ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ ان خرافات کے پیچھے نہیں بھاگتے۔ پہاڑیوں میں معدنیات موجود ہوتی ہیں۔ اسے تم خزانہ کہہ دو''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا۔ کیا آپ کے ملک سوئٹزر لینڈ میں بھی پہاڑوں کے اندر معدنیات ملتی ہیں کیونکہ یہ پہاڑ تو سارا سال برف سے ڈھکے رہتے ہیں''...... صالحہ نے کہا تو جولیا مسکرا دی۔

''اگر برف کے باوجود وہاں انسان زندہ رہ سکتے ہیں تو کیا پہاڑوں میں معدنیات نہیں ہو سکتیں''...... جولیا نے کہا۔

''عمران صاحب''...... صفدر نے ایک بار پھر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن عمران نے جب کوئی جواب نہ دیا بلکہ میز پر موجود نقشے پر جھکا رہا تو صفدر نے اٹھ کر سب کو باہر آنے کا اشارہ کیا کیونکہ اسے محسوس ہو گیا تھا کہ عمران کسی گہری سوچ میں ہے اس لئے اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس لئے وہ اب اپنے ساتھیوں کو کمرے سے باہر لے جانا چاہتا تھا تاکہ عمران ڈسٹرب نہ ہو اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک علیحدہ کمرے میں جا کر بیٹھ گئے جبکہ عمران اپنے کاغذات پر جھکا رہا۔ اس نے ایک پرانی سی کتاب اٹھائی اور اسے کھول کر اس کے صفحات پلٹنے شروع کر دیئے۔ پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔ پھر اس نے کافی دیر کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کتاب بند کی اور اٹھ کر ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی الماری میں سے اصل سوڈ ماگا جسے وہ میوزیم سے اجازت سے ساتھ لے آیا تھا، نکال کر اور پھر الماری بند کر کے وہ واپس مڑا اور اس نے تلوار اپنے سامنے میز پر رکھی اور پھر اس پر جھک گیا۔ پھر اس نے اپنے سامنے رکھے ہوئے کاغذوں کے پیڈ پر کچھ لکھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک لکھنے کے بعد عمران نے ایک طویل سانس لے کر نقشہ تہہ کر کے میز کے ایک خانے میں رکھا اور پھر کاغذات اٹھا کر اس کے ساتھ ہی میز کی دراز میں رکھ دیئے۔ سوڈ ماگا اس نے اٹھا کر واپس الماری میں رکھی اور الماری بند کر دی۔ پھر اس نے کرسی پر بیٹھ کر میز کے کنارے پر

موجود فون کو گھسیٹ کر اپنے سامنے کیا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو ڈائریکٹر جنرل آثار قدیمہ جناب ڈاکٹر رضا''۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر رضا صاحب سے بات کرائیں''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ ڈاکٹر رضا بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی اور عمران فوراً پہچان گیا کہ یہ ڈاکٹر رضا کی آواز ہی ہے کیونکہ ان سے چار پانچ مرتبہ ملاقات ہو چکی تھی۔

''ڈاکٹر صاحب۔ میں نے خزانے کا پتہ چلا لیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ موقع پر آپ کو ساتھ لے جاؤں تاکہ آپ اسے خود نکالتے رہیں۔ ہم جو یوں ہی آپ پر بوجھ بنے ہوئے ہیں واپس پاکیشیا جا سکیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا واقعی آپ درست کہہ رہے ہیں۔ جس خزانے کو بڑے بڑے سکالرز بھی تلاش نہیں کر سکے اسے آپ نے واقعی تلاش کر لیا ہے''...... ڈاکٹر رضا کا لہجہ اور انداز بتا رہا تھا کہ اسے عمران کی بات پر ایک فیصد بھی یقین نہیں آ رہا۔

''اس کا حل سوڈ ماگا پر ایک تصویر اور ایک تحریر کی موجودگی کی

وجہ سے سامنے آیا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کون سی تصویر اور کون سی تحریر''...... ڈاکٹر رضا کی حیرت ختم ہونے کا نام ہی نہ لے رہی تھی۔

''آپ چیف سیکرٹری صاحب سے میری بات کرا دیں تاکہ ہم کام آپ کو سمجھا کر واپس جا سکیں''...... عمران نے اس بار قدرے درشت لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ میں چیف سیکرٹری صاحب کو فون کر کے ان کی بات آپ سے کراتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جب رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

''چیف سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''ہیلو عمران صاحب۔ میں چیف سیکرٹری آئر لینڈ بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر رضا صاحب بتا رہے ہیں کہ آپ نے خزانہ تلاش کر لیا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے یا آپ نے اپنی فطرت کے مطابق مذاق کیا ہے''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''بڑے لوگوں سے مذاق بڑا مہنگا پڑ جاتا ہے جناب''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے چیف سیکرٹری صاحب بھی

بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''آپ واقعی خوبصورت باتیں کرتے ہیں۔ نجانے کتنے طویل عرصے کے بعد میں اس انداز میں ہنسا ہوں۔ بہرحال آپ کی بات درست ہے۔ مجھے تسلیم ہے لیکن اس کی کیا تفصیل ہے''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''فون پر بتانے کی نہیں۔ آپ ڈاکٹر رضا کے ذمے لگا دیں کہ وہ کل مجھے جیپ میں بٹھا کر وہاں لے جائیں جہاں میں جانا چاہتا ہوں۔ پھر آگے بات ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ اس انداز میں گول مول بات کیوں کر رہے ہیں۔ اوکے۔ میں ڈاکٹر رضا کو حکم دے دیتا ہوں۔ گڈ بائی''...... چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''ڈاکٹر رضا بول رہا ہوں جناب۔ آپ فرمائیے۔ آپ کا پروگرام کیا ہے تاکہ اس کے مطابق پلاننگ کی جائے''...... ڈاکٹر رضا کی آواز سنائی دی۔

''آپ کل صبح نو بجے ایک جیپ یہاں بھجوا دیں اور ڈرائیور وہ بھیجیں جو یہاں پہاڑی علاقوں کے بارے میں سب کچھ جانتا

ہو'' ...... عمران نے کہا۔

''میں آپ کے ساتھ جاؤں گا یا نہیں'' ...... ڈاکٹر رضا نے کہا۔

''آپ کو تو ہم نے موقع دکھانا ہے اور باقی تفصیل بھی بتانی ہے'' ...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں کل نو بجے صبح ایک جیپ ڈرائیور سمیت حاضر ہو جاؤں گا۔ گڈ بائی'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ اس کا ذہن یکلخت اس طرح گھوما کہ وہ اپنے آپ کو سنبھال ہی نہ سکا اور نیچے گر گیا۔ اس کا ذہن گہری تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

جیپ تیز رفتاری سے سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ڈیسی اور سائیڈ سیٹ پر مارگریٹ موجود تھی۔ عقبی سیٹ پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔

''ڈیسی۔ کیا ہم جو کچھ کر رہی ہیں کیا یہ واقعی درست ہے''۔ مارگریٹ نے کہا۔

''دیکھو۔ حالات یکلخت ایسے ہو گئے ہیں کہ ہمارا فوری ایکشن میں آنا ضروری ہے'' ...... ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم تو کہہ رہی تھی کہ عمران سے زبردستی اگلوانا پڑے گا کہ خزانہ کہاں ہے اور پھر اسے ہلاک کر دیا جائے گا۔ تم نے اس پر مزید سوچا ہے'' ...... مارگریٹ نے کہا۔

''کیا سوچنا ہے۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ خزانے کا علم صرف عمران کو ہے جبکہ کل صبح ڈاکٹر رضا اسے لے کر پہاڑی علاقے میں جائے گا جہاں عمران ڈاکٹر رضا کو وہ مقام دکھائے گا

جہاں اس کے مطابق خزانہ ہے اس طرح عمران کے بعد ڈاکٹر رضا اور پھر ڈاکٹر رضا سے چیف سیکرٹری اور مزید لوگ واقف ہو جائیں گے''...... ڈیسی نے کہا۔

''ہاں۔تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔لیکن''...... مارگریٹ نے کہا۔

''پہلے پوری بات سن لو پھر فیصلہ کرنا۔ اس وقت صرف عمران خزانے کا محل وقوع جانتا ہے اس لئے دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ عمران سے کیا تمام معلومات حاصل کر کے اس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس طرح سوائے ہمارے اور کسی کو اس خزانے کا محل وقوع معلوم نہ ہو سکے گا۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو سکا تو پھر عمران کو صبح ہونے سے پہلے پہلے ہلاک کر دیا جائے تاکہ خزانہ محفوظ رہے اور پھر بعد میں دیکھا جائے گا''۔ ڈیسی نے کہا۔

''اوہ۔ پھر یہ خزانہ کسی کو نہیں مل سکے گا۔ یہ عمران کا ہی کام ہے''...... مارگریٹ نے کہا۔

''پہلے میں نے یہ پلان بنایا تھا کہ عمران کی نگرانی کی جائے اور اس نگرانی کے تحت وہ مقام ہمارے سامنے آ جائے گا۔ عمران واپس چلا جائے گا اور آئر لینڈ کی حکومت بھی اطمینان سے بیٹھ جائے گی کیونکہ آئر لینڈ کی ہر کارکردگی کافی سست رہتی ہے۔ بہرحال اس دوران ہم یہ خزانہ نکال کر لے جائیں گے لیکن مجھے خیال آیا کہ ہماری نگرانی چیک ہو سکتی ہے اس لئے ہمیں یہاں کی حکومت گرفتار کر کے گولیاں مار کر ہلاک بھی کر سکتی ہے۔ ہم بہرحال یہاں غیر

ملکی ہیں اس لئے میں نے فوراً کام کو سرانجام دینے کو ترجیح دی ہے''...... ڈیسی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو مارگریٹ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس رہائشی کالونی میں داخل ہو گئے جہاں ایک کوٹھی میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی رہائش تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کو ٹریس کر چکے تھے۔ اس کوٹھی کا پھاٹک بند تھا اور باہر بحیثیت گارڈ کوئی نہیں تھا۔ ڈیسی نے جیپ ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پبلک پارکنگ میں لے جا کر روک دی۔

''آؤ مارگریٹ۔ ہم سائیڈ سے اچانک بے ہوش کر دینے والی انتہائی مؤثر گیس فائر کریں گے اور پھر عقبی طرف سے اندر پھلانگ کر ہم پھاٹک کھولیں گے اور پھر جیپ اندر لے جائیں گے اور عمران کو جیپ میں ڈال کر ہیڈکوارٹر لے جائیں گے''...... ڈیسی نے اپنے پلان کی وضاحت کرتے ہوئے کہا اور مارگریٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے جیپ کی سائیڈ سیٹ اٹھا کر نیچے موجود باکس میں سے ایک گیس پسٹل اٹھا کر سیٹ بند کر دی۔

''آؤ میرے ساتھ۔ اور تم دونوں ابھی یہیں رہو گے''...... ڈیسی نے ان دونوں مردوں سے کہا۔

''یس میڈم''...... دونوں نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ڈیسی نے اپنے ملک کے سفارت خانے سے دو سیکورٹی گارڈ منگوا لئے تھے تاکہ وہ ان کے ساتھ مل کر کام نمٹا سکیں۔ سائیڈ سڑک سے گزرتے

ہوئے ڈیسی نے گیس پسٹل والا ہاتھ اونچا کیا اور دوسرے لمحے
کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ایک کیپسول دیوار کے اوپر سے گزر
گیا۔ ڈیسی نے ایک کے بعد دوسرا کیپسول اندر فائر کر دیا اور پھر
گیس پسٹل واپس جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ کوٹھی کے عقبی حصے
میں دیوار زیادہ اونچی نہ بنائی گئی تھی۔ اس لئے ڈیسی اور مارگریٹ
دونوں آسانی سے دیوار پھلانگ کر اندر پہنچ گئیں۔ احتیاطاً وہ کچھ دیر
تک وہیں دبکی رہیں حالانکہ انہیں معلوم تھا کہ وہ اندر گیس فائر کر
چکی ہیں اس لئے یہاں موجود تمام افراد لازماً بے ہوش ہو چکے
ہوں گے اور پھر واقعی انہوں نے پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگایا۔ ایک
کمرے میں انہیں عمران کرسی سمیت فرش پر لڑھکا ہوا دکھائی دیا۔ وہ
چونکہ عمران سے ایک بار ذاتی طور پر مل چکی تھیں اس لئے عمران کو
پہچان لینا ان کے لئے مشکل نہ تھا۔

''جا کر پھاٹک کھولو اور جیپ اندر لے آؤ۔ گارڈ کو اندر بھجوا دینا
تاکہ وہ دونوں مل کر عمران کو اٹھا کر جیپ میں ڈال دیں''...... ڈیسی
نے کہا۔

''اس کے ساتھیوں کا کیا ہو گا۔ انہیں بے ہوشی کے عالم میں
گولیاں نہ مار دی جائیں''...... مارگریٹ نے کہا۔

''ارے نہیں۔ وہ سیاحت کے کاغذات پر یہاں آئے ہوئے
ہیں اور ان کے باقاعدہ نام اور دیگر کوائف حکومت کے پاس درج
ہیں۔ اگر اکٹھے پانچ سیاحوں کے قتل عام کی خبر میڈیا نے نشر کر دی

تو یہاں قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ ویسے بھی وہ عمران کے بغیر کسی
کام کے نہیں ہیں''...... ڈیسی نے کہا تو مارگریٹ سر ہلاتی ہوئی
کمرے سے باہر چلی گئی۔ ڈیسی نے پہلے اس کمرے کی تلاشی لی
جہاں عمران موجود تھا۔ پھر اس نے ساتھ والے دوسرے کمروں کو
بھی چیک کیا لیکن کوئی کارآمد چیز نہ مل سکی۔ اچانک اسے خیال آیا
کہ جس میز کے سامنے عمران گرا ہوا تھا اس میز کی سائیڈ میں ایک
بڑا خانہ بھی تھا۔ اس نے واپس اس کمرے میں جا کر میز کی بڑی
دراز کھولی تو وہ چونک پڑی کیونکہ اس میں ڈائری، رائٹنگ پیڈ، خلاء
سے لیا ہوا ایک تفصیلی نقشہ اور ایک پرانی سی کتاب بھی موجود تھی۔
اس نے یہ سارا سامان دراز میں ہی پڑے ہوئے ایک خالی شاپر
میں بھر کر میز پر رکھ دیا تاکہ واپس جا کر اطمینان سے بیٹھ کر پڑھ
سکے کیونکہ عمران اسی کمرے میں بے ہوش پڑا ہوا تھا اور یہ سامان
بھی اسی کمرے میں موجود تھا۔ اس لئے اس نے یہی اندازہ لگایا تھا
کہ عمران نے اس میٹریل کو چیک کر کے معلوم کیا ہے کہ خزانہ
کہاں ہے۔ پھر وہ کمرے کے کونے میں موجود لوہے کی ایک بڑی
الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی تو حیرت سے جیسے
بت بن گئی کیونکہ سامنے الماری میں اصل سوڈ ماگا پڑی اسے نظر آ
رہی تھی۔

''یہ یہاں کیوں لائی گئی ہے''...... ڈیسی نے بڑبڑاتے ہوئے
کہا اور پھر اندر ہاتھ ڈال کر اس نے سوڈ ماگا اٹھائی اور پھر اسے

باہر میز پر رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور مارگریٹ اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے دو سیکورٹی گارڈ بھی اندر داخل ہوئے۔

''ارے یہ سوڈ ماگا اور یہاں''...... مارگریٹ نے چونک کر کہا۔

''یہاں الماری میں پڑی تھی۔ ظاہر ہے عمران یہ کہہ کر لایا ہو گا کہ خزانہ تلاش کرنا ہے''...... ڈیسی نے کہا اور مارگریٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں سیکورٹی گارڈ عمران کو اٹھائے اس کمرے سے باہر نکلے۔

''اسے جیپ کی درمیانی سیٹ کے نیچے اس طرح ایڈجسٹ کر دو کہ باہر سے نظر نہ آئے۔ میں یہ سامان لے کر آ رہی ہوں''۔ ڈیسی نے کہا تو مارگریٹ اور سیکورٹی گارڈ بے ہوش عمران کو اٹھا کر چلے گئے اور پھر گیٹ کے قریب موجود بڑی سی جیپ کی عقبی سمت کے ایک کونے میں عمران کو لٹا دیا گیا اور اس کا منہ چھوڑ کر باقی جسم پر کپڑا ڈال دیا گیا۔ اسی لمحے ڈیسی بھی واپس آ گئی۔ اس نے ایک ہاتھ میں ایک شاپر اور دوسرے ہاتھ میں سوڈ ماگا پکڑی ہوئی تھی۔ اس نے سوڈ ماگا کو عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے سیکورٹی گارڈ کے حوالے کر دیا جس نے اسے عمران کے ساتھ ہی فرش پر ڈال دیا البتہ اس بات کا خیال ضرور رکھا گیا کہ راستے میں جمپ لگنے یا ویسے سپیڈ بریکرز پر گاڑی کے اچھلنے پر تلوار کہیں عمران کو کوئی ضرب نہ پہنچا دے۔ یہ بات وہ عمران سے محبت کے لئے نہیں سوچ رہے تھے بلکہ اس بنا پر سوچ رہے تھے کہ اس طرح عمران کو راستے میں بھی

ہوش آ سکتا ہے۔ ایک سیکورٹی گارڈ نے سامان کا شاپر پکڑ کر ایک طرف رکھ دیا تھا۔ پھر ایک سیکورٹی گارڈ نے پھاٹک کھولا تو ڈرائیونگ سیٹ پر موجود ڈیسی نے جیپ آگے بڑھائی اور پھاٹک سے باہر نکال کر سائیڈ پر روک دی تو وہ سیکورٹی گارڈ پھاٹک بند کر کے چھوٹے گیٹ سے باہر آیا اور اس نے باہر سے کنڈی لگا دی اور پھر وہ جیپ کی عقبی سیٹ پر اپنے ساتھی کے ساتھ بیٹھ گیا تو ڈیسی نے جیپ آگے بڑھا دی۔ اس کے چہرے پر خوشی اور مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کہ عمران جس سے سب اس طرح ڈرتے تھے جیسے وہ کوئی سانپ ہو لیکن یہی عمران اس وقت اس کے سامنے بے بس پڑا ہوا تھا۔ اس نے دل ہی دل میں سوچ لیا تھا کہ اس عمران کا چاہے ایک ایک عضو کیوں نہ اسے کاٹنا پڑے وہ کاٹے گی تاکہ اتنا بڑا خزانہ اس کے ملک آئس لینڈ کو مل سکے۔

''یہ جیپ کہاں لے جا رہی ہو۔ ہیڈکوارٹر نہیں چلنا''۔ مارگریٹ نے جیپ کے ایک موڑ مڑتے ہی پوچھا۔

''نہیں۔ میں اسے پوائنٹ ون تھری پر لے جا رہی ہوں۔ وہ شہر سے دور ایک فارم پر بنا ہوا ہے۔ وہاں نہ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخیں کسی کو سنائی دیں گی اور نہ ہی گولیوں کی آوازیں سن کر ہمسایہ پولیس کو کال کر سکے گا''...... ڈیسی نے جواب دیا۔

''تم نجانے کیوں بہت عقلمند ہوتی جا رہی ہو''...... مارگریٹ نے کہا تو ڈیسی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''ہماری فیلڈ میں ہر آپشن کے بارے میں سوچا جاتا ہے۔ پھر کسی ایک آپشن کو اختیار جاتا ہے ورنہ ہم پہلے ہی مشن میں مارے جا سکتے ہیں''...... ڈیسی نے کہا تو مارگریٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً تین گھنٹوں کے مسلسل اور تیز رفتار سفر کر کے آخر کار وہ اس فارم جسے پوائنٹ ون تھری کا نام دیا گیا تھا پہنچ گئے۔ وہاں ایک آدمی موجود تھا۔ ڈیسی نے ہارن دیا تو وہ آدمی چھوٹا پھاٹک کھول کر باہر آیا اور جیپ میں بیٹھی ڈیسی کو دیکھ کر اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''کیسے ہو فریڈ''...... ڈیسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے میڈم۔ تھینک یو''...... فریڈ نے کہا اور چھوٹے پھاٹک سے اندر جا کر اس نے بڑا پھاٹک کھولا تو ڈیسی جیپ اندر لے گئی اور ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ میں لے جا کر اس نے جیپ روک دی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔

''وہ میکنزم والی کرسیاں اوکے ہیں نا کوئی گڑ بڑ تو نہیں ہو گئی کیونکہ یہاں تو بہت کم آنا جانا ہوتا ہے''...... ڈیسی نے وہاں مستقل رہنے والے آدمی فریڈ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''سب اوکے ہیں میڈم۔ میں باقاعدگی سے چیک کرتا رہتا ہوں''...... فریڈ نے کہا۔

''اوکے۔ جیپ کے عقبی حصے میں بے ہوش پڑے ہوئے ایک آدمی کو اٹھا کر اندر لے جاؤ اور راڈز والی کرسی پر بٹھا کر راڈز میں

جکڑ دو اور اسے اچھی طرح چیک کر لینا کیونکہ یہ آدمی دنیا کا ایک نمبر اداکار ہے۔ یہ بات ہی اس انداز میں کرتا ہے کہ دوسرا اس کی بات پر یقین کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے''...... ڈیسی نے ہدایات جاری کیں اور پھر مارگریٹ کو ساتھ لے کر وہ بڑے کمرے میں آ کر بیٹھ گئیں تاکہ عمران کو راڈز والی کرسی میں جکڑ کر اسے ہوش میں لایا جائے اور پھر تھوڑی دیر بعد فریڈ اندر داخل ہوا۔

''میڈم۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ بے ہوش آدمی کو کرسی پر بیٹھا کر راڈز میں جکڑ دیا گیا ہے''...... فریڈ نے کہا۔

''بے ہوش آدمی کو ہوش میں لانے کے لئے اینٹی گیس موجود ہے یا نہیں''...... ڈیسی نے پوچھا۔

''موجود ہے''...... فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ آؤ مارگریٹ چلیں''...... ڈیسی نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں فریڈ کے ساتھ ایک کمرے میں داخل ہوئیں تو سامنے دیوار کے ساتھ دس راڈز والی کرسیاں موجود تھیں جبکہ عمران کو درمیان والی کرسی پر بٹھایا گیا تھا۔

''ان راڈز کو چیک کرو''...... ڈیسی نے کہا۔

''یس میڈم''...... فریڈ نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس کرسی کے پاس پہنچا اور اس کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے راڈز کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ پھر وہ مڑا اور واپس آ گیا۔

''راڈز ٹھیک ہیں میڈم''...... فریڈ نے واپس آتے ہوئے کہا۔

''یہ خود بخود تو نہیں کھل جاتے''...... ڈیسی نے کہا تو ساتھ موجود مارگریٹ بے اختیار ہنس پڑی۔

''کیا ہوا ہے تمہیں۔ بچوں جیسی باتیں کر رہی ہو''...... مارگریٹ نے کہا۔

''اچھا جو کچھ میں کہہ رہی ہوں تم اسے بچوں کی باتیں کہہ رہی ہو۔ تمہیں جلد ہی اندازہ ہو جائے گا کہ تم غلط کہہ رہی تھی اور میں درست''...... ڈیسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ عمران کرسی پر لڑھکا پڑا تھا۔

''تم نے یہ کیسے کہہ دیا کہ یہ خود بخود تو نہیں کھل جاتے کیونکہ ایسی کرسیاں میکنزم کے بغیر تو نہیں کام کرتیں''...... مارگریٹ نے کہا۔

''میں نے ایک بار دیکھا تھا کہ ایک آدمی کا جسم راڈز والی کرسی میں جکڑا ہوا تھا۔ کوڑا مارا تو وہ آدمی اس طرح تڑپنے لگا جیسے ذبح ہوتے وقت بکری تڑپتی ہے اور اس کے تڑپتے ہی راڈز کھل گئے۔ اس لئے پوچھ رہی تھی۔ تم ان باتوں کو چھوڑو اب اس عمران سے خزانے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے دو''...... ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ ساتھ کھڑے فریڈ کی طرف مڑ گئی۔

''فریڈ۔ اسے ہوش میں لے آؤ''...... ڈیسی نے کہا۔

''یس میڈم''...... فریڈ نے کہا اور مڑ کر کمرے کے ایک کونے

میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ الماری کھول کر اس میں سے اس نے ایک لمبی گردن والی بوتل نکالی اور الماری بند کر کے واپس مڑا اور اس نے ایک ہاتھ سے عمران کے سر کے بالوں کو پکڑ کر ایک زور دار جھٹکا دیا اور بوتل کا دہانہ جو وہ پہلے ہی کھول چکا تھا عمران کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد جب عمران کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے واپس الماری کی طرف بڑھ گیا تاکہ اسے واپس الماری میں رکھ آئے۔

ڈیسی اور مارگریٹ جو سامنے کرسیوں پر بیٹھی تھیں دونوں کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں جو اب سیدھا بیٹھ گیا تھا۔ اس کا لڑھکا ہوا سر بھی توازن میں آ گیا تھا اور پھر اس نے بغیر کوئی آواز نکالے اپنی آنکھیں کھول دیں لیکن اس کی آنکھوں میں دھند چھائی ہوئی تھی۔

''تمہارا نام عمران ہے اور تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو''...... ڈیسی نے کہا تو عمران کے جسم نے جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھوں میں موجود دھند یکلخت غائب ہو گئی۔ اب اس کی نظریں سامنے بیٹھی ہوئیں ڈیسی اور مارگریٹ پر جم گئیں۔

بڑے کمرے میں تنویر، صالحہ اور جولیا تینوں بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔ وہ بے ہوش کر دیئے گئے تھے اور ان کی بے ہوشی کے دوران حملہ آور عمران کو اغوا کر کے لے گئے تھے۔ صفدر کو از خود ہوش آیا تو اس نے کیپٹن شکیل اور پھر صالحہ، جولیا اور تنویر کو ہوش دلایا تھا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کوٹھی سے باہر گئے ہوئے تھے تاکہ واردات کرنے والوں کے بارے میں کوئی معلومات حاصل کر سکیں جبکہ تنویر، صالحہ اور جولیا کمرے میں بیٹھے صفدر اور کیپٹن شکیل کا انتظار کر رہے تھے۔

''مشن تو ختم ہو گیا تھا۔ پھر یہ کون لوگ ہیں جو اس طرح عمران کو اٹھا کر لے گئے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''عمران صاحب نے خزانہ تلاش کیا تھا یا نہیں۔ بہرحال انہوں نے ڈاکٹر رضا اور چیف سیکرٹری کو فون پر بتایا تھا کہ اس نے خزانہ تلاش کر لیا ہے۔ یقیناً یہ کال کہیں سنی گئی ہے یا ٹیپ ہوئی ہے اور

خزانے پر قبضہ کرنے والے عمران صاحب کو اس لئے اٹھا کر لے گئے ہیں کہ پہلے انہیں بتایا جائے کہ خزانہ کہاں ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''یہ خواہ مخواہ کا عذاب گلے میں ڈالا ہے عمران نے۔ اس دور میں کوئی احمق ہی خزانوں کو تلاش کرتا ہو گا''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بہرحال ان لوگوں کا تعلق آئر لینڈ سے نہیں ہو سکتا۔ یہ کسی دوسرے ملک کے ایجنٹ ہیں''...... صالحہ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا، صفدر اور کیپٹن شکیل ایک دوسرے کے پیچھے اندر داخل ہوئے۔

''کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا''...... جولیا نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ سیکورٹی گارڈ نے بتایا ہے کہ ایک جیپ کوٹھی کے اندر گئی ہے اور پھر واپس چلی گئی۔ اس میں آئس لینڈ کے سفارت خانے کے دو سیکورٹی گارڈ موجود تھے''...... صفدر نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''یس۔ انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''یہاں آئس لینڈ کے سفارت خانے کا نمبر دیں''...... صفدر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ صفدر نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر

پریس کر دیئے۔

”یس۔ آئس لینڈ سفارت خانہ پلیز“...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”سیکورٹی سیکشن سے بات کرائیں۔ میں چیف کمشنر بول رہا ہوں“...... صفدر نے اپنی آواز اور لہجے کو بھاری بناتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ سیکورٹی چیف جیمز بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ قدرے مؤدبانہ تھا۔

”چیف کمشنر انٹیلی جنس ایڈورڈ بول رہا ہوں“...... صفدر نے اپنے لہجے کو رعب دار بناتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہاں چیف کمشنر انٹیلی جنس انتظامیہ کا ہیڈ ہوتا ہے۔

”یس سر۔ ہمارا سفارت خانہ آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہے“۔ سیکورٹی چیف نے اس بار خاصے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”آپ کے سفارت خانے کے دو سیکورٹی گارڈ شہر میں ایک ایسی جگہ دیکھے گئے ہیں جہاں جانے کے لئے سفارت خانے کے عملے کو سختی سے منع کیا جاتا ہے۔ آپ مجھے بتائیں گے کہ ان دونوں سیکورٹی گارڈز کے نام کیا تھے اور وہ کس کے ساتھ شہر میں گھومتے پھر رہے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”سوری سر۔ ہم تو ہمیشہ اپنے سیکورٹی گارڈز کو وہاں جانے سے روکتے ہیں۔ میرا مطلب ہے بلیو ایریا میں۔ میں چیک کرتا ہوں

کہ یہ کون سے گارڈز ہیں اور کیوں بلیو ایریا میں دیکھے گئے ہیں۔ آپ ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ لاؤڈر کا بٹن چونکہ پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز سب سن رہے تھے۔

”ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں“...... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد آواز سنائی دی۔

”یس“...... صفدر نے کہا۔

”سر۔ یہ دونوں سیکورٹی گارڈ سمتھ اور پیٹر ہیں اور وہ آئس لینڈ کی ریڈ سٹار ایجنسی کی ڈیسی اور مارگریٹ کے ساتھ باقاعدہ اجازت لے کر گئے ہیں۔ میڈم ڈیسی اور مارگریٹ دونوں ذمہ دار خواتین ہیں۔ اس لئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کیوں ہوا۔ بہرحال میں سفیر محترم کے نوٹس میں یہ بات لے آؤں گا“۔ سیکورٹی چیف نے کہا اور صفدر سمیت سب ساتھی سمجھ گئے کہ یہاں حملہ آئس لینڈ کی ایجنٹس نے کیا ہے اور وہی عمران کو اٹھا کر لے گئی ہیں۔

”سمتھ اور پیٹر سے رابطہ فون پر ہو سکتا ہے تو ان کے سیل فون کے نمبر دے دیں“...... صفدر نے کہا۔

”سوری سر۔ یہ گارڈز ہیں۔ انہیں تو سیل فون استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے البتہ انہیں ٹریس کرنے کے لئے ٹریکنگ سسٹم موجود ہے۔ سیٹلائٹ ٹریکنگ۔ وہ اگر آپ چاہیں تو میں نمبر اور پاس ورڈ بتا دیتا ہوں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ضرور بتائیں۔ آپ واقعی انتظامیہ سے تعاون کر رہے ہیں۔ آپ کے سفیر صاحب کو باقاعدہ آفس کی طرف سے تعریفی رپورٹ بھجوائی جائے گی''...... صفدر نے کہا۔

''تھینکس سر''...... سیکورٹی چیف نے کہا اور پھر اس نے صفدر کو سیٹلائٹ کوڈ اور پاس ورڈ بتا دیا۔

''ان دونوں کا ایک ہی نمبر ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''نو سر۔ سمتھ کا لاسٹ نمبر سیون ہے جبکہ پیٹر کا لاسٹ نمبر ٹو ہے''...... سیکورٹی چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تھینک یو''...... صفدر نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''یس۔ انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''سیٹلائٹ ڈبل زیرو تھری کا ریڈ نمبر بتائیں''...... صفدر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو صفدر نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ سیٹلائٹ ڈبل زیرو تھری آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہے''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''چیف کمشنر بول رہا ہوں''...... صفدر نے قدرے بارعب لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ فرمائیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''آپ کے تعاون کی رپورٹ جب اعلیٰ حکام تک پہنچے گی تو آپ کو شاید حکومت میں کوئی بڑا عہدہ مل سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تھینکس سر۔ فرمائیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''۔ آپریٹر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''پاس ورڈ بتا رہا ہوں اور ٹریکنگ نمبر بھی۔ ان دونوں کی ٹریکنگ آپ کے سیٹلائٹ سے منسلک ہے۔ یہ دونوں سمتھ اور پیٹر آئس لینڈ کے سفارت خانے کے سیکورٹی گارڈز ہیں۔ انہیں ٹریس کرنے کے لئے کہا گیا ہے اور سفارت خانے کا بے حد احترام کیا جاتا ہے۔ آپ ٹریکنگ کر کے مجھے بتائیں کہ یہ دونوں اس وقت کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''نمبرز اور پاس ورڈ بتائیں سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صفدر نے سفارت خانے کے سیکورٹی انچارج کے بتائے ہوئے نمبرز تفصیل سے دوہرا دیئے۔

''ان میں سے سمتھ کون ہے اور پیٹر کون ہے''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو صفدر نے وہی بات دوہرا دی جو سفارت خانے کے سیکورٹی چیف نے بتائی تھی۔

''اوکے سر۔ آپ مجھے پندرہ منٹ دیں گے۔ میں آپ کو اس جگہ کے بارے میں تفصیلی رپورٹ دے سکوں گا''...... آپریٹر نے کہا۔

''اوکے۔ میں پندرہ منٹ بعد فون کروں گا''...... صفدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''تم نے آج عمران کو بھی مات دے دی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ آج واقعی تم نے پہلی بار عقلمندی کا مظاہرہ کیا ہے''۔ تنویر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر پندرہ کی بجائے بیس منٹ بعد صفدر نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''چیف کمشنر انٹیلی جنس''...... صفدر نے کہا۔

''لیس سر۔ ٹریکنگ مکمل کر لی گئی ہے۔ دونوں سیکورٹی گارڈز اس وقت دارالحکومت سے تیس میل دور کراپ ایریئے میں واقع ایک فارم ہاؤس میں موجود ہیں اور اس فارم کو بھی کراپ فارم کہا جاتا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ تھینک یو''...... صفدر نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ خاصی تیز رفتاری سے دارالحکومت کے مضافاتی علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

''تم نے نقشے میں کراپ ایریا اور کراپ فارم کو چیک کر لیا ہے یا نہیں''...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھی جولیا نے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود

صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ میں نے خصوصی طور پر چیک کیا ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''کراپ ایریئے میں تو صرف فصلات ہی ہوں گی۔ ہماری جیپ کو تو دور سے چیک کر لیا جائے گا''...... جولیا کے ساتھ بیٹھی صالحہ نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ میں نے بھی اس پر غور کیا ہے۔ میرے خیال میں اس فارم کی طرف فرنٹ سے جانے کی بجائے چکر کاٹ کر عقب سے پہنچا جائے''...... صفدر نے کہا۔

''کچھ نہیں ہو گا۔ کراپ والے راستے سے جیپیں آتی جاتی رہتی ہوں گی۔ ہم جیپ کو کچھ دیر پہلے ہی روک دیں گے اور آگے پھیل کر پیدل جائیں گے ورنہ عقبی طرف پہنچنے کے لئے ہمیں بہت طویل چکر لگانا پڑے گا اور عمران نجانے کس حالت میں ہو''۔ تنویر نے کہا۔

''عمران اپنی حفاظت خود کر سکتا ہے۔ ہم تو اپنا فرض پورا کر رہے ہیں۔ وہاں سیکورٹی گارڈ بھی ہوں گے ان سے بھی مقابلہ ہو گا''...... عقبی سیٹ پر بیٹھے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ڈیسی اور مارگریٹ دونوں یہاں موجود ہوں گی اس لئے میرا خیال ہے کہ جو کام انہوں نے ہمارے ساتھ کیا ہے وہی ان کے ساتھ بھی کیا جائے۔ پہلے انہیں بے ہوش کر کے پھر اندر جایا

جائے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ وری گڈ۔ اس جیپ میں سائیڈ سیٹ کے نیچے گیس پسٹل موجود ہے''...... صفدر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران کے ذہن پر چھا جانے والا گھپ اندھیرا آہستہ آہستہ چھٹنے لگا اور روشنی کا تاثر نمایاں ہونے لگا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن روشن ہوتا چلا گیا لیکن رفتار خاصی سست تھی۔

''تمہارا نام عمران ہے اور تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو''...... نسوانی آواز میں کہا گیا تو عمران کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوا اور اس کا ذہن پوری طرح روشن ہو گیا اور پھر چند لمحوں میں ہی عمران ساری صورتحال کا جائزہ لے چکا تھا۔ وہ راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ سامنے کرسیوں پر دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ یہ دونوں پہلے عمران سے ملاقات کر چکی تھیں اس لئے عمران انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ آئس لینڈ کی ایجنسی ریڈ سٹار کی ایجنٹس ہیں۔

''تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا''...... ڈیسی نے کہا۔

''جس بات کا تمہیں علم ہے اس کا مزید کیا جواب دوں۔ ویسے تم دونوں نے واقعی یہاں بہادری کا کام کیا ہے کہ مجھے میری

رہائش گاہ سے بے ہوش کر کے اٹھا کر یہاں لے آئی ہو۔ میرے ساتھیوں کا کیا کیا تم نے''...... عمران نے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے میں ان کا کیا کر سکتی تھی''...... ڈیسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جو ایجنٹس کے ساتھ ایجنٹس کرتی ہیں۔ ایک پرانا لطیفہ ہے کہ ایک آدمی نے بادشاہ سے بغاوت کی تو اسے گرفتار کر کے بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ بتاؤ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں تو اس آدمی نے برجستہ کہا کہ جو بادشاہ، بادشاہوں سے کرتے ہیں یعنی استقبال۔ اب تم بتاؤ کہ تم میرے ساتھ کیا سلوک کرو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ڈیسی۔ یہ آدمی صرف وقت ضائع کر رہا ہے۔ اسے شاید یہ خیال ہے کہ اس کے ساتھی ہوش میں آ کر اسے بچانے کے لئے سیدھے یہاں آئیں گے اور اسے چھڑا کر لے جائیں گے''۔ مارگریٹ نے کہا۔

''ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ ویسے بھی وہاں سپیشل گیس فائر کی گئی تھی جس کے اثرات چودہ پندرہ گھنٹے تک ہر صورت میں رہتے ہیں''...... ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اس سے پوچھ لو جو کچھ پوچھنا ہے۔ وقت کیوں ضائع کر رہی ہو''...... مارگریٹ نے کہا۔

''عمران۔ تم نے ماگا خزانہ تلاش کر لیا ہے اور غلط بیانی کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ تم نے ڈاکٹر رضا سے فون پر جو بات چیت کی ہے اور پھر چیف سیکرٹری صاحب سے جو تمہاری بات ہوئی ہے وہ بھی میرے پاس ٹیپ ہو چکی ہے اور تم نے کل صبح نو بجے کا وقت مقرر کیا ہے۔ کیا میں درست کہہ رہی ہوں''...... ڈیسی نے کہا۔

''ہاں۔ سو فیصد درست کہہ رہی ہو لیکن تمہارا اس خزانے سے کیا تعلق ہے۔ بین الاقوامی قانون کے تحت جس سرزمین سے یہ خزانہ نکلے وہی ملک اس کا مالک ہوتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہمیں یہ خزانہ چاہئے۔ بین الاقوامی قانون اپنی جگہ۔ ہمیں اپنے ملک کی غربت ختم کرنے کے لئے بھی یہ خزانہ چاہئے''۔ ڈیسی نے سخت لہجے میں کہا جبکہ اس دوران عمران نے راڈز کو خاص طور پر چیک کیا تھا لیکن اس کا میکنزم کیا ہے یہ بات عمران کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ عمران مسلسل وقت لینے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ عورت نرم لہجے میں بات کرتے کرتے اچانک شدید غصے میں آ سکتی ہے۔

''سنو عمران۔ پھر سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا۔ خزانے کو آج تک کوئی ٹریس نہیں کر سکا البتہ تمہارے بارے میں کہا جاتا ہے کہ تم اگر چاہو تو اپنی ذہانت سے ہر مسئلے کا حل نکال لیتے ہو۔ اس لئے سب کا خیال تھا کہ اگر تم سنجیدہ ہوئے تو خزانہ ٹریس کر لو گے اور اب تم

خود دیکھو کہ تم نے خود فون کر کے بتایا ہے کہ تم نے خزانہ ٹریس کر لیا ہے اور تم چیف سیکرٹری اور ڈاکٹر رضا کو بھی ساتھ لے جا کر دکھا سکتے ہو۔ تم نے کہا تھا نا''...... ڈیسی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''میں نے یہ نہیں کہا کہ میں نے خزانہ تلاش کر لیا ہے بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ میں نے وہ مقام ٹریس کر لیا ہے جہاں یہ خزانہ گہرائیوں میں کہیں موجود ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ مقام کون سا ہے۔ تفصیل سے بتاؤ''...... ڈیسی نے کہا۔

''سوری۔ میں ایسا نہیں کر سکتا البتہ میں تمہارے ملک کی سفارش چیف سیکرٹری آئر لینڈ کو کروں گا کہ وہ خزانے میں سے تمہیں بھی حصہ دے دیں''...... عمران نے کہا۔

''تم ہماری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہو۔ تم اس وقت جس حالت میں ہو تمہارے ساتھ کچھ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اپنی جان بچاؤ اور ہمیں اس خزانے کے بارے میں تفصیل بتا دو''۔ ڈیسی نے اچانک سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

''ایسے خزانے کسی فرد یا ملک کے کام نہیں آیا کرتے بلکہ منحوس ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم واپس چلی جاؤ۔ تمہارا چیف میرا دوست ہے۔ میں اسے قائل کر لوں گا''...... عمران نے کہا تو ڈیسی کے چہرے پر شدید ترین غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

''تم ایشیائی کیڑے۔ مجھ پر احسان کرنے جا رہے ہو۔ میں تمہارا وہ حشر کروں گی کہ تمہاری ماں بھی تمہیں پہچاننے سے انکار کر دے گی''...... ڈیسی نے یکلخت شاؤٹ ہوتے ہوئے کہا۔

''سوری۔ میرا مقصد تمہاری توہین کرنا نہیں تھا''...... عمران نے کہا۔

''آخری بار کہہ رہی ہوں کہ وہ جگہ بتاؤ اور سنو۔ تمہاری میز کے خانے میں موجود کاغذات، نقشے اور ایک پرانی کتاب میں ساتھ لے آئی ہوں۔ اگر تم نے انکار کیا تو پھر مزید بات نہیں ہو گی۔ ہمارے لئے یہ پوزیشن بھی قابل قبول ہے کہ تمہیں ہلاک کر کے ہمیشہ کے لئے خزانے کو زمین میں ہی دفن رہنے دیں۔ اس لئے کہہ رہی ہوں۔ بولو۔ کیا جواب ہے تمہارا''...... ڈیسی نے تیز اور چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سوری۔ اس طرح چیخنے اور غصہ دکھانے سے تم عمران کو مجبور نہیں کر سکتی''...... عمران کہا۔

''میں بتاتی ہوں تمہیں کہ میں کیا کر سکتی ہوں اور کیا نہیں''۔ ڈیسی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی عمران کی کرسی کی طرف بڑھی۔ عمران ابھی حیران ہو رہا تھا کہ ڈیسی اس انداز میں کیوں آ رہی ہے کہ اچانک کمرہ تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا۔ یہ تھپڑ ڈیسی نے عمران کے گال پر پوری قوت سے مارا تھا۔

''تمہیں اس تھپڑ کا جواب دینا ہو گا ڈیسی''...... عمران نے

غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو ڈیسی نے دوبارہ تھپڑ مارنے کی کوشش کی لیکن عمران نے بروقت اپنے سر کو الٹی سائیڈ میں کر کے اپنے آپ کو تھپڑ سے بچا لیا لیکن اسی لمحے کڑکڑاہٹ کی تیز آواز سے کمرہ گونج اٹھا اور دوسرے لمحے عمران کے سر پر کھڑی ڈیسی چیختی ہوئی ہوا میں کسی گیند کی طرح اڑتی ہوئی سیدھی مارگریٹ سے جا ٹکرائی اور وہ دونوں چیختی ہوئی نیچے گر گئیں۔ اسی لمحے عمران نے تیزی سے مڑ کر ان کرسیوں میں سے ایک کرسی اٹھا کر فریڈ کو مار دی جو حیرت سے بت بنا کھڑا تھا۔ فریڈ چیختا ہوا نیچے گر رہا تھا کہ ڈیسی اور مارگریٹ نیچے سے ایک جھٹکے سے اٹھیں۔ ان کی رفتار میں واقعی تیزی تھی اور سب سے خطرناک بات یہ تھی کہ ڈیسی کے ہاتھ میں اس کا مشین پسٹل موجود تھا۔ دوسرے لمحے کمرہ تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ عمران چونکہ براہ راست اس کا ہدف تھا اور فاصلہ اتنا تھا کہ وہ فوری طور پر بچ بھی نہ سکتا تھا لیکن گولیاں چلتے ہی عمران کا جسم کسی تیز رفتار مچھلی کی طرح قوس کی صورت میں گھوم گیا اور پھر جب تک ڈیسی ہاتھ موڑتی، عمران کا جسم ایک بار ہوا میں بلند ہوا اور دوسرے لمحے ڈیسی چیختی ہوئی پوری قوت سے دیوار سے ٹکرائی اور اس کے منہ سے تیز چیخ نکل گئی۔ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرنے کے بعد اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپ کر ساکت ہو گیا تھا۔ ڈیسی کی یہ حالت دیکھ کر شاید مارگریٹ حوصلہ چھوڑ گئی اور اس نے جدوجہد کرنے کی بجائے دروازے کی طرف دوڑ لگا دی لیکن کرسی

لگنے اور فرش پر گرنے کے بعد واپس اٹھتے ہوئے فریڈ سے بری طرح ٹکرا گئی اور وہ دونوں ہی دھماکے سے نیچے گر رہے تھے کہ عمران ان تک پہنچ گیا۔ اسی لمحے دونوں نے ایک بار پھر اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن عمران ان کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر ایک ہاتھ مارگریٹ کی گردن پر اور دوسرا ہاتھ فریڈ کی گردن میں ڈالا اور دوسرے لمحے وہ دونوں فضا میں قلابازی کھا کر زور دار دھماکے سے فرش پر جا گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے تو عمران نے آگے بڑھ کر فرش پر سیدھی پڑی ہوئی مارگریٹ کے سر پر ایک ہاتھ رکھا اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو مارگریٹ کا جسم ایک بار زور دار انداز میں جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا لیکن اس کے چہرے کا بگڑتا ہوا رنگ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ عمران اپنے مقابل کو اس انداز میں قلابازی دے کر زمین پر پھینکتا تھا کہ اس کی گردن میں بل آ جاتا ہے اور شہ رگ دب جانے کی وجہ سے وہ آدمی چند منٹ میں ہلاک ہو جاتا ہے البتہ جسے زندہ رکھنا مقصود ہو تو اس کے کاندھے اور سر پر ہاتھ رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا جائے تو وہ بل نکل جاتا ہے اور شہ رگ دبنے کی وجہ سے تیزی سے موت کی طرف جانے والا شخص واپس زندگی کی طرف لوٹ آتا ہے۔ ڈیسی نے اس پر فائر کھولا تھا لیکن عمران نے اسے ہلاک نہیں کیا تھا۔ وہ ابھی تک بے ہوش پڑی

ہوئی تھی۔ چنانچہ اس نے ڈیسی کو فرش سے اٹھایا اور واپس کرسی کی
طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ تھی کیونکہ
گزشتہ آٹھ دس منٹ کے دوران اسے موت کا کھیل اس انداز میں
کھیلنا پڑا تھا کہ موت اس کو چھوتی ہوئی گزر گئی تھی۔ کرسیوں کا
میکنزم عمران تلاش کرتا رہا تھا۔ یہ سسٹم ریموٹ کنٹرولر کے تحت ہی
رکھا گیا تھا لیکن عمران نے دیکھا کہ اس کے دائیں ہاتھ پر موجود
کرسی کی ایک سائیڈ کی ٹانگ کے قریب میکنزم کی ایک چوکڑی سی
موجود تھی جس کا رنگ سیاہ ہو رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے یہاں موجود
کوئی آئل اس میں سے بہتا رہا ہو جس نے اس چوکڑی کا میکنزم
ڈھیلا کر دیا ہو۔ عمران کافی دیر سے اس چوکڑی میں ہاتھ ڈالے بیٹھا
ڈیسی سے بات کر رہا تھا اور ڈیسی جو شاید عمران کے اطمینان اور
اعتماد کو دیکھ کر مشتعل ہو گئی تھی، نے کرسی کے سامنے آ کر عمران کے
منہ پر تھپڑ رسید کر دیا تھا۔ اس اچانک تھپڑ نے عمران کو جیسے تڑپا دیا
تھا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈیسی دوسرا تھپڑ رسید کرتی، عمران کے
چوکڑی میں موجود ہاتھ کو زور دار جھٹکا لگنے سے اچانک عمران کی
کرسی کے راڈز کڑکڑاہٹ کی آوازیں نکالتے ہوئے کھل گئے اور
عمران نے پلک جھپکنے سے پہلے سامنے کھڑی دوسرا تھپڑ مارنے کی
کوشش کرتی ہوئی ڈیسی کو اٹھا کر عقب میں موجود مارگریٹ پر پھینک
دیا تھا۔ پھر عمران نے فوری طور پر کرسی مار کر فریڈ کو نیچے گرا دیا تھا
اور وہ گردن میں بل آ جانے کی وجہ سے تھوڑی دیر بعد ہلاک ہو گیا

تو عمران نے ڈیسی کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور دوسری کرسی پر
مارگریٹ کو ڈال کر وہ دروازے کی طرف بڑھا جہاں دیوار پر موجود
سوئچ بورڈ پر سرخ رنگ کے دس بٹن ایک قطار کی صورت میں موجود
تھے۔ اس نے بٹن آپریٹ کرنا شروع کر دیئے تو ایک کرسی کے
راڈز نے کام نہ کیا۔ وہ شاید وہی کرسی تھی جس پر عمران کو بٹھایا گیا
تھا جبکہ باقی سب کرسیوں کے راڈز آپریٹ ہو رہے تھے۔ عمران
نے چونکہ اس کا میکنزم ختم کر دیا تھا اس لئے اب راڈز حرکت نہ کر
رہے تھے البتہ ڈیسی اور مارگریٹ دونوں کی کرسیوں کے گرد راڈز آ
گئے تھے۔ عمران نے مخصوص انداز میں ڈیسی اور مارگریٹ کی
کرسیوں کے راڈز آپریٹ کر کے ان بٹنوں کو مزید پریس کیا تو
دونوں کرسیوں کے راڈز ہلکی سی کڑکڑاہٹ کے ساتھ اندر کی طرف
پریس ہو گئے اور اب عورتیں ہونے کے باوجود وہ ان راڈز سے
آزادی حاصل نہ کر سکتی تھیں ورنہ متناسب جسموں کی حامل ڈیسی اور
مارگریٹ دونوں کھلے راڈز میں سے نکل سکتی تھیں۔ عمران نے ایک
نظر کمرے پر ڈالی اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا
تا کہ اس عمارت کا جائزہ لے سکے۔ اس نے وہ مشین پسٹل اٹھا لیا
تھا جس کا آدھے سے زیادہ میگزین عمران پر چلا دیا گیا تھا لیکن
عمران مشین پسٹل کی فائرنگ سے بھی صاف بچ نکلا تھا۔ عمران ابھی
دروازے کے قریب کھڑا تھا کہ اس کے کانوں میں دور سے کسی
انسان کے بولنے کی آواز پڑی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ وہ

دروازے میں ہی رک گیا تھا۔ پھر وہ برآمدے میں ہی گھومتا ہوا ابھی کچھ دور پہنچا تھا کہ ایک بار پھر ایک انسانی آواز سنائی دی۔ اس بار عمران چونکہ بولنے والے کے زیادہ قریب آ چکا تھا اس لئے اس بار وہ نہ صرف آواز کو پہچان گیا تھا بلکہ بولنے والا جو کچھ کہہ رہا تھا وہ بھی اس کی سمجھ میں آ گیا تھا۔ اس نے چیک کیا تھا کہ بولنے والا اس عمارت کے بیرونی پھاٹک کے قریب ایک اونچے درخت پر چڑھا ہوا ہے اور وہیں نیچے موجود کسی آدمی سے بات کر رہا ہے اور سب سے اہم بات یہ تھی کہ وہ آواز پہچان گیا تھا۔ یہ آواز صفدر کی تھی۔

''یہ عمارت تو خالی لگتی ہے مس جولیا۔ عمران صاحب تو کیا کوئی آدمی بھی اندر نظر نہیں آ رہا''...... صفدر نے کہا۔

''تم نے جو حساب لگایا تھا اس کے مطابق تو یہاں عمران کو ہونا چاہئے''...... نیچے سے باریک آواز میں جولیا نے بولتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ سب کچھ اس انداز میں کیوں ہو رہا ہے کیونکہ اس عمارت کی چار دیواری بہت اونچی تھی۔ اس لئے اس کے اندر جانے کے لئے باہر سے اس درخت کو ہی استعمال کیا جا سکتا تھا اور صفدر اسی لئے درخت پر چڑھا ہوا تھا۔

''آنکھوں میں سرمہ لگاؤ صفدر''...... اچانک عمران نے اونچی آواز میں بولتے ہوئے کہا۔

''یہ۔ یہ آواز تو عمران صاحب کی ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ عمران

صاحب سامنے برآمدے کے ایک ستون کے پیچھے ہیں۔ عمران صاحب۔ میں صفدر ہوں''...... صفدر نے بھی چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔

''ارے صفدر تو بہادر کو کہتے ہیں۔ تم تو ڈر کر درخت پر چڑھ گئے ہو۔ میں پھاٹک کھول رہا ہوں''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور پھر برآمدے سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے پھاٹک میں موجود چھوٹی کھڑکی کھولی تو سامنے ہی جولیا، صالحہ اور باقی ساتھی موجود تھے۔

''عمران صاحب۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گئی''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر ایک ایک کر کے سب نے ہی عمران کو صحیح سلامت دیکھ کر بے حد خوشی کا اظہار کیا اور پھر سب سے آخر میں صفدر آیا کیونکہ درخت سے اترنے میں اسے کافی وقت لگ گیا تھا۔

''عمران صاحب۔ آپ یہاں اکیلے ہیں۔ آپ کو تو بے ہوشی کے دوران اغوا کر لیا گیا تھا اور آپ یہاں اکیلے نظر آ رہے ہیں''۔ صفدر نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر ڈیبی اور مارگریٹ اور ان کے ملازم فریڈ کے ساتھ ہونے والی خوفناک جھڑپ کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

''ڈیبی نے آپ کو تھپڑ مارا۔ کیا واقعی''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کہاں ہے یہ لڑکی۔ میں اس کے جسم کا ریشہ ریشہ علیحدہ کر دوں گی''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں اپنی ذات پر ہونے والے حملوں کا انتقام نہیں لیا کرتا البتہ اس نے پاکیشیا کی جو توہین کی ہے اس کا خمیازہ اسے بھگتنا پڑے گا''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ کیسے کلیو ملا تمہیں''...... عمران نے کہا تو سب نے صفدر کی جدوجہد کی تفصیل بتا دی۔ عمران اس قدر خوش ہوا کہ اس نے بے اختیار صفدر کو کھینچ کر سینے سے لگا لیا۔

''بہت خوب۔ اس کو کہتے ہیں ہمت اور جدوجہد۔ ویری گڈ''۔ عمران نے کہا تو صفدر نے عمران کا شکریہ ادا کیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اس کمرے میں موجود تھے جہاں پہلے عمران کو راڈز میں جکڑا گیا تھا اب یہاں ڈیسی اور مارگریٹ دونوں بے ہوشی کے عالم میں جکڑی ہوئی موجود تھیں جبکہ فریڈ کی لاش فرش پر پڑی ہوئی تھی۔

''ان میں سے کون ڈیسی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ ڈیسی ہے لیکن میں بار بار اپنی بات نہیں دوہرایا کرتا''۔ عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''تم اصول پسند آدمی ہو۔ تم باہر جاؤ۔ ایسے گھٹیا ذہن ایجنٹس سے نمٹنا تمہارا کام نہیں ہے''...... جولیا نے بھی جواب میں غراتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا۔ جب عمران صاحب اپنے اصولوں پر چلتے ہیں تو

آپ کیوں اس قدر برا فروختہ ہو رہی ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''میں عمران کو لگنے والے تھپڑ کی بات نہیں کر رہی۔ ایسے تھپڑ تو یہ روز کھاتا رہتا ہے۔ مجھے غصہ اپنے ملک پاکیشیا کی بے عزتی پر ہے۔ عمران نے جو فقرہ دوہرایا تھا وہ اس قابل نہیں کہ اسے نظر انداز کر دیا جائے''...... جولیا نے ایک بار پھر غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تمہیں غصہ اس لئے آ رہا ہے کہ انہوں نے مجھے اٹھا کر لے جانے سے پہلے تمہاری بے ہوشی کے دوران تمہیں گولیاں نہیں ماریں۔ مجھ سے تو انہوں نے خزانے کی بات پوچھنا تھی لیکن تم سے انہوں نے کیا پوچھنا تھا''...... عمران نے کہا۔

''تم ان کی فیور آخر کیوں کر رہے ہو۔ وجہ بتاؤ''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ آج ان کی وجہ سے بڑے عرصے بعد چپا سنگ آرٹ کا مظاہرہ کرنے کا موقع ملا ہے ورنہ مشین پسٹل صرف آٹھ دس فٹ کی دوری پر ہو تو انسان کسی صورت نہیں بچ سکتا''۔ عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ واقعی آپ نے بڑے عرصے کے بعد سنگ آرٹ کا استعمال کیا ہے لیکن کیا آپ اس کی مشقیں کرتے رہتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہر ماہ چیف جو کیمپ لگاتا ہے اس میں رضا کارانہ طور پر میں

ایک گھنٹہ سنگ آرٹ کو دیتا ہوں''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''صالحہ۔ پہلے اس ڈیسی کو اور پھر اس مارگریٹ کو ہوش میں لاؤ تاکہ جلدی یہاں سے کام نمٹا لیں۔ کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے''۔ عمران نے صالحہ سے کہا۔

''بیٹھو صالحہ۔ میں خود انہیں ہوش میں لے آتی ہوں۔ عمران نے مجھے اس لئے نہیں کہا کہ کہیں میں ان کا گلا نہ گھونٹ دوں لیکن جس انداز میں عمران نے بات کی ہے میں بھی اسے نارمل لے رہی ہوں''...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''عمران صاحب۔ آپ ان سے بات چیت کریں۔ ہم باہر کی نگرانی کرتے ہیں''...... صفدر نے کہا اور پھر سوائے عمران، جولیا اور صالحہ کے باقی ساتھی کمرے سے باہر چلے گئے جبکہ جولیا نے پہلے ڈیسی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ کچھ دیر بعد جب ڈیسی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تو جولیا نے ہاتھ ہٹا کر ساتھ دوسری کرسی پر بیٹھی ہوئی مارگریٹ کے منہ اور ناک پر دونوں ہاتھ رکھ دیئے اور پھر اس وقت ہٹائے جب مارگریٹ کے جسم میں بھی حرکت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور پھر وہ پلٹ کر سامنے موجود کرسی پر صالحہ کے ساتھ بیٹھ گئی جبکہ عمران پہلے سے ہی جولیا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ ان سب کی نظریں راڈز میں جکڑی ہوئی ڈیسی اور مارگریٹ پر جمی ہوئی تھیں جو

ہوش میں آنے کے پراسیس سے گزر رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد دونوں نے یکے بعد دیگرے تھوڑے سے وقفے سے آنکھیں کھول دیں۔ پھر چند لمحوں بعد وہ دونوں جھٹکا کھا کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگیں لیکن خاصے تنگ راڈز میں وہ معمولی سی حرکت ہی کر سکیں البتہ ان کی آنکھوں سے دھند صاف ہو گئی تھی۔

''تم۔ تم زندہ اور آزاد ہو اور ہم دونوں یہاں جکڑی ہوئی ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ تم نے راڈز کیسے کھول لئے اور ہاں۔ مشین پسٹل کی فائرنگ کے باوجود تم زندہ سلامت بیٹھے ہوئے ہو۔ تم انسان ہو بھی سہی یا نہیں''...... ڈیسی نے یکلخت چیخ چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔

''آہستہ بولو نانسنس۔ یہ بولنے کا طریقہ ہے جیسے مچھلی منڈی میں مچھلیاں نیلام کر رہی ہو''...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا تو عمران اور صالحہ دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔

''تم کون ہو۔ اس سے تمہارا کیا رشتہ ہے''...... ڈیسی نے کہا لیکن دوسرے لمحے جولیا یکلخت اپنی کرسی سے اٹھی اور تیزی سے آگے بڑھی اور پھر اس کا ہاتھ پوری قوت سے گھوما اور دوسرے لمحے کمرہ تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا۔ ابھی پہلے تھپڑ کی گونج موجود تھی کہ جولیا کا دوسرا بازو گھوما اور دوسرے تھپڑ سے کمرہ گونج اٹھا۔

''واپس آ جاؤ جولیا''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''میں اسے گولی مار دوں گی۔ یہ اس قابل نہیں ہے کہ زندہ

رہے''...... جولیا نے بڑے تیز لہجے میں کہا اور پھر پلٹ کر واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

''ان سے پوچھنا تو کچھ ہے نہیں۔ اس لئے وقت کیوں ضائع کر رہے ہو''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جولیا نے کہا۔

''یہ دونوں آئس لینڈ کی سرکاری ایجنسی ریڈ سٹار کی سپر ایجنٹس ہیں۔ ان کے باس کو شروع سے ہی چیف کہلوانے کا شوق تھا کیونکہ جب وہ ہمارے ساتھ اقوام متحدہ کی ٹیم میں تھا تب بھی اسے چیف کہلوانے اور لکھنے کا بہت شوق تھا اس لئے وہ اپنے نام کے ساتھ رابرٹ چیف کہلواتا تھا۔ ڈیسی اگر اس کا نمبر بتا دے تو میں اس سے بات کر کے اور اس سے گارنٹی لے کر انہیں رہا بھی کر دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ میں نے حلف لیا ہوا ہے کہ میں چیف کا نمبر کسی صورت کسی اجنبی کو نہیں بتاؤں گی''...... ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے میز پر رکھے ہوئے فون سیٹ کا رسیور اٹھایا اور اسے کان سے لگایا تو اس میں ٹون موجود ہی نہ تھی۔

''اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ اللہ کی مرضی یہی تھی۔ فون میں ٹون ہی موجود نہیں ہے اور یہ تمہارا ہی پوائنٹ ہے۔ اوکے۔ جولیا۔ اب تم جانو اور یہ دونوں جانیں''...... عمران نے کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

''سنو۔ میری بات سنو۔ میں ابھی دوسرے پوائنٹ سے فون

منگوا لیتی ہوں۔ پلیز سنو۔ رک جاؤ''...... مارگریٹ کی وحشت بھری آواز سنائی دی لیکن عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر مشین پسٹل کی فائرنگ اور نسوانی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

عمران اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ آئر لینڈ کے ایک پہاڑی
علاقے میں موجود تھا جبکہ ان کے ساتھ ڈاکٹر رضا بھی موجود تھے۔
عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈاکٹر رضا اپنی دو بڑی جیپوں کے
ذریعے یہاں تک لائے تھے۔ اس پہاڑی علاقے کو سوارس کہا جاتا
تھا۔ یہ بے حد خوبصورت اور سرسبز علاقہ تھا۔ یہاں ایک ایسی آبشار
تھی جو دنیا کی تیسری بڑی آبشار تھی۔ اس آبشار کی خوبصورتی یہ بھی
تھی کہ یہ آبشار صرف فرنٹ پر اوپر سے نیچے بہنے کے ساتھ ساتھ
دونوں سائیڈوں پر بھی بہہ رہی تھی۔ اسی علاقے کے نام پر اس
آبشار کا نام سوارس رکھا گیا تھا اور نجانے کتنی صدیوں سے یہ آبشار
مسلسل بہہ رہی تھی اور سیاح اسے دیکھنے کے لئے لازمی آتے تھے
اور پوری دنیا میں اس آبشار کو دنیا کی خوبصورت آبشاروں میں شامل
کیا جاتا تھا۔

''عمران صاحب۔ یہ بے حد خوبصورت آبشار ہے اور اللہ تعالیٰ

کا انمول شاہکار ہے۔ آپ یہاں آئے ہیں تو اس کا مطلب ہے
کہ اس پہاڑی علاقے میں خزانہ دفن ہے اسے تو آسانی سے
سیٹلائٹ کے ذریعے ٹریس کیا جا سکتا تھا۔ ایسا کیوں نہیں ہوا''۔
صفدر نے کہا تو ساتھ کھڑے ڈاکٹر رضا بھی سوالیہ نظروں سے عمران
کی طرف دیکھنے لگے۔

''جس زمانے میں ماگا قبائل یہاں رہتے تھے اس زمانے میں
سیٹلائٹ ایجاد ہی نہ ہوئے تھے اس لئے اب سیٹلائٹ کیا کر سکتی
ہے۔ یا تو سیٹلائٹ کو پانچ ہزار سال پیچھے بھیج دیں تو شاید وہ خزانہ
تلاش بھی کر لے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہی
اس کے اس خوبصورت مذاق پر بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ آپ واقعی خوبصورت مذاق کرتے ہیں''۔
ڈاکٹر رضا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں مذاق نہیں کر رہا ڈاکٹر صاحب۔ ماگا کے دور میں
سیٹلائٹ نہ تھا تو اب سیٹلائٹ کے دور میں ماگا موجود نہیں
ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر رضا سمیت سب
بے اختیار مسکرا دیئے۔ اسی لمحے ڈاکٹر رضا کے ہاتھ میں موجود سیل
فون کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ایک نظر سیل فون کے
ڈسپلے پر ڈالی تو چیف سیکرٹری کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر رضا نے
بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس سر۔ ڈاکٹر رضا بول رہا ہوں''...... ڈاکٹر رضا نے مؤدبانہ

لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب اور ان کے ساتھی کہاں ہیں''...... دوسری طرف سے چیف سیکرٹری صاحب کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

''سر۔ عمران صاحب اور ان کے ساتھی یہاں سوارس میں موجود ہیں۔ سوارس آبشار کے سامنے میرے ساتھ''...... ڈاکٹر رضا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ انہیں کہیں کہ مجھے آنے میں کچھ دیر لگ جائے گی کیونکہ ماگا آثار قدیمہ کے کارمن ماہر ڈاکٹر رونالڈ بھی میرے ساتھ آ رہے ہیں''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''یس سر''...... ڈاکٹر رضا نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر انہوں نے بھی سیل فون آف کر کے کوٹ کی جیب میں ڈالا اور پھر مڑ کر سائیڈ پر کھڑے عمران کی طرف بڑھ گئے۔

''عمران صاحب۔ چیف سیکرٹری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ انہیں یہاں تک پہنچنے میں کچھ دیر ہو جائے گی کیونکہ وہ اپنے ساتھ ماگا آثار قدیمہ کے نامور ریسرچ سکالر ڈاکٹر رونالڈ کو بھی لا رہے ہیں''...... ڈاکٹر رضا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''ڈاکٹر رونالڈ جو کارمن نژاد ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں وہی ڈاکٹر جوزف اور مرحوم ڈاکٹر شاربی کے شاگرد''۔ ڈاکٹر رضا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سخت انتظار کے بعد ایک بڑا ہیلی کاپٹر وہاں پہنچا اور

ایک طرف بنے ہوئے باقاعدہ ہیلی پیڈ پر اسے اتار دیا گیا۔ ڈاکٹر رضا اور عمران آگے بڑھے تو عمران کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھلا اور سیڑھی کھل کر لٹک گئی تو ایک سفید اور خشک بالوں والا خاصی عمر کا آدمی جس کے ایک ہاتھ میں بیگ تھا، سیڑھی کے اوپر نمودار ہوا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر سیڑھیاں اترنے لگا۔ ان کے پیچھے ایک طویل القامت اور بھاری جسم کا آدمی باہر آ گیا اور پھر وہ بھی سیڑھیاں اترنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں نیچے پہنچ گئے پھر ایک دوسرے کا آپس میں تعارف کرایا گیا۔ چیف سیکرٹری تو عمران سے مل کر بے حد خوش ہوئے اور عمران نے چیف سیکرٹری کے ساتھ آنے والے کارمن نژاد ڈاکٹر رونالڈ سے مل کر خوشی کا اظہار کیا۔ کارمن میں ایک بار ڈاکٹر رونالڈ سے عمران کی ملاقات ہو چکی تھی لیکن یہ اس قدر مختصر ملاقات تھی کہ ڈاکٹر رونالڈ کو شاید یاد بھی نہ رہی ہو گی۔

''ڈاکٹر رونالڈ صاحب۔ آپ سے میری ملاقات کئی سال پہلے کارمن کے چیف آف سیکرٹ سروس جونیئر نے کرائی تھی۔ اس وقت آپ نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی ہوئی تھیں''...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رونالڈ نے آنکھیں بند کر لیں اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے آنکھیں کھولیں اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑنے لگی۔

''مجھے یاد آ گیا ہے کہ تم نے میری مونچھوں پر کوئی فقرہ کسا تھا۔ بہرحال آپ سے دوبارہ ملاقات پر بے حد خوشی ہو رہی ہے''۔

ڈاکٹر رونالڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آبشار کس قدر خوبصورت ہے۔ میں جب بھی ادھر آتا ہوں تو اس آبشار کو لازمی دیکھنے آتا ہوں"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ ماگا خزانے کے بارے میں بتائیں گے کہ کہاں ہے۔ ڈاکٹر شاربی وفات پا چکے ہیں۔ ڈاکٹر جوزف بیمار ہیں اس لئے میں نے خصوصاً ڈاکٹر رونالڈ کو درخواست کی تھی کہ وہ یہاں تشریف لائیں اور جو کچھ عمران صاحب بتائیں اسے سمجھ سکیں کیونکہ ہم میں سے کوئی آثار قدیمہ پر مہارت نہیں رکھتا اس لئے ڈاکٹر رونالڈ کو میں نے خصوصی طور پر دعوت دی اور انہوں نے مہربانی کی کہ فوری طور پر ایکریمیا سے آئر لینڈ پہنچ گئے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"ڈاکٹر رضا صاحب۔ آپ سے میں نے درخواست کی تھی کہ پورنی ریز سٹاگل ضرور منگوائیں۔ کیا ایسا ہو چکا ہے"...... عمران نے ڈاکٹر رضا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ کار میں موجود ہے۔ میں نے کل ہی منگوا لیا تھا"۔ ڈاکٹر نے کہا۔

"اسے منگوا لیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رضا نے اپنے دو آدمیوں کو جو علیحدہ جیپ میں آئے تھے انہیں کار میں موجود مشینری جو سیاہ رنگ کے بیگ میں تھی لانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں بیگ تھا۔

"مجھے دکھائیں"...... عمران نے کہا تو انہوں نے بیگ عمران کے حوالے کر دیا۔ عمران نے اسے کھولا اور اس میں سے بیٹری سے چلنے والا ایک آلہ باہر نکال کر دیکھنے لگا۔ یہ آلہ زمین کے اندر موجود کسی بھی معدنیات کو پورنی ریز کے ذریعے نہ صرف تلاش کر لیتا تھا بلکہ ان کے حجم اور حدود اربعہ بھی خاکے کی صورت میں مشین کی ڈسپلے سکرین پر نظر آنے لگتے تھے۔ یہ جدید ترین آلہ کانڈا کی ایجاد تھی اور اس سے معدنیات کی تلاش کا کام لیا جا رہا تھا۔ پورنی ریز پہاڑی سرزمین سے نیچے کئی سو کلو میٹر گہرائی میں موجود معدنیات کو چیک کر لیتی تھی۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اگر اس پر کسی مخصوص دھات کو فیڈ کر دیا جائے تو پھر یہ مشین فوری اور حتمی رزلٹ اس بارے میں دے دیتی تھی۔ مثال کے طور پر اس میں گولڈ فیڈ کر دیا جاتا تو پھر ایک سو کلو میٹر کے دائرے میں اور کئی سو کلو میٹر گہرائی میں اگر سونا ہو گا تو اس کی موجودگی، اس کا حجم اور اس کا درست محل وقوع یہ مشین ریکارڈ کر لے گی۔ اس طرح معدنیات کے ماہرین کو بہت سہولت ہو جاتی تھی۔

"عمران صاحب۔ کہاں ہے دفن خزانہ"...... چیف سیکرٹری نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"آیئے میرے ساتھ اور تمام سامان بھی لے لیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے بھی کہا۔ ایک آدمی نے نئی مشین پورنی ریز سٹاگل اٹھا لی تھی جبکہ دو اور آدمی بھی معدنیات کی تلاش میں کام

آنے والا سامان اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر پہاڑی علاقے سے گزرنے کے بعد وہ آبشار کے قریب جا کر رک گئے۔

''یہ ہے وہ سپاٹ جہاں پانچ چھ ہزار سال پہلے ماگا قبائل نے اپنا شاہی خزانہ دفن کیا تھا جو آج تک مدفون ہے''...... عمران نے کسی جادوگر کے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ سے آبشار کی طرف اشارہ بھی کر دیا۔

''آپ تو آبشار کی طرف اشارہ کر رہے ہیں''...... ڈاکٹر رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں آبشار کے بارے میں ہی بات کر رہا ہوں۔ یہ ایک بڑی اور دو چھوٹی سائیڈوں میں آبشاریں ہیں۔ یہ آبشاریں پتھروں پر صدیوں سے بہہ رہی ہیں۔ انہی پتھروں کے نیچے خزانہ مدفون ہے۔ اب یہ خزانہ نکالنے کے لئے آپ کو پہلے ان آبشاروں کو بند کرنا ہوگا یا دوسری صورت میں آپ کے آبی ماہرین ان کا رخ بدل دیں۔ جو پہاڑی چٹانیں سامنے آئیں گی ان میں آلات لگا کر مدفون خزانہ حاصل کر لیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ مجھے آپ سے ایسے مذاق کی توقع نہ تھی۔ میں سر سلطان سے بات کروں گا۔ آیئے ڈاکٹر رونالڈ صاحب۔ آئی ایم سوری۔ میں نے آپ کو خواہ مخواہ تکلیف دی''...... چیف سیکرٹری کے چہرے پر شدید غصہ نمایاں تھا لیکن بولتے ہوئے اپنے آپ کو

وہ کنٹرول کر رہے تھے۔

''اگر آپ کو اس خزانے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے تو آپ نے خواہ مخواہ میرا وقت کیوں ضائع کیا''...... اس بار عمران نے بھی غصیلے لہجے میں کہا تو چیف سیکرٹری اور ڈاکٹر رونالڈ دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہمیں اس مدفون خزانے سے پوری دلچسپی ہے لیکن جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں وہ کیسے ممکن ہے''۔ چیف سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ بڑے افسر ہیں اس لئے آپ ناراض نہ ہوں تو عرض کروں۔ کیا آپ کا خیال تھا کہ صدیوں سے مدفون خزانہ کسی کپڑے میں باندھ کر یہ گٹھڑی کسی پہاڑی کے اندر رکھی ہوئی ہوگی اور ڈاکٹر رونالڈ۔ ماگا قبائل ہمارے آج سے زیادہ ترقی یافتہ نہ تھے تو اتنے کم بھی نہ تھے کہ آپ انہیں ذہنی طور پر انسان کی بجائے جانور کہنا شروع کر دیں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں سر۔ وہ قبائل واقعی ذہنی طور پر خاصے ایڈوانس رہے تھے لیکن عمران بیٹے۔ آبشار کے نیچے خزانہ کیسے چھپایا جا سکتا ہے۔ ہزاروں، لاکھوں مکعب فٹ بہتے ہوئے پانی کے پیچھے کیسے کارروائی ہو سکتی ہے''...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

''ڈاکٹر صاحب۔ آپ نے صرف آبشاروں کا حسن دیکھا ہے

اس کی بناوٹ پر غور نہیں کیا۔ اسے غور سے دیکھیں۔ اس آبشار کا فرنٹ بہت چوڑا ہے لیکن دونوں سائیڈوں میں چھوٹی آبشاریں ہیں جن کے نیچے چٹانوں کا بہت تھوڑا حصہ آتا ہے۔ اس طرح اگر غور کیا جائے تو ان آبشاروں کے پیچھے پہاڑیوں کا خاصا رقبہ فرنٹ اور اس کی دونوں سائیڈوں میں گولائی بنا دیتا ہے۔ بالکل اس طرح جس طرح ایک ڈبہ ہوتا ہے۔ ان آبشاروں کے پیچھے غور سے دیکھیں ڈبے والی صورت بنتی ہے یا نہیں''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں واقعی۔ حیرت ہے۔ میں نے اس کو اس انداز میں پہلے دیکھا ہی نہ تھا''...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

''اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا ڈاکٹر صاحب۔ اگر عمران صاحب کھل کر بات نہیں کرتے تو آپ بتا دیں تاکہ ہماری سمجھ میں کچھ آ جائے''...... چیف سیکرٹری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''اس کا مطلب ہے جناب کہ خزانہ ڈبے میں ہے اور بند ہے۔ ڈبہ کھول کر خزانہ نکال لیں''...... عمران نے کہا۔

''کہاں ہے وہ ڈبہ۔ مجھے تو نظر نہیں آ رہا''...... چیف سیکرٹری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب مثال دے رہے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ فرنٹ آبشار اپنی بناوٹ میں سپاٹ نہیں ہے بلکہ سائیڈوں میں خاصی

گولائی ہے اور دونوں سائیڈوں میں بہنے والی آبشاریں چھوٹی ہیں اور زیادہ گولائی میں ہیں۔ اس طرح اس آبشار کو گول آبشار یا ڈبہ بھی کہا جا سکتا ہے''...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ واقعی اب تو مجھے بھی احساس ہو گیا ہے کہ یہ آبشار عام آبشار نہیں ہے لیکن پانی کراس کر کے اس گولائی پر کیسے پہنچا جائے''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''یہ آبشاریں صدیوں سے یہاں بہہ رہی ہیں اس لئے انہیں بند یا شفٹ نہیں کیا جا سکتا''...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

''مسٹر عمران۔ اگر یہ خزانہ آپ نے اتنی آسانی سے تلاش کر لیا ہے تو پہلے ڈاکٹر شاربی اور ڈاکٹر جوزف بلکہ ڈاکٹر رونالڈ اور ان کے اور ساتھی بھی سالوں سے اس علاقے کو جدید ترین مشینری سے چیک کرتے رہے ہیں لیکن انہیں آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ خزانہ کہاں ہے لیکن آپ نے یوں ہی کھڑے کھڑے بغیر کسی مشینری کی مدد لئے خزانے کی موجودگی کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے''...... ڈاکٹر رضا نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر رضا ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ عمران صاحب نے جو باتیں کی ہیں وہ سچ بھی مان لی جائیں تو پھر اب عمران صاحب اپنی باتوں کو کنفرم کرائیں''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''وہ پورٹی ریز ٹاگل مشین کہاں ہے۔ شکر ہے کہ ڈاکٹر رضا اسے سمجھ بھی لیتے ہیں اور آپریٹ بھی کر لیتے ہیں''...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ آپ کی بات درست ہے۔ ایسی مشینری کو سمجھنا میرے فرائض میں شامل ہے''...... ڈاکٹر رضا نے کہا اور پھر ان کے ایک آدمی نے ایک طرف موجود بیگ اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیا تو ڈاکٹر رضا نے جھک کر بیگ کھولا اور بیگ میں موجود پورنی ریز سٹاگل مشینری باہر نکال کر رکھ دی۔

''ڈاکٹر رضا صاحب۔ اس کی تمام ریڈنگز زیرو کر دیں''۔ عمران نے کہا۔

''یہ نئی مشین ہے اس لئے پہلے سے ہی زیرو ہے''...... ڈاکٹر رضا نے جھک کر ڈسپلے سکرین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''تو اب اس پر گولڈ فیڈ کر دیں اور جتنا زیادہ سے زیادہ ایریا اس مشین کے ذریعے چیک ہو سکتا ہے اسے فیڈ کر دیں''...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رضا نے اس کی ہدایات کے مطابق تعمیل کر دی۔

''بیٹری چیک کر لیں کام کر رہی ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رضا نے ایک بار پھر عمران کی ہدایت کے مطابق بیٹری کو چیک کیا۔ وہ بھرپور تھی اور کام کر رہی تھی۔

''اب ہم نے مین آبشار اور دائیں طرف موجود چھوٹی آبشار کے درمیان گولائی کی وجہ سے ایک معمولی سا قدرتی گیپ بنا ہے اس کو کراس کرنا ہے۔ اگر ہم اسے زندہ سلامت کراس کر جائیں ہم آبشار کے سب سے اوپر والے حصے اور نیچے گرتی ہوئی آبشار کے

درمیان بھی جو قدرتی گیپ بنا ہوا ہے وہاں پہنچ جائیں گے اور اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم پہلے گیپ کے آبشار کے عقب میں پہنچ چکے ہوں گے جبکہ لاکھوں ٹن پانی ہمارے سروں پر سے گزر رہا ہو گا۔ اس گیپ میں پورنی ریز سٹاگل مشین کے ذریعے چیک کریں گے کہ آیا یہاں آبشار کے نیچے خزانہ موجود ہے یا نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر رضا میرے ساتھ رہیں لیکن یہاں رسک ہے۔ موڑ زیادہ ہیں معمولی سی غفلت سے آپ آبشار کی زد میں آ گئے تو اڑتے ہوئے نیچے پہاڑیوں سے ٹکرائیں گے اور آپ کے جسم کے لاکھوں ٹکڑے بھی ہو سکتے ہیں۔ اب ڈاکٹر رضا صاحب۔ آپ بتائیں کہ آپ میرے اور میرے ساتھیوں کے ساتھ گیپ میں داخل ہوں گے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''میں ضرور ساتھ جاؤں گا۔ خزانے کے بارے میں اس عظیم انکشاف کے وقت عمران صاحب کی ٹیم کا حصہ بننا میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے''...... ڈاکٹر رضا نے کہا۔

''آپ نے جس ہمت کا مظاہرہ کیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے''...... عمران نے کہا اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل کو اپنے ساتھ چلنے کا کہا تو تنویر بگڑ گیا کہ وہ ساتھ لازماً جائے گا۔ اسی طرح جولیا اور صالحہ نے بھی ساتھ جانے پر اصرار کیا۔

''یہ معاملہ بے حد رسکی ہے۔ اس لئے میں کم سے کم سیکرٹ سروس کو استعمال کرنا چاہتا ہوں ورنہ چیف میری کھال کھنچوا لے گا۔

تم سب میرے حق میں بس دعا کرتے رہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر عمران، صفدر، کیپٹن شکیل اور ڈاکٹر رضا بڑی احتیاط سے چٹانوں پر پیر رکھ کر انہیں پھلانگنے لگے۔ چونکہ مسلسل پانی کی وجہ سے نہ صرف چٹانیں پانی میں بھیگی ہوئی تھیں بلکہ ان پر پھسل جانے کا بھی ڈر تھا۔ بہرحال وہ محتاط انداز میں آگے بڑھتے رہے۔ پورنی ریز سٹاگل مشین صفدر نے اٹھائی ہوئی تھی۔ جب وہ آبشار کے بالکل قریب پہنچے تو واقعی گولائی کی وجہ سے وہاں ایک چھوٹا سا گیپ نظر آ رہا تھا جو دور سے نظر نہ آتا تھا لیکن بڑی اور چھوٹی آبشار کا پانی ایک دوسرے سے ملا ہوا نظر آتا تھا۔

''ڈاکٹر رضا صاحب۔ آپ خاص طور پر سن لیں۔ آپ نے اس گیپ سے صحیح سلامت نکلنا ہے۔ اگر آپ سے معمولی سی بھی غلطی ہو گئی تو آپ کی جان چلی جائے گی۔ پانی کی بے پناہ قوت آپ کو اڑا کر لے جائے گی''...... عمران نے ڈاکٹر رضا کو اپنے قریب بلاتے ہوئے کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن میں اس گیپ کو ضرور کراس کروں گا تاکہ میرا نام بھی تاریخ میں رقم ہو جائے''...... ڈاکٹر رضا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''صفدر''...... عمران نے صفدر کو مخاطب کیا۔

''یس سر''...... صفدر نے کسی سکول کے طالب علم کی طرح جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے ڈاکٹر رضا صاحب کا خیال رکھنا ہے۔ انہیں ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ یہ مشین کیپٹن شکیل کو دے دو۔ وہ لے آئے گا''...... عمران نے کہا۔

''اوکے''...... صفدر نے کہا تو عمران آگے بڑھنے لگا۔ اس کے انداز میں احتیاط ضرور تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ معمولی سی غفلت کا یہاں کیا انجام ہو گا لیکن اس کے چہرے پر کسی دباؤ کا کوئی تاثر نہ ابھرا تھا اور وہ دونوں اطراف میں بہتے ہوئے پانی کے درمیان معمولی سے گیپ پر پہنچ گیا۔ عمران کچھ دیر تک اس گیپ کا اور اپنی جسمانی چوڑائی کا اندازہ کرتا رہا تاکہ جب وہ گیپ سے گزرے تو اس کا کوئی کاندھا پانی سے نہ ٹکرائے ورنہ پلک جھپکنے میں عمران کا جسم کہیں دور چٹانوں سے جا ٹکراتا اور بے پناہ دباؤ کی وجہ سے وہ اپنے بچنے کی کوئی ترکیب بھی نہ کر سکتا تھا۔ عمران کے دونوں ساتھی اور ڈاکٹر رضا ان کے پیچھے موجود تھے۔ اس گیپ کے نیچے جو چٹانیں تھیں وہ نہ صرف پانی سے تر تھیں بلکہ ان پر کائی بھی اُگی ہوئی تھی جس کی وجہ سے پتھر سلپری ہو رہے تھے۔ عمران پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہ تھا اس لئے اس نے اللہ کا نام لے کر اپنے قدم بڑھائے اور انتہائی محتاط انداز میں چلتا ہوا وہ بالآخر اس گیپ سے گزر کر دوسری طرف مین آبشار کے نیچے پہنچ گیا۔ یہاں صرف پانی موجود تھا۔ بڑی آبشار کا پانی اس کے سر کے اوپر سے گزر کر آگے جا کر نیچے گر رہا تھا اس لئے جس جگہ عمران پہنچ گیا تھا وہ جگہ آبشار

کے عقب میں تھی اور محفوظ تھی۔ پھر عمران مڑ کر اس گیپ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

''ڈاکٹر رضا صاحب۔ آپ آ جائیں۔ عقب سے صفدر اور فرنٹ سے میں آپ کا خیال رکھوں گا''...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رضا سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ ایک بار تو وہ یکلخت لڑکھڑا گئے لیکن صفدر جس نے ان کو دونوں پہلوؤں سے سنبھالا ہوا تھا وہ انہیں گرنے سے بچا رہا تھا۔ اس نے بڑی مشکل سے ڈاکٹر رضا کو سنبھالا اور پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہوئے جب وہ کراس کر کے مزید آگے آ گئے تو عمران نے ڈاکٹر رضا کو مکمل طور پر کنٹرول کر لیا اور صفدر اپنے طور پر گیپ سے نکل کر اندر آ گیا۔ اب وہاں دوسری طرف کیپٹن شکیل رہ گیا تھا۔ اس کا تعلق چونکہ نیوی سے رہا تھا اس لئے اس کے لئے یہ سب معمولی باتیں تھیں کیونکہ انہیں ان کی باقاعدہ ٹریننگ دی جاتی تھی اور ویسے ہی ہوا۔ بغیر لڑکھڑائے کیپٹن شکیل گیپ کراس کر کے مین آبشار کے پچھلے حصے میں پہنچ گیا۔

''اب آپ کو یقین آ گیا ڈاکٹر رضا صاحب کہ میں اس کی بناوٹ کے بارے میں درست کہہ رہا تھا''...... عمران نے ڈاکٹر رضا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ میری زندگی کا حیرت انگیز واقعہ ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس قدر خوفناک آبشاروں کے پیچھے اتنا گیپ بن جاتا ہے کہ انسان وہاں تک پہنچ جائے لیکن آپ واقعی کمال کی ذہانت

رکھتے ہیں''...... ڈاکٹر رضا نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

''تھینکس ڈاکٹر رضا۔ اب اس پوری ریز سٹاگل مشین کو یہاں سیٹ کریں۔ باہر چیف سیکرٹری صاحب اور ڈاکٹر رونالڈ ہماری واپسی کے لئے بے چین کھڑے ہوں گے''...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رضا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے مشین بیگ سے نکال کر اس طرح ایڈجسٹ کی کہ اس کی ایک باریک سی راڈ کو اس نے دو چٹانوں کے درمیان موجود رخنے میں اٹکا کر مشین چلا دی۔ راڈ نیچے اترتا چلا جا رہا تھا پھر کٹاک کی آواز سے وہ مشین چٹان پر جیسے فکسڈ ہو گئی۔

''اب آپ اسے خود آپریٹ کریں ڈاکٹر رضا صاحب۔ جہاں ہم کھڑے ہیں یہاں سے تقریباً چار میل گہرائی میں وہ خزانہ موجود ہے''...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رضا نے اثبات میں سر ہلایا پھر مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گئے۔

''دھات والے خانے میں گولڈ فیڈ کروں یا اولڈ گولڈ فیڈ کروں''...... ڈاکٹر رضا نے پوچھا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''ریز نئے اور پرانے بوڑھے اور جوان کے درمیان کوئی فرق نہیں رکھتیں۔ اس میں صرف گولڈ فیڈ کریں''...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رضا نے اثبات میں سر ہلا کر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اب وہاں مشین چلنے کی ہلکی سی آواز سنائی دے رہی تھی کیونکہ ان کے سروں پر پانی کا بے حد شور تھا۔ مشین چل رہی تھی اور ڈاکٹر

رضا کے چہرے پر عجیب سے تاثرات ابھر رہے تھے جیسے اسے کوئی بہت بڑی خوشخبری ملنے والی ہو۔

''عمران صاحب۔ جو خزانہ دفن کیا گیا ہے وہ لازماً بڑے بڑے صندوقوں میں بند ہوگا۔ اس مشین سے نکلنے والی ریز کیا لکڑی کو بھی کراس کر جائیں گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''جو ریز پتھریلی چٹانوں کو کراس کرسکتی ہیں وہ دنیا کی ہر چیز کو کراس کر جاتی ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر ہم اس چھوٹی سی مشین سے خزانہ ڈھونڈ لیں گے تو سیٹلائٹ سے نکلنے والی ریز اسے کیوں ٹریس نہیں کرسکیں۔ اس کی وجہ''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران مسکرانے لگا۔

''ٹائیگر کا خصوصی سبجیکٹ ریز ہے۔ وہ چونکہ یہاں موجود نہیں ہے اس لئے مجھے ہی بتانا ہوگا کہ پانی کو کراس کرنے والی ایسی ریز جو دھاتوں کو ٹریس کر سکے ابھی تک سامنے نہیں آئیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیٹلائٹ ریز پہاڑوں میں موجود ہر قسم کی دھات کو ٹریس کر لیتی ہیں لیکن سمندر میں موجود دولت کو یہ ٹریس نہیں کرسکتیں۔ اس کے لئے علیحدہ ریز ہیں جیسے یہ پورٹی ریز اس سٹاگل مشین میں موجود ہیں جن سے ہم ٹریسنگ کا کام لے رہے ہیں''۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر بعد مشین بند ہوگئی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''دیکھیں کوئی فیڈنگ ہوئی ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''باہر جا کر دیکھیں گے۔ یہاں واضح طور پر نظر نہیں آئے گا''۔ ڈاکٹر رضا نے مشین کو چٹانوں سے علیحدہ کرتے ہوئے کہا اور پھر مشین کو بیگ میں ڈال دیا۔ پھر جس طرح وہ گیپ کو کراس کر کے اندر آئے تھے اسی طرح گیپ کراس کر کے وہ واپس دوسری طرف پہنچ گئے۔ گو انہیں احتیاط ضرور کرنا پڑی لیکن بہرحال پہلی بار جیسی احتیاط کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔

''اب ہم جا رہے ہیں۔ آپ ہمیں فون پر بتائیں گے کہ کیا رزلٹ رہا''...... عمران نے چیف سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا اور چیف سیکرٹری نے صرف سر ہلایا کیونکہ وہ اب عمران سے زیادہ خزانے میں دلچسپی لے رہے تھے جس بارے میں ڈاکٹر رضا انہیں تفصیلات بتا رہے تھے۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ رسمی فقرات اور کلمات کے بعد دونوں اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''عمران صاحب۔ اس بار تو آپ نے عام روٹین سے ہٹ کر مشن مکمل کئے ہیں۔ سر سلطان کا کئی بار فون آ چکا ہے کہ عمران کہاں ہے۔ اس سے بات کراؤ''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیا کہتے ہیں پرائی شادی میں عبداللہ دیوانہ۔ اسی طرح سر سلطان خواہ مخواہ آئر لینڈ کو خزانہ ملنے پر خوش ہو رہے ہیں''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

''پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد سر

سلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''ہولڈ کریں جناب''...... پی اے نے کہا اور لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو سر''...... چند لمحوں بعد پی اے کی آواز سنائی دی۔

''لیں''...... عمران نے کہا۔

''سر سلطان سے بات کیجئے جناب''...... پی اے نے کہا۔

''السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ جناب سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کی خدمت میں حقیر، فقیر، پر تقصیر، بندۂ نادان علی عمران دست بستہ سلام پیش کرتا ہے۔ گر قبول رفتد زہے عزو نصیب''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''وعلیکم السلام۔ پاکیشیا آتے ہی تم کہاں غائب ہو جاتے ہو۔ صبح سے بیٹھا تمہیں تلاش کر رہا ہوں''...... سر سلطان نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ نے کنوؤں میں بانس ڈلوانے تھے''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کنوؤں میں بانس۔ کیا مطلب۔ یہ کیسی زبان بول رہے ہو''...... سر سلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بڑا عام سا محاورہ ہے کہ تلاش کے دوران کنوؤں میں بانس ڈلوا دیئے گئے۔ پہلے دور میں شہروں میں ہر جگہ پانی کے لئے کنویں موجود ہوتے تھے۔ نلکوں کے دور سے بھی پہلے کے دور اور اکثر لوگ کنویں میں گر جاتے تھے۔ پھر انہیں باہر نکالنے کے لئے کنویں میں بانس ڈلوائے جاتے تھے جنہیں پکڑ کر وہ آدمی کنویں سے باہر نکل آتا تھا۔ تب سے یہ مثل بن گئی ہے''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''اچھا ہو گا۔ یہ بتاؤ کہ تم نے چیف سیکرٹری آئر لینڈ پر کیا جادو کر دیا ہے کہ وہ تمہاری تعریفیں کرتے نہیں تھکتے۔ میں نے ان سے پوچھا بھی کہ کیا خزانہ ان تک پہنچا دیا گیا ہے تو انہوں نے بتایا کہ نہیں۔ وہ ابھی گہرائی میں ہے۔ لیکن یہ تو یقین ہو گیا ہے کہ موجود ہے۔ اب اسے نکالنے کے لئے باقاعدہ کام کرنا پڑے گا۔ ویسے وہ تمہیں آئر لینڈ کا سب سے بڑا ایوارڈ دینا چاہتے ہیں اور مجھے بار بار فون کر رہے ہیں کہ کیا اس ایوارڈ کا اعلان کر دیا جائے۔ ادھر تم مل نہیں رہے تھے۔ بتاؤ کیا جواب دوں''...... سر سلطان نے کہا۔

''آپ یہ ایوارڈ طاہر کو دے دیں لیکن ساتھ ہی اسے نیک ہدایت کر دیں کہ مجھے اس قدر کم مالیت کا چیک نہ دیا کرے کہ رقم دیکھ کر میرے خشک آنسو بھی بہہ اٹھیں''...... عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

''اوکے۔ میں کہہ دیتا ہوں چیف سیکرٹری کو کہ عمران اس قابل

نہیں ہے کہ کسی ملک کا اتنا بڑا اعزاز اسے دیا جائے''...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مذاق نہیں سر سلطان۔ سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں کہ انہیں کہہ دیں کہ وہ ماگا آثار قدیمہ کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر رضا کی حفاظت کریں جسے اس وقت یہ معلوم ہے کہ خزانہ کہاں موجود ہے۔ کتنی مالیت کا ہے میرے آئیڈیئے کے مطابق سینکڑوں ٹن وزنی زیورات، خالص سونا، تخت اور ہتھیاروں میں بھی کھلے دل سے سونا استعمال کیا گیا ہے۔ شاید یہ ان کی قومی دھات تھی اور اب بھی یہ بہت بڑا خزانہ ہے۔ اس کے پیچھے آئر لینڈ کے ہمسایہ ملک بڑے فعال ہیں۔ پالینڈ کی سرکاری تنظیم بلیک ایگل جس کے ایجنٹ جوزف، مورین اور ڈوجے ہیں یہ سب اس خزانے کے پیچھے تھے لیکن انہیں ہلاک کر دیا گیا اور''...... عمران بتاتے ہوئے رک گیا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے انہیں ہلاک کیا ہے۔ کیوں۔ بغیر مقدمہ چلائے یہ کیسے ہو سکتا ہے''...... سر سلطان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''میں نے انہیں ہلاک نہیں کیا۔ وہ مشن کے دوران ہلاک ہو گئے آپس میں لڑتے ہوئے''...... عمران نے بات کو گول کرتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ بہرحال خیال رکھا کرو۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے''۔ سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''اس طرح آئس لینڈ کے سرکاری ایجنٹس ڈیسی اور مارگریٹ خزانے کے پیچھے تھیں۔ اسی طرح لوسانیا میں آسکر اور ڈیمی کام کر رہے تھے۔ گو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سرخرو کیا لیکن یہ ملک بہرحال اکیلے آئر لینڈ کو خزانہ ہضم کرنے نہیں دیں گے اس لئے آپ چیف سیکرٹری کو میری طرف سے اچھی طرح سمجھا دیں تاکہ پھر انہیں نقصان نہ اٹھانا پڑے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہاری باتیں ان تک پہنچ جائیں گی''...... سر سلطان نے کہا۔

''اور ایک درخواست میری بھی ہے''...... عمران نے ڈرتے ڈرتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''درخواست۔ کیسی درخواست''...... سر سلطان نے حیران ہو کر پوچھا۔

''یہ طاہر مجھے بہت کم مالیت کا چیک دیتا ہے حالانکہ کام مجھ سے بڑے بڑے لے لیتا ہے اور اگر ضد کرو تو آپ کو فون کرنے کی دھمکی دے دیتا ہے۔ اس کا تو علاج کریں''...... عمران نے رونے والے لہجے میں کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ تمہیں حکومت پاکیشیا کا سارا خزانہ اٹھا کر دے دے۔ وہ منصف المزاج ہے۔ مجھے معلوم ہے''۔ سر سلطان نے کہا۔

''آپ نے مجھے آئر لینڈ کا خزانہ دریافت کرنے کی ٹریننگ

دے دی ہے۔ اب میں زیادہ آسانی سے اپنے ملک کا خزانہ ڈھونڈ کر لے جاؤں گا''...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھنے کی بجائے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''یہاں سے آئس لینڈ کا رابطہ نمبر دیں اور آئس لینڈ کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دے دیں''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں بعد نسوانی آواز سنائی دی۔

''یس''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں نمبرز بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس انکوائری پلیز''...... اس بار یورپی لہجے میں ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ریڈ سٹار کلب کا نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فوری طور پر نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

اسے کافی دیر تک نمبر پریس کرنے پڑے۔

''یس۔ ریڈ سٹار کلب''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ریڈ سٹار کے انچارج رابرٹ سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''۔ عمران نے مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ چیف بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''اب تو مستند چیف بن گئے ہو۔ پہلے تو شوقیہ نام کے ساتھ لکھا کرتے تھے۔ میں علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ آپ۔ میں سوچ رہا تھا کہ آپ سے رابطہ ہو تو آپ سے شکایت کروں کہ جب آپ کو علم تھا کہ یہ ریڈ سٹار ایجنسی کی ایجنٹس ہیں تو آپ انہیں ہلاک نہ کرتے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تمہیں غلط رپورٹ ملی ہے۔ میں نے ذاتی طور پر انہیں ہلاک نہیں کیا۔ دوسرا یہ کہ تمہاری ایجنٹ ڈیسی انتہائی مشتعل مزاج لڑکی تھی۔ اس لئے وہ میرے ساتھیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگئی۔ میں نے تمہیں فون اس لئے کیا ہے کہ دوسروں کی آمدنی پر نظریں رکھ کر کامیابیاں تلاش نہ کیا کرو۔ آئر لینڈ کے خزانے کے پیچھے بھاگنے کی بجائے اپنے وسائل پر اکتفا کرو۔ انہیں زیادہ سے زیادہ بہتر انداز

میں استعمال کرو''...... عمران نے کہا۔

''آپ درست کہہ رہے ہیں۔ آئندہ ہم خیال رکھیں گے۔ شکریہ''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''اس فون کی کوئی وجہ تو سامنے نہیں آئی۔ آپ نے صرف نصیحتیں کی ہیں''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب وہ ڈیسی اور مارگریٹ کا انتقام لینے کا نہیں سوچے گا۔ ویسے یہ آئس لینڈ والے فطری طور پر قبائلی فطرت رکھتے ہیں۔ نسلوں دشمنیاں چلتی رہتی ہیں۔ وہ یہاں حملہ کرتے تو خواہ مخواہ ہمیں بھی ان پر حملہ کرنا پڑا۔ بغیر کسی نتیجہ خیز مشن کے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے یہ خزانہ کیسے تلاش کیا کہ یہ خزانہ آبشار کے پانی اور پتھروں کی درمیانی جگہ پر موجود ہے۔ کیا آپ کو کشف ہوتا ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس خزانے کا راز اس تلوار سے ملا ہے۔ اس پر جو تحریر موجود ہے اس میں ایک لفظ کاریش موجود ہے۔ کاریش کا ترجمہ ڈاکٹر شاربی نے اور کیا ہے اور ڈاکٹر جوزف نے اور کیا ہے جبکہ ایک اور صاحب نے اور ترجمہ کیا ہے۔ ایک نے کاریش کا مطلب طاقت، دوسرے نے اس کا مطلب محافظ اور تیسرے نے اس کا مطلب مال لیا ہے۔ اس زبان کے دو گروپ ہیں اور دوسری زبانوں میں بھی اس

لفظ کے معنی ملتے ہی۔ ایک زبان میں ماں کے ساتھ آبشار کا لفظ آیا ہے جبکہ سیٹلائٹ بھی اس کو دریافت نہ کر سکی تھی تو یہ بات طے ہو گئی کہ یہ خزانہ اگر رکھا گیا ہے تو کسی آبشار کے پیچھے رکھا گیا ہے اور ماگا ایریئے میں آبشار ایک ہی تھی۔ جب اس کی بناوٹ سامنے آئی تو پتہ چلا کہ یہی آبشار ہے جس کے نیچے خزانہ موجود ہے۔ اس طرح سوڈ ماگا کی رو سے یہ سارا خزانہ دستیاب ہو گیا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’پھر تو آپ واقعی جینئس ہیں۔ آپ نے آثار قدیمہ تو نہیں پڑھ رکھا لیکن آپ کا ذہن بڑے بڑے ماہرین سے زیادہ کام کرتا ہے‘‘...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

’’صرف جینئس ہی نہیں ایور جینئس کہو۔ کیونکہ اگر مجھے جینئس سمجھتے تو چلو بڑی مالیت کا چیک نہ سہی آئر لینڈ کے خزانے سے چند سونے کے ڈھیر ہی لے آنے کا کہہ دیتے۔ چلو کچھ تو اشک شوئی ہو جاتی‘‘...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو اٹھ کھڑا ہوا۔

’’ان مشنز کے عوض آپ کو ایک کپ چائے پلوائی جا سکتی ہے۔ میں لے آتا ہوں‘‘...... بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

’’اب بتاؤ ایور جینئس میں ہوں یا تم‘‘...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو ہنستا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا۔

ختم شد

ٹائیگر ☆☆ جس نے جوزف اور جوانا سے بڑھ کر کام کیا لیکن پھر بھی وہ سنیک کلرز کا صرف معاون ہی رہا۔

جوانا ☆☆ سنیک کلرز کا چیف جس نے پاکیشیا میں موجود زہریلے سانپوں کو کچلنے کا جب اقدام کیا تو پھر اس کے قدم آگے ہی بڑھتے چلے گئے۔

جوزف ☆☆ جس نے افریقہ کے وچ ڈاکٹروں کی رہنمائی سے کوبران کے خلاف بھرپور جنگ لڑی۔

وہ لمحہ ☆☆ جب کوبران کے ناقابل تسخیر ہیڈ کوارٹر کو سنیک کلرز نے دھواں بنا کر فضا میں اُڑا دیا۔

وہ لمحہ ☆☆ جب سنیک کلرز کی مسلسل پیش قدمی نے کوبران کے بڑوں کو خوفزدہ کر دیا۔ پھر ——؟

ہیڈ کوارٹر چیف، ولیم جونز اور ٹائیگر کے درمیان ہونے والی خوفناک جسمانی فائٹ دہشت زدہ کر دینے کے لئے کافی تھی۔ انجام کیا ہوا؟

عمران کی رہنمائی میں سنیک کلرز اور ٹائیگر کی مسلسل جدوجہد کا آخری نتیجہ کیا نکلا۔

انتہائی دلچسپ، سسپنس اور ایکشن سے بھرپور ایک یادگار کہانی

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں فورسٹارز کا ایک نیا کارنامہ

مکمل ناول

سنگین جرم

مصنف مظہر کلیم ایم اے

☆...... پورے ملک سے نوجوان لڑکیوں کو اغوا کر کے غیر ملک میں باقاعدہ نیلام کرنا ایک ایسا سنگین جرم ہے جسے کوئی بھی انسانی معاشرہ برداشت نہیں کر سکتا۔

☆...... پاکیشیا میں اس سنگین جرم کا وسیع نیٹ ورک کام کر رہا تھا کہ فورسٹارز اس نیٹ ورک سے ٹکرا گئے۔

☆...... عمران، ٹائیگر اور فورسٹارز پوری قوت سے اس سنگین جرم کے خاتمے کے لئے میدان میں اتر آئے۔ پھر ——؟

☆...... اس سنگین جرم کے مرتکب انسان نما بھیڑیوں نے عمران اور فورسٹارز کے خلاف اپنی پوری قوت جھونک دی لیکن انجام کیا ہوا ——؟

☆...... سینکڑوں اغوا شدہ عورتوں کو ان بھیڑیوں کے چنگل سے صحیح سلامت نکالنا عمران اور فورسٹارز کے لئے ایک چیلنج کی صورت اختیار کر گیا۔

☆...... کیا عمران اور فورسٹارز اس چیلنج میں کامیاب ہوئے۔ یا ——؟

☆...... ایک ایسا ناول جو معاشرے میں موجود اس سنگین جرم کی پوری تصویر قارئین کے سامنے لے آئے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com